275 - ن۔ د
275
2197

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

پند نامہ

محشی

حضرت مولانا شیخ فریدالدین صاحب عطار

حاشیہ

حضرت مولانا قاضی سجاد حسین صاحب فاضل دار العلوم دیوبند

صدر مدرس مدرسہ عالیہ فتح پوری دھلی (انڈیا)

ناشر:

کتب خانہ مجیدیہ ○ ملتان

Marfat.com

60294

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

شیخ فریدالدین عطارؒ بھی مشرق کے ان علماء میں سے ہیں. جن کا شہرہ مشرق سے گذر کر مغرب تک پہنچا. اور جن کے پند و نصائح سے مشرقی قوموں نے ہی نہیں. بلکہ مغرب کے بسنے والوں نے بھی فائدہ حاصل کیا. شیخ کو حضرت حق نے ایسی جاوید زندگی عنایت فرمائی. جو وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اور زیادہ روشن ہوتی جاتی ہے ان کا تعارف دنیا میں محض ایک ادیب اور شاعر کی حیثیت سے نہیں ہے. بلکہ وہ علم تصوف اور علم اخلاق کے ایسے نامور استاد مانے گئے. جن کے زریں اقوال پر آج تک دنیا سر دھن رہی ہے اور انشاءاللہ دھنتی رہے گی.

فریدالدین لقب ہے ؛ ابو حامد اور ابو طالب کنیت ہے. پورا نام محمد بن ابوبکر ابراہیم بن اسحاق ہے. چونکہ آبائی پیشہ عطاری تھا، اس لئے عطار اور فرید تخلص کے طور پر لکھتے تھے. ۵۱۳ھ میں کدکن نامی قصبہ میں پیدا ہوئے جو نیشاپور کے علاقہ میں واقع ہے. انکے والد ابوبکر ابراہیم چونکہ مشہور عطار تھے. شیخ نے ابتدائی عمر میں اسی عطاری کی دوکان پر کام کیا. اسی دوران میں طب بھی پڑھی. اور بحیثیت ایک طبیب خدمت خلق کرنے لگے. فن طب شیخ نے کس سے حاصل کیا. یہ کچھ زیادہ واضح نہیں ہے. بہرحال شیخ کا بہت بڑا مطب تھا. اور اس میں کئی سو مریض یومیہ دیکھتے تھے. اپنے اس شغل کے دوران بھی شیخ تصوف اور تصانیف کی طرف متوجہ رہے. پھر شیخ کی زندگی میں ایک موڑ آیا. اور اپنا سب کچھ خیرات کر کے شیخ سیاحی کیلئے نکل کھڑے ہوئے. اس کا اصل سبب کیا تھا؟ مؤرخین اور ناقدین صحیح تسلیم کریں یا نہ کریں. لیکن، شیخ جامیؒ نے لکھا ہے.

ایک روز شیخ عطار اپنی دوکان کے کاروبار میں منہمک تھے. دوکان کا مال سنبھال رہے تھے اور روپے کی الٹ پھیر میں مصروف تھے. اچانک ایک فقیر آیا اور اس نے "خدا کے نام پر کچھ دو" کا نعرہ لگایا. شیخ اپنے کام میں منہمک تھے. فقیر کی صدا پہ کان نہ دھرا. اس فقیر نے بگڑ کر کہا کہ دنیا میں اس قدر انہماک ہے. تو آخر کیسے مرے گا. شیخ عطار نے غصہ میں جواب دیا. جس طرح تو مرے گا. اس نے کہا میں اس طرح مروں گا، لیٹ کر کاسۂ گدائی کو سرہانے رکھا، کمبلی اوڑھی اور الا اللہ کا نعرہ لگایا. دیکھا گیا کہ وہ فقیر جاں بحق ہو چکا ہے. اور اس دار فانی سے کوچ کر گیا ہے. شیخ عطارؒ پر اس واقعہ کا گہرا اثر پڑا. فوراً ہی تمام دوکان کو خیرات کر ڈالا اور تارک الدنیا ہو کر نکل پڑے.

Marfat.com

شیخ جامی نے عطار کو شیخ مجدالدین بغدادی خوارزمی کے مریدوں میں شمار کیا ہے۔ شیخ مجدالدین شیخ نجم الدین کبریٰ کے مشہور خلیفہ ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ شیخ نے ابتدائی سلوک شیخ قطب عالم حیدر سے حاصل کیا ہے۔ اور اسی دور میں "حیدری نامہ" تصنیف کیا ہے۔ شیخ جلال الدین رومی جن کو مولانائے روم بھی کہا جاتا ہے۔ اپنے بچپن میں شیخ عطار کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ اور اسی وقت شیخ عطار نے اپنا رسالہ "اسرار نامہ" ان کو دیا ہے۔

شیخ عطار کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے زندگی کے ہر دور میں تالیف و تصنیف کو اپنا شیوہ بنائے رکھا۔ چنانچہ مشہور ہے کہ مثنویوں کے علاوہ شیخ نے تقریباً چالیس ہزار اشعار کہے ہیں۔ اور شیخ کی جملہ تصانیف ۱۱۴ ہیں ـــــ اسرار نامہ، الہٰی نامہ، مصیبت نامہ، جواہر الذات، وصیت نامہ، بلبل نامہ، حیدر نامہ، شتر نامہ، مختار نامہ، شاہنامہ، منطق الطیر شیخ عطارؒ کی مشہور کتابیں ہیں۔ بعض کتابیں شیخ کی طرف اور بھی منسوب کی گئی ہیں۔ لیکن ان کے طرزِ بیان کی وجہ سے محققین کا خیال ہے کہ یہ کتابیں غلط طور پر شیخ عطار کی طرف منسوب کر دی گئی ہیں۔

شیخ عطار کی تاریخ وفات میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ شیخ جامی نے ۶۲۷ھ تحریر فرمایا ہے۔ مشہور ہے کہ چنگیزی فتنہ میں وہ ایک مغل کے ہاتھوں شہید ہوئے جب اس مغل کو انکی بزرگی کا علم ہوا تو اپنی خطا پر نادم ہوا اور مسلمان ہو کر ان ہی کی قبر پر مجاور بن گیا۔ شیخ عطار کا مقبرہ نیشاپور کے اطراف میں آج تک عوام و خواص کا مرجع بنا ہوا ہے۔

تصوف میں شیخ عطار کے مرتبہ کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ مولانا رومی جیسا شخص اپنے آپ کو ان کا پیرو قرار دیتا ہے۔ بعض صاحبان کا خیال ہے کہ شیخ عطار آخری عمر میں مذہب اہل سنت والجماعت چھوڑ کر اثنا عشری شیعہ بن گئے تھے اور اپنے خیال کی تائید میں کتاب "مظہر العجائب" پیش کرتے ہیں۔ اصحاب ذوق مظہر العجائب کتاب کو شیخ عطار کی تصنیف کسی طرح قرار دینے کے لئے تیار نہیں۔ ہر وہ شخص جس نے شیخ عطار کی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ بلا تامل کہہ سکتا ہے مظہر العجائب جیسی بے مزہ کتاب کبھی شیخ کی تصنیف نہیں ہو سکتی ـــــ وہ شیخ جس نے تمام عمر خلفاء راشدین کی مدح سرائی کی ہو۔ اور چاروں خلفا کو برحق کہا ہو یہ تاریخ کا بہت بڑا ظلم ہوگا کہ کسی کتاب کے غلط انتساب سے اس کو اثنا عشری شیعہ قرار دیا جائے

سجاد حسین
۹ رجب المرجب ۱۳۷۹ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱ حمد: تعریف۔ باری: اللہ۔ تعالیٰ: وہ بلند ہوا۔ عز اسمہٗ: اس کا نام باعزت ہوا۔ مر: خاص۔ مشتِ خاک: یعنی انسان حضرت آدمؑ کے پتلے کو مٹی سے بنایا گیا تھا۔ نوحؑ: حضرت نوحؑ کی قوم پر نافرمانی کی وجہ سے طوفانی بارش کا عذاب آیا اور برباد ہو گئی حضرت نوحؑ بچے۔ فرماں کرد: حکم دیا

قہر: غضب۔ عاد: حضرت ہودؑ کی قوم عاد نافرمانی کی وجہ سے آندھی سے ہلاک ہوئی۔ لطف: مہربانی۔

۲ خلیل: حضرت ابراہیمؑ کو نمرود نے آگ میں جلانا چاہا لیکن وہ ان کے لئے گلزار بن گئی۔ گلزار: باغ۔ ہنگام: وقت۔ سحر: صبح۔ لوطؑ: حضرت لوطؑ کی قوم اپنی بدکاری کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ زیر و زبر: تہہ و بالا۔ خصم: دشمن۔ پشہ: مچھر۔ نمرود نے خدا کی طرف تیر چلائے ایک پشہ نے اس کے دماغ میں گھس کر اسکو ہلاک کر دیا۔ اعدا: عدو کی جمع دشمن۔ فرعون کے غرق ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

۳ ناقہ: اونٹنی۔ سنگِ خارا: ایک خاص قسم کا پتھر ہے۔ بر کشید: حضرت صالحؑ کی اونٹنی پتھر سے پیدا ہوئی تھی۔ داؤدؑ: حضرت داؤدؑ کے ہاتھ میں لوہا موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا۔ سروری: سرداری۔ خاتم: انگوٹھی۔ دیو: حضرت سلیمانؑ کی حکومت انسانوں کے علاوہ جنات پر بھی تھی۔ صابر: یعنی حضرت ایوب علیہ السلام۔

۴ کرماں: کرم کی جمع کیڑا۔ حوت: مچھلی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پند نامہ

در حمدِ باری تعالیٰ عز اسمہٗ

حمدِ بے حد مر خدائے پاک را | آنکہ ایماں داد مشتِ خاک را

آنکہ در آدمؑ دمید او روح را | داد از طوفاں نجات او نوحؑ را

آنکہ فرماں کرد قہرش باد را | تا سزائے کرد قومِ عاد را

آنکہ لطفِ خویش را اظہار کرد | با خلیلش نار را گلزار کرد

آں خداوندے کہ ہنگامِ سحر | کرد قومِ لوطؑ را زیر و زبر

سوئے او خصمے کہ تیر انداختہ | پشۂ کارش کفایت ساختہ

آنکہ اعدا را بدریا در کشید | ناقہ را از سنگِ خارا بر کشید

چوں عنایت قادرِ قیوم کرد | در کفِ داؤدؑ آہن موم کرد

با سلیمانؑ داد ملک و سروری | شد مطیعِ خاتمش دیو و پری

از تنِ صابرؑ بکرماں قوت داد | ہم ز یونسؑ لقمہ با حوت داد

آں یکے را ارّہ بر سر می کشد | دیگرے را تاج بر سر می نہد

اوست سلطاں ہر چہ خواہد آں کند | عالمے را در دمے ویراں کند

ہست سلطانی مسلّم مر او را | نیست کس را زہرۂ چون و چرا

یکے: یعنی حضرت زکریا علیہ السلام۔ ارّہ: آرا۔ سلطان: بادشاہ۔ دم: سانس۔ مسلّم: مانی ہوئی۔ زہرہ: پتہ، طاقت۔ چون و چرا: اگر مگر

Marfat.com

آں یکے را گنج و نعمت میدہد ۱ ‏— دیگرے را رنج و زحمت میدہد

آں یکے را زر و صد ہمیاں دہد — دیگرے در حسرت ناں جاں دہد

آں یکے بر تخت با صد عز و ناز — دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز

آں یکے پوشیدہ سنجاب و سمور — دیگرے خفتہ برہنہ در تنور

آں یکے بر بستر کمخاب و نخ — دیگرے بر خاکِ خواری بستہ یخ

طرفۃ العینے جہاں برہم زند — کس نمی آرد کہ آنجا دم زند

آنکہ با مرغِ ہوا ماہی دہد — بندگاں را دولت و شاہی دہد

بے پدر فرزند پیدا او کند — طفل را در مہد گویا او کند

مردۂ صد سالہ زندہ ۲ می کند — ایں بجز حق دیگرے کے میکند

صانعے کز طین سلاطین می کند — نجم را رجم شیاطیں می کند

از زمینِ خشک رویاند گیاہ — آسماں را بے ستوں دارد نگاہ

ہیچ کس در ملکِ او انباز نے — قولِ او را لحن نے آواز نے

در نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد ازیں گویم نعت مصطفےٰ — آنکہ عالم یافت از نورش صفا

سیّد کونین ختم المرسلینؐ — آخر آمد ۳ بود فخر الاولین

آنکہ آمد نہ فلک معراجِ او — انبیاء و اولیا محتاجِ او

شد وجودش رحمۃ للعالمینؐ — مسجدِ او شد ہمہ روئے زمین

صد ہزاراں رحمتِ جاں آفریں — بر روے و بر آلِ پاکِ طاہریں

آنکہ شد یارش ابوبکرؓ و عمرؓ — از سرِ انگشتِ او شق شد قمر

آں یکے او را رفیقِ غار بود — واں دگر لشکر کشِ ابرار بود

صاحبش بودند عثمانؓ و علیؓ — بہرِ آں گشتند در عالم ولی

۱ گنج: خزانہ۔ زحمت: تکلیف۔ تخت: یعنی شاہی۔ دہاں: منہ۔ سنجاب: ایک جانور ہے جس کی کھال سے پوستین بناتے ہیں۔ سمور: یہ بھی ایک جانور ہے جس کی کھال سے پوستین بنائی جاتی ہے۔ برہنہ: ننگا۔ کمخاب: بلا درنئے کا ریشمین کپڑا۔ نخ: دھاگا، گلیم۔ یخ: برف۔ طرفۃ العین: پلک جھپکنے کا وقت۔ برہم زند: تباہ کرنے۔ مرغ: پرند۔ ماہی: مچھلی۔ پدر: باپ۔ طفل: بچہ۔ مہد: گہوارہ۔ گویا: حضرت عیسیٰؑ بلا باپ کے حضرت مریم کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور پالنے ہی میں بولنے لگے۔

۲ زندہ: زندہ۔ کے: کب۔ صانع: بنانے والا۔ طین: مٹی۔ سلاطین: سلطان کی جمع بادشاہ۔ نجم: ستارہ۔ گیاہ: گھاس۔ دارد نگاہ: حفاظت کرے۔ انباز: شریک۔ لحن: آواز کا طرز۔ نعت: تعریف۔ سیّد: سردار۔ مصطفےٰ: آنحضورؐ کا نام۔ صفا: صفائی۔ کونین: دونوں جہاں۔

۳ آخر آمد: آنحضورؐ تمام نبیوں اور رسولوں کے بعد تشریف لائے۔ لیکن سب کو ان پر فخر ہے۔ معراج: آنحضورؐ معراج میں سات آسمانوں اور عرش و کرسی تک تشریف لے گئے۔ انبیا: نبی کی جمع۔ اولیا: ولی کی جمع۔ مسجد او: پہلے نبی صرف عبادت خانوں میں نماز ادا کر سکتے تھے آنحضورؐ کو زمین کے ہر حصہ پر سجدہ کرنے کی اجازت ملی۔ آل: اہل و عیال۔ طاہرین: اہل بیت کو اللہ نے کفر و شرک سے پاک بنا دیا۔ ۴ قمر: آنحضورؐ کی انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔ آں یکے: حضرت ابوبکرؓ ہجرت کے وقت آنحضورؐ کے ساتھ غار ثور میں روپوش تھے۔ دگر یعنی حضرت عمرؓ۔ ابرار: نیک لوگ۔ صاحب: ساتھی۔ ولی: یعنی خدا کے دوست۔

Marfat.com

آں یکے کانِ حیاء و حلم بود — واں دیگر بابِ مدینہ علم بود

آں رسولِ حق کہ خیر الناس بود — عم پاکش حمزہؓ و عباسؓ بود

ہر دم از ما صد درود و صد سلام — بر رسول و آل و اصحابش تمام

در فضیلت ائمہ دین مجتہدین رضی اللہ عنہم

آں امامانے کہ کردند اجتہاد — رحمتِ حق بر رواں جملہ باد

بوحنیفہؒ بُد امامِ باصفا — آں سراجِ اُمتانِ مصطفٰے

باد فضلِ حق قرینِ جانِ او — شاد باد ارواحِ شاگردانِ او

صاحبش بویوسفؒ قاضی شدہ — وز محمدؒ ذوالمنن راضی شدہ

شافعیؒ ادریس و مالکؒ با زفرؒ — یافت زیشاں دینِ احمدؐ زیب و فر

احمدِ حنبلؒ کہ بود او مردِ حق — در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق

روحِ شاں در صدرِ جنت شاد باد — قصرِ دین از علمِ شاں آباد باد

مناجات بجناب مجیب الدعوات

بادشاہا جرمِ ما را در گذار — ما گنہگاریم و تو آمرزگار

تو نکوکاری و ما بد کردہ ایم — جرم بے اندازہ بے حد کردہ ایم

سالہا در بندِ عصیاں گشتہ ایم — آخر از کردہ پشیماں گشتہ ایم

دائما در فسق و عصیاں ماندہ ایم — ہمقرینِ نفس و شیطاں ماندہ ایم

روز و شب اندر معاصی بودہ ایم — غافل از امر و نواہی بودہ ایم

بے گنہ نگذشت بر ما ساعتے — با حضورِ دل نہ کردم طاعتے

بر درآمد بندۂ بگریختہ — آبروئے خود بعصیاں ریختہ

مغفرت دارد امید از لطفِ تو — زانکہ خود فرمودۂ لاتقنطوا

بحرِ الطافِ تو بے پایاں بود — ناامید از رحمتت شیطاں بود

---

۱ کانِ حیا: یعنی حضرت عثمانؓ۔ باب: دروازہ۔ مدینہ: شہر۔ عم: چچا۔ ائمہ: امام کی جمع۔ مجتہد: وہ عالم جو دین کے اصول دیکھ کر جزئیات کا حکم بتائے۔ امامان: امام کی جمع۔ رواں: روح۔ بوحنیفہ: کنیت ہے۔ نام نعمان ابن ثابت۔

۲ سراج: چراغ۔ قرین: ساتھی۔ ارواح: روح کی جمع۔ قاضی: بغداد کے قاضی القضاۃ تھے۔ ذوالمنن: احسانوں والا یعنی اللہ۔ شافعی لقب ہے۔ نام محمد ابن ادریس ہے۔ زفر: امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں۔ زیب: زینت۔ فر: شوکت۔ احمد حنبل: یعنی احمد ابن حنبل۔

۳ قصر: محل۔ مناجات: دعا۔ مجیب الدعوات: دعاؤں کو قبول کرنے والا۔ بادشاہا: الف ندا کا ہے۔ جرم: گناہ۔ آمرزگار: بخشنے والا۔ بند: قید۔ عصیاں: گناہ۔ ہمقرین: ساتھی۔ معاصی: معصیت کی جمع۔ گناہ۔

۴ امر: خدائی حکم۔ نواہی: جن سے خدا نے روکا۔ ساعتے: گھڑی۔ طاعت: عبادت۔ بگریختہ: بھاگا ہوا۔ لاتقنطوا: مایوس نہ ہو۔ بحر: سمندر۔ الطاف: لطف کی جمع، مہربانی۔ بے پایاں: بے انتہا۔ ناامید: خدا کی رحمت سے مایوسی کفر ہے۔

Marfat.com

۱ کریما: اے کریم۔ چشم دارم: میں امیدوار ہوں۔ لحد: قبر۔ خاکم کنی: مجھے خاک بنائے۔ جانم بری: یعنی مرتے وقت۔ نفس امارہ: وہ نفس جو انسان کو برائی کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ شاکر: شکر گذار

نفس و شیطاں زد کریما[۱] راہِ من
رحمتت باشد شفاعت خواہِ من

چشم دارم از گنہ پاکم کنی
پیش ازیں کاندر لحد خاکم کنی

اندر آں دم کز بدن جانم بری
از جہاں با نورِ ایمانم بری

در بیانِ مخالفتِ نفسِ امارہ!

عاقل آں باشد کہ او شاکر بود
وانکہ بر نفسِ خود قادر بود

ہر کہ خشمِ خود فرو خورد اے جواں
باشد او از رستگاران[۲] جہاں

آں بود ابلہ ترینِ مرداں
کز پئے نفس و ہوا باشد دواں

وانکہ پندارد آں تاریک رائے
خواہد آمرزیدنش آخر خدائے

گرچہ درویشی بود سخت اے پسر
ہم ز درویشی نباشد خوب تر

ہر کہ او را نفسِ توسن رام شد
از خردمندانِ نیکو نام شد

بر مرادِ نفس تا گردی اسیر
صبر بگزیں و قناعت پیشہ گیر

در ریاضت نفسِ بد را گوش مال
تا نیندازد ترا اندر وبال

ہر کہ خواہد تا سلامت[۳] ماند او
از جمیعِ خلق رو گرداند او

مردماں را سر بسر در خواب داں
گشت بیدار آنکہ او رفت از جہاں

آنکہ رنجاند ترا عذرش پذیر
تا بیابی مغفرت بروے مگیر

حق ندارد دوست خلق آزار را
نیست ایں خصلت یکے دیندار را

از ستم ہر کو دلے را ریش[۴] کرد
آں جراحت بر وجودِ خویش کرد

آنکہ دربندِ دل آزاری بود
در عقوبت کارِ او زاری بود

اے پسر قصدِ دل آزاری مکن
وز خدائے خویش بیزاری مکن

خاطرِ کس را مرنجاں اے پسر
ورنہ خوردی زخم بر جان و جگر

نامِ مردم جز بہ نیکوئی مبر
گر ہمی خواہی کہ گردی معتبر

قادر: قابو یافتہ۔ خشم: غصہ ۲ رستگار: چھٹکارا پانے والا۔ ابلہ: بیوقوف۔ ہوا: خواہش نفسانی۔ تاریک رائے: بیوقوف۔ آمرزیدن: بخشنا۔ درویشی: فقیری۔ توسن: سرکش گھوڑا۔ رام شد: فرمانبردار ہوا۔ خردمند: عقل مند۔ تا: کب تک۔ اسیر: قیدی۔ قناعت: تھوڑے پر گذر کرنا۔ ریاضت: عبادت میں محنت کرنا۔ گوشمال: کان مروڑ۔ وبال: مصیبت۔ ۳ سلامت ماند: خدا کے عذاب سے بچے۔ جمیع: سب۔ مرداں یعنی دنیا کی زندگی خواب ہے۔ بیداری مرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ رنجاند ترا: تجھے ستائے۔ مغفرت: بخشش۔ حق: اللہ تبارک و تعالیٰ۔ خلق آزار: مخلوق کو ستانے والا۔ خصلت: عادت۔ ۴ ریش: زخمی۔ جراحت: زخم۔ بند: فکر۔ عقوبت: سزا۔ زاری: ذلیل۔ بیزاری: مخالفت۔ مرنجاں: رنجیدہ نہ کر۔ مبر: یعنی بھلائی سے لوگوں کو یاد کر۔ معتبر: اللہ کے نزدیک اعتبار والا۔

Marfat.com

قوّتِ[1] نیکی نداری بد مکن — بر وجودِ خود ستم بے حد مکن
رَو زباں از غیبتِ مردم بہ بند — تا نہ بینی دست و پائے خود بہ بند
ہر کہ از غیبت زبانش بستہ نیست — آنچناں کس از عقوبت رستہ نیست

در بیانِ فوائدِ خاموشی

اے برادر گر تو ہستی حق طلب — جز بہ فرمانِ خدا مکشائی لب
گر خبر داری ز حیِّ لایموت[2] — بر دہانِ خود بنہ مہرِ سکوت
اے پسر پند و نصیحت گوش کن — گر نجاتے بایدت خاموش کن
ہر کہ را گفتار بسیارش بود — دل درونِ سینہ بیمارش بود
عاقلاں را پیشہ خاموشی بود — پیشۂ جاہل فراموشی بود
خامشی از کذب و غیبت واجب است — ابلہ است آں کو بہ گفتن راغب است
اے برادر جز ثنائے حق مگو — قولِ خود را از برائے دق مگو
ہر کہ در بندِ عمارت می شود — ہر کہ دارد جملہ غارت می شود
دل ز پُر گفتن بمیرد در بدن — گرچہ گفتارش بود دُرِّ[3] عدن
آنکہ سعی اندر فصاحت میکند — چہرۂ دل را جراحت می کند
رَو زباں را در دہاں محبوس دار — وز خلائق خویش را مایوس دار
ہر کہ او بر عیب خود بینا شود — روحِ اُو را قوّتے پیدا شود

در بیانِ عملِ خالص

ہر کہ باشد اہلِ ایماں اے عزیز — پاک دارد چار چیز از چار چیز
از حسد[1] اوّل تو دل[2] را پاک دار — خویشتن را بعد ازاں مومن شمار
پاک دار از کذب و از غیبت زباں[2] — تا کہ ایمانت نیفتد در زیاں
پاک گر داری عمل[3] را از ریا[3] — شمعِ ایمانت ترا باشد ضیا

۱ قوّت: یعنی اگر نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے تو کم از کم لوگوں کے ساتھ بُرائی نہ کر۔ رَو: رفتن سے امر ہے یعنی اس طرح چلا چل۔ غیبت: پیٹھ پیچھے بُرائی کرنا۔ بند: قید۔ عقوبت: سزا۔ رستہ: چھوٹا ہوا۔ فرمان: حکم۔ حیّ: زندہ۔

۲ لایموت: جو نہ مرے گا، یعنی اللہ۔ سکوت: خاموشی۔ گوش کن: سُن۔ گفتار: گفتگو۔ دل: یعنی بیہودہ بکواس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ فراموشی: بھول۔ کذب: جھوٹ۔ ابلہ: بیوقوف۔ راغب: مائل۔ ثنا: تعریف۔ دق: کوٹنا یعنی دوسروں کو ستانے کی بات نہ کر۔ پُر گفتن: بیہودہ بکنا۔

۳ دُر: موتی۔ عدن: یمن کے ایک جزیرہ کا نام ہے وہاں کے موتی بہت مشہور ہیں۔ سعی: کوشش۔ فصاحت: زبان درازی۔ جراحت: زخم۔ رَو: یعنی زندگی اس طرح گذار۔ دہان: منہ۔ محبوس: قیدی۔ وز: یعنی لوگوں سے زیادہ سروکار نہ رکھ۔ بینا شود: یعنی اس کو اپنے عیب نظر آنے لگتے ہیں۔ اہلِ ایمان: ایماندار۔ چار چیز: اس کا بیان اگلے شعر میں ہے۔ حسد: دوسرے کی اچھی چیز پر یہ خواہش کہ اس کے پاس نہ رہے اور مجھے حاصل ہو جائے۔ غیبت: پیٹھ پیچھے بُرائی کرنا۔ زیاں: بربادی۔ ریا: لوگ دکھاوا۔ ضیا: روشنی۔

Marfat.com

۱ حرام: ناجائز۔ ایں صفت: یعنی چاروں باتیں۔ ضعیف: کمزور۔ باطن: یعنی پیٹ۔ سو: جانب۔ افلاک: فلک کی جمع، آسمان۔ اعمال: یعنی عبادات۔ نقش بوریا: بوریا بچھانے سے زمین پر جو نقش بن جاتا ہے وہ بوریئے کی طرح کارآمد نہیں ہے۔

چوں شکم[۲] را پاک داری از حرام[۱] / مرد ایماں دار باشی والسلام
ہر کہ دارد ایں صفت باشد شریف / ور ندارد دارد ایماں ضعیف
ہر کہ باطن از حرامش پاک نیست / روحِ او را رہ سوِ افلاک نیست
چوں نباشد پاک اعمال از ریا / ہست بے حاصل چو نقشِ بوریا
ہر کہ را اندر عمل اخلاص نیست / در جہاں از بندگانِ خاص نیست
ہر کہ کارش[۲] از برائے حق بود / کارِ او پیوستہ بارونق بود

در سیرت ملوک

چار خصلت اے برادر در جہاں / پادشاہاں را ہمی دارد زیاں
پادشہ چوں برملا خنداں بود / بیگماں در ہیبتش نقصاں بود
باز صحبت داشتن با ہر فقیر / پادشاہاں را ہمی سازد حقیر
با زناں بسیار گر خلوت کند / خویشتن را شاہ بے ہیبت کند
ہر کہ را فرِّ[۳] جہاں داری بود / میلِ او سوئے کم آزاری بود
عدل باید پادشاہاں را و داد / تا ز عدلش عالمے گردند شاد
گر کند آہنگِ ظلمے پادشاہ / سود نکند مر ورا گنج و سپاہ
با زناں شاہے کہ در خلوت نشست / دور نبود گر رود ملکش ز دست
چونکہ عادل باشد و میموں لقا / باشد اندر مملکت شہ را بقا
چوں کند سلطاں کرم با لشکری / بہرِ او بازند صد جاں سرسری

در بیان حسن خلق

چار چیز آمد بزرگی را دلیل[۴] / ہر کہ ایں دارد بود مردِ جلیل
علم را اعزاز کردن بے حساب / خلق را دادن جواب باصواب
ہر کہ دارد دانش و عقل و تمیز / اہلِ علم و حلم را دارد عزیز

۲ کارش: یعنی عبادت میں اگر اخلاص ہے۔ سیرت: عادت۔ ملوک: ملک کی جمع۔ بادشاہ۔ خصلت: عادت۔ زیاں: بربادی۔ برملا: عام مجموں میں۔ ہیبت: رعب، دبدبہ۔ صحبت داشتن: ساتھ رہنا۔ خلوت: تنہائی۔

۳ فر: دبدبہ۔ جہاں داری: بادشاہت۔ میل: میلان۔ عدل: انصاف۔ داد: بخشش۔ شاد: خوش۔ آہنگ: ارادہ۔ سود: فائدہ۔ گنج: خزانہ۔ سپاہ: لشکر۔ دور نبود: یعنی ملک ہاتھوں سے نکل جائے گا۔ میمون: بابرکت۔ لقا: ملاقات۔ مملکت: حکومت۔ لشکری: سپاہی۔ بازند: یعنی جان کی بازی لگا دیں گے۔ حسن خلق: خوش خلقی۔

۴ دلیل: علامت۔ جلیل: بڑا۔ اعزاز کردن: عزت کرنا۔ صواب: درست۔ حلم: بردباری۔

Marfat.com

دیگر آں باشد کہ جوید وصلِ دوست | زانکہ از دشمن حذر کردن نکوست
اے برادر گر خرد داری تمام | نرم و شیریں گوئی با مردم کلام
ہر کہ باشد تلخ گوی و ترش روے | دوستاں از وے بگردانند روے
ہر کہ از دشمن نباشد پُر حذر | عاقبت بیند ازو رنج و ضرر
درمیانِ دوستاں مسرور باش | گر خبر داری ز دشمن دُور باش
در جوارِ خود عدو را رہ مدہ | از برائے آنکہ دشمن دُور بہ
با محبّاں باش دائم ہمنشیں | تا توانی روئے اعدا را مبیں
اے پسر تدبیرِ رہ را توشہ کن | پس حدیثِ ایں و آں یک گوشہ کن

در بیانِ مہلکات

چار چیز است اے برادر با خطر | تا توانی باش زینہا پُر حذر
قربتِ سلطان و اُلفت با بداں | رغبتِ دنیا و صحبت با زناں
قربِ سلطاں آتشِ سوزاں بود | با بداں اُلفت ہلاکِ جاں بود
زہر دارد در دروں دنیا چو مار | گرچہ بینی ظاہرش نقش و نگار
می نماید خوب و زیبا در نظر | لیک از زہرش بود جاں را خطر
زہرِ ایں مارِ منقش قاتل ست | باشد از وے دور ہر کو عاقل ست
ہمچو طفلاں منگر اندر سرخ و زرد | چوں زناں مغرورِ رنگ و بُو مگرد
زالِ دنیا چوں عروس آراستست | ہر دو روزے شوے دیگر خواستست
مُقبل آں مرد کہ شد زیں جفت طاق | پشت بروے کرد و دادش سہ طلاق
لب بہ پیشِ شوی خنداں می کند | پس ہلاک از زخمِ دنداں می کند

در بیانِ اہلِ سعادت

شد دلیلِ نیک بختی چار چیز | ہر کہ ایں چارش بود باشد عزیز

---

۱ وصل: میل ملاپ۔ حذر: پرہیز، بچاؤ۔ خرد: عقل۔ تمام: مکمل۔ تلخ گو: سخت بات کہنے والا۔ ترش رو: بدمزاج۔ عاقبت: انجام۔ ضرر: نقصان۔ مسرور: خوش۔ دور باش: بچ۔ جوار: پڑوس۔ عدو: دشمن۔ دور بہ: یعنی دشمن کا دور رہنا ہی بہتر ہے۔

۲ دائم: ہمیشہ۔ اعدا: عدو کی جمع دشمن۔ تدبیر: انجام سوچنا۔ توشہ کن: سانھ رکھ۔ حدیث: بات۔ گوشہ کن: یعنی ہر کس و ناکس کی بات پر عمل نہ کر۔ مہلکات: ہلاک کرنے والی چیزیں۔

۳ خطر: خطرہ۔ پُر حذر: خائف۔ قربت: نزدیکی۔ اُلفت: دوستی۔ آتش سوزاں: جلا ڈالنے والی آگ۔ بداں: بدکار لوگ۔ مار: سانپ۔ نقش و نگار: پھول بوٹے۔ زیبا: حسین۔ منقش: جس میں نقش و نگار ہوں۔ قاتل: مار ڈالنے والا۔ کو: کہ او۔ منگر: مت دیکھ۔

۴ مغرور: دھوکے میں مبتلا۔ مگرد: مت ہو۔ زال: بوڑھی۔ عروس: دلہن۔ شوئے دیگر: دوسرا شوہر۔ مقبل: بابخت۔ جفت: جوڑا۔ طاق: بے جوڑ۔ پشت: یعنی دنیا سے منہ پھیرا۔ شوی: شوہر۔

دنداں: دانت۔ سعادت: نیک بختی۔ عزیز: عزت والا۔

Marfat.com

اصلِ پاک آمد دلیلِ نیک بخت	نیست بد اصلے سزائے تاج و تخت
نیک بختاں را بود رائے صواب	آنکہ بد رائیست باشد در عذاب
ہر کہ ایمن از عذابِ حق بود	نیست مومن کافرِ مطلق بود
عمرِ دنیا چند روزے بیش نیست	غافل ست آنکس کہ پیش اندیش نیست
ترکِ لذّاتِ جہاں باید گرفت	دامنِ صاحبدلاں باید گرفت
در پئے لذّاتِ نفسانی مباش	دوستدارِ عالمِ فانی مباش
نیست حاصل رنجِ دُنیا بُردنت	عاقبت چوں می بباید مُردنت
از تنت چوں جاں رواں خواہد شدن	خاک اندر استخواں خواہد شدن
مر ترا از دادنِ جاں چارہ نیست	رہزنت جز نفسکِ امّارہ نیست

در بیانِ سببِ عافیت

عافیت را گر بخواہی اے عزیز	می تواند یافتن در چہار چیز
ایمنی و نعمت اندر خاندان	تندرستی و فراغت بعد ازاں
چونکہ با نعمت امانے باشدت	عافیت راز و نشانے باشدت
یا دلِ فارغ چو باشی تندرست	دیگر از دنیا نباید ہیچ جست
بر میاور تا توانی کامِ نفس	تا نیفتی اے پسر در دامِ نفس
زیرِ پا آور ہوائے نفس را	کم بدہ بہرہ ہائے نفس را
نفس و شیطاں می برند از رہ ترا	تا بیندازند اندر چہ ترا
نفس را سرکوب و دائم خوار دار	تا توانی دورش از مردار دار
نفسِ بد را ہر کہ سیرش میکند	در گنہ کردن دلیرش میکند
حلقِ خود را دُور دار از ہر مزہ	تا نیفتی در بلاؤ در بزہ
ز آب و نان تا لب شکم را پُر مساز	ہمچو حیواں بہرِ خود آخور مساز

۱ اصلِ پاک: نسبی شرافت۔ دلیل: نشان۔ سزا: مناسب یعنی بدطینت، تاج و تخت کے لائق نہیں ہے۔ بدرائی: غلط رائے رکھنے والا۔ ایمن: مطمئن۔ کافرِ مطلق: پورا کافر۔ بیش: زیادہ۔ پیش اندیش: آگے کی سوچنے والا۔ ترک: چھوڑنا۔ صاحبدلاں: اولیاء اللہ۔ عالمِ فانی: فنا ہونے والا جہان۔

۲ عاقبت: انجام کار۔ رواں: یعنی جان نکلنے لگے گی۔ استخواں: ہڈی۔ نفسک: ذلیل نفس۔ عافیت: آرام۔ ایمنی: اطمینان۔ فراغت: دُنیا کے دھندوں سے چھٹکارا۔

۳ نعمت: دولت۔ امان: اطمینان۔ زو: از او۔ دلِ فارغ: یعنی وہ دل جو فکروں سے خالی ہو۔ دیگر: یعنی ان چار چیزوں کے علاوہ۔ بر میاور: کام نہ نکال۔ کام: مقصد۔ دام: جال۔ نفس: یعنی نفسِ امّارہ۔ ہوا: خواہش۔ بدہ: باد۔ بہرہ ہا: حصے۔

۴ از رہ: یعنی سیدھے راستے سے۔ چہ: چاہ کا مخفف، کنواں۔ سرکوب: سرکچل۔ خوار: ذلیل۔ مردار: حرام۔ سیر: پیٹ بھرا۔ دلیر: بہادر۔ بزہ: گناہ۔ آب: پانی۔ نان: روٹی۔ لب: ہونٹ۔ آخور: ناند، تھان۔

Marfat.com

روز[۱] کم خور گرچہ صائم نیستی
پُر مخور آخر بہائم نیستی

اے کہ در خوابی ہمہ شب تا بہ روز
بہر گورِ خود چراغے بر فروز

خواب و خور جز پیشۂ انعام نیست
خفتگاں را بہرہ از انعام نیست

اے پسر بسیار خواہی خفت خیز
گر خبر داری ز خود بے گفت خیز

دل دریں دنیائے دوں بستن خطاست
دامن از وے گر تو برچینی[۲] رواست

از چہ دل بندی بدنیائے دنی
چوں نہ جاوید بروے بودنی

ظاہرِ خود را میارا اے فقیر
تا کہ گردد باطنت بدرِ منیر

طالب ہر صورتِ زیبا مباش
در ہوائے اطلس و دیبا مباش

از ہوا بگذر خدا را بندہ شو
زندگی می بایدت درزندہ شو

خرقۂ پشمینہ[۳] را بر دوش کن
شربتے از نامرادی نوش کن

ایکہ در بر میکنی پشمینہ را
پاک ساز از کینہ اوّل سینہ را

گر ہمی خواہی نصیب از آخرت
رو بدر کن جامہائے فاخرت

بے تکلف باش و آرائش مجو
ترکِ راحت گیر و آسائش مجو

در برت گو کسوتِ نیکو مباش
زیرِ پہلو جامہ خوبت گو مباش

ہمچو صوفی در لباسِ صوف باش
در صفتہائے خدا موصوف باش

مردِ رہ را بوریا فتالیں بود
زانکہ خشتش عاقبت بالیں[۴] بود

مردِ رہ را بود دنیا سود نیست
ہرگزش اندیشۂ نابود نیست

در بیانِ تواضع و صحبتِ درویشاں

گر ترا عقل ست با دانش قریں
باش درویش و بدرویشاں نشیں

ہمنشینی جز بدرویشاں مکن
تا توانی غیبتِ ایشاں مکن

حُبِ درویشاں کلیدِ جنت است
دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است

---

۱ روز: دن، صائم: روزہ دار - بہائم: چوپائے - تا بہ روز: دن نکلنے تک - بر فروز: روشن کر - انعام: نعم کی جمع، چوپایہ - بہرہ نصیبہ - انعام: یعنی خداوندی انعام سونے والوں کو حاصل نہیں ہوتا ہے - خواہی خفت: یعنی قبر میں - بے گفت: بدں کہے - خیز: رات کو اُٹھ کر عبادت کر - دنیائے دوں: کمینی دنیا

۲ برچینی: تو کنارہ کرے - روا: درست - از چہ: کس وجہ سے - دنی: کمینہ - جاوید: ہمیشہ - میارا: یعنی زیادہ بناؤ سنگار نہ کر - بدرِ منیر: روشن کرنے والا چاند - طالب: طلب کرنے والا - اطلس: ایک ریشمی کپڑا ہے، جس میں عموماً نقش و نگار نہیں بنتے ہیں - دیبا: ایک ریشمی کپڑا ہے - ہوا: خواہشِ نفسانی -

۳ پشمینہ: مراد اُون کا موٹا لباس ہے جو صوفیا پہنتے تھے - دربر: بغل میں - نصیب: حصہ - رو: یعنی یہ روش اختیار کر - بدرکن: نکال دے - فاخرت: قابلِ فخر - آرائش: ٹیپ ٹاپ - ترک: چھوڑنا - مجو: مت ڈھونڈ - کسوتِ نیکو: عمدہ لباس - گو: اگرچہ - جامہ خوبت: یعنی جامۂ خوب بلائے تو - درصفتہائے: یعنی عفو و درگذر جو خدا کی صفتیں ہیں وہ اختیار کر - مردِ رہ: یعنی وہ لوگ جو راہِ سلوک پر چلتے ہیں خشتش: یعنی قبر کی اینٹ -

۴ بالیں: سرہانا - سود: فائدہ - نابود: نہ ہونا - تواضع: انکساری - قریں: ساتھی - دانش: سمجھ - غیبت: پیٹھ پیچھے بُرائی - حُب: محبت - کلید: کنجی - سزائے: سزاوار -

Marfat.com

پوششِ[1] درویش غیر از دلق نیست — درپئے کام و ہوائے خلق نیست
مرد تا ننہد بفرق نفس پائے — رہ کجا یابد بدرگاہِ خدائے
مردِ رہ دربند قصر و باغ نیست — در دلِ او غیر درد و داغ نیست
گر عمارت را بری بر آسماں — عاقبت زیر زمیں گردی نہاں
گر چو رستم شوکت و زورت بود — جائے چوں بہرام در گورت بود
اے پسر از آخرت غافل مباش — با متاعِ ایں جہاں خوش دل مباش
در بلیاتِ[2] جہاں صبّار باش — گاہِ نعمت شاکر جبّار باش

در بیان دلائل شقاوت

چار چیز آثارِ بدبختی بود — جاہلی و کاہلی سختی بود
بیکسی و ناکسی مرچار شد — بختِ[3] بد را ایں ہمہ آثار شد
آنکہ در بند عبادت می شود — بیشک از اہلِ سعادت می شود
بر ہوائے خود قدم ہر کو نہاد — کے تواند کرد با نفسک جہاد
ہر کہ سازد در جہاں با خواب و خور — در قیامت باشدش ز آتش گذر
رُو بگرداں از مراد و آرزوی — پس بدرگاہِ خدا می آر روی
کامرانی سر بناکامی کشد — مردِ رہ خط در نکونامی کشد
امر و نہی حق چو داری اے ولید[4] — پس مرو دنبالۂ نفسِ پلید
ہر کہ ترکِ کامرانی می کند — بر خلافش زندگانی می کند
امر و نہی حق ز قرآں گوش دار — جائے شادی نیست دنیا ہوش دار

در بیان ریاضت

گر ہمی خواہی کہ گردی سربلند — اے پسر بر خود درِ راحت بہ بند
ہر کہ بر بست او درِ راحت تمام — باز شد بروے درِ دار السّلام

---

۱ پوشش: لباس- دلق: گدڑی- کام: مقصد- ہوا: خواہش- فرق: مانگ- مراد سر ہے- مردِ رہ: خدائی راستہ پر چلنے والا- بند: فکر- قصر: محل- درد: یعنی محبت خداوندی کا- عمارت: تعمیر- عاقبت: انجام کار- رستم: سیستان کا مشہور پہلوان ہے- گور: قبر- متاع: سامان-

۲ بلیات: مصیبتیں- صبّار: بہت زیادہ صبر کرنے والا- گاہ: وقت- شاکر: شکر کرنے والا- جبّار: اللہ- دلائل: دلیل کی جمع، علامت- شقاوت: بدبختی- آثار: اثر کی جمع، علامت- سختی: سخت مزاجی- بیکسی: مجبوری-

۳ بخت: نصیبہ- بند: قید- سعادت: نیک بختی- ہوا: خواہش نفسانی- نفسک: ذلیل نفس- جہاد: لڑائی- ہر کہ: یعنی جو تمام عمر سونے اور کھانے میں گذارے گا- آتش: یعنی جہنم- رو بگرداں: منہ موڑ- آرزوی: متوجہ ہو- کامرانی: فتح مندی- بسر: انجام- مردِ رہ: یعنی طالب حق ناموری نہیں چاہتا-

۴ ولید: لڑکا- دنبالہ: پیچھا- پلید: ناپاک- گوش دار: سن- شادی: خوشی- ریاضت: محنت- در: دروازہ- راحت: آرام طلبی- دار السّلام: جنت-

Marfat.com

غیرِ حق را ہر کہ خواہد اے پسر | کیست در عالم ازو گمراہ تر
اے برادر ترکِ عزّ و جاہ کن | خویش را شائستۂ درگاہ کن
عزّ و جاہت سر بہ پستی می کشد | مرترا بر تن پرستی می کشد
خوار گردد ہر کہ باشد جاہ جوی | اے برادر قربِ آں درگاہ جوی
نفس در ترکِ ہوا مسکین بود | گوشمالِ نفسِ ناداں ایں بود
چو دلت از یادِ حق ایمن بود | نفسکِ امّارہ کے ساکن بود
ہر کہ او را تکیہ بر صانع بود | در جہاں با لقمۂ قانع بود
اکتفا بر روزئ ہر روزہ کن | گر نداری از خدا دریوزہ کن

در بیانِ مجاہداتِ نفس

نفس نتواں کشت الّا با سہ چیز | چوں بگویم یاد گیرش اے عزیز
خنجرِ خاموشی و شمشیرِ جوع | نیزۂ تنہائی و ترکِ ہجوع
ہر کہ را نبود مرتب ایں سلاح | نفسِ او ہرگز نیابد با صلاح
چونکہ دل بے یادِ اللّٰہ بود | دیوِ ملعوں یار و ہمراہت بود
اہلِ دنیا را چو زر سیم آیدش | لقمہائے چرب و شیریں آیدش
ہر کہ او در بندِ سیم و زر بود | در عقوبت عاقبت مضطر بود
آنکہ بہرِ آخرت کارش بود | از خدا تشریفِ بسیارش بود
مالِ دنیا خاکساراں را دہند | آخرت پرہیزگاراں را دہند
ہست شیطاں اے برادر دشمنت | غلّ آتش خواہد اندر گردنت
مدبرے کو رو بدنیا آورد | بہرہ کے از عالمِ عقبیٰ برد
اے پسر با یادِ حق مشغول باش | وز خلائق دور ہمچوں غول باش

۱ عالم: دنیا۔ جاہ: مرتبہ۔ شائستہ: لائق۔ تر: خاص۔ تن پرستی: راحت طلبی۔ خوار: ذلیل۔ قرب: نزدیکی۔ درگاہ: یعنی دربارِ خداوندی۔ ترکِ ہوا: خواہشِ نفسانی کو چھوڑنا۔ مسکین: عاجز۔ گوشمال: سزا۔ دلت: دلِ تو۔ ایمن: مطمئن۔

۲ تکیہ: بھروسہ۔ صانع: بنانے والا یعنی خدا۔ قانع: صابر۔ دریوزہ: بھیک۔ مجاہدات: مشقتیں۔ کشت: یعنی نفس کشی ان چیزوں سے ہوسکتی ہے۔ شمشیر: تلوار۔ جوع: بھوک۔ ترک: چھوڑنا۔ ہجوع: نیند۔ سلاح: ہتھیار۔ صلاح: نیکی۔ چونکہ: جبکہ۔ دیو: یعنی نفس۔ زر: سونا۔ سیم: چاندی۔ تشریف: اعزاز۔ خاکسار: ذلیل۔

۳ آخرت: یعنی آخرت کی راحتیں۔ غل: طوق۔ مدبر: بدبخت۔ کو: کہ او۔ بہرہ: نصیبہ۔ عقبیٰ: آخرت۔ غول: بھوت جو جنگلوں میں رہتا ہے۔

Marfat.com

در بیانِ فقر[1]

فقر خود را پیش کس پیدا مکن
مر ترا آنکس کہ فردا جاں دہد
تا بکے چوں مور باشی دانہ کش
بر توکل گر بود فیروزیت
از خدا شاکر بود مردِ فقیر
خم مشو پیش توانگر ہمچو طاق
مردِ رہ را نام و ننگ از خلق نیست
ہر کہ را ذوقِ نکو نامی بود
گر ترا دل فارغ از زینت بود
روئے دل چوں از ہوا برتافتی

محنتِ امروز را فردا مکن
غم مخور آخر کہ آب و ناں دہد
گر تو مردی فاقہ را مردانہ کش
حق دہد مانندِ مرغاں روزیت
گر دہد قوتش[2] لبِ نانِ فطیر
تا نگردی جفت با اہلِ نفاق
نفرتش از جامہائے دلق نیست
خاص مشمارش کہ او عامی بود
کے ہوائے مرکب و زینت بود
بعد ازاں می داں کہ حق را یافتی

در بیانِ دریافتنِ[3] حقیقتِ نفسِ امّارہ

چوں شتر مرغے شناس ایں نفس را
گر بپر گوئیش گوید اشترم
چوں گیاہِ زہر رنگش دلکش ست
گر بطاعت خوانیش سستی کند
نفس را آں بہ کہ در زنداں[4] کنی
کامِ نفسِ بد برآوردن خطاست
نیست درمانش بجز جوع و عطش
چوں شتر در رہ درآئی و بارکش
بارِ ایزد را بجاں باید کشید

نے کشد بار و نہ پرد بر ہوا
ور نہی بارش بگوید طائرم
لیک طعمش تلخ و بویش ناخوش ست
لیک اندر معصیت چستی کند
ہر چہ فرماید خلاف آں کنی
زانکہ دشمن را بپروردن خطاست
تا کہ سازی رام اندر طاعتش
بارِ طاعت بر درِ جبّار کش
ورنہ ہمچو سگ زباں باید کشید

1 فقر: مفلسی لیکن صوفیا کی اصطلاح میں فقیر وہ ہوتا ہے جو اپنی احتیاج صرف اللہ کے سامنے رکھے۔ پیدا: ظاہر۔ فردا: کل آئندہ یعنی کل کی ضرورت کیلئے آج پریشان نہ ہو۔ مر ترا: جو تجھے کل کو زندہ رکھے گا کھانے کو بھی دیگا۔ تا بکے: کب تک۔ مور: چیونٹی، چیونٹیاں آئندہ کیلئے ذخیرہ جمع کر لیتی ہیں۔ مردانہ: مردوں کی طرح توکل: بھروسہ یعنی ظاہری اسباب سے قطع نظر کرکے صرف خدا پر بھروسہ کرنا۔ فیروزی: کامیابی۔ مرغان: پرند جو صبح کو گھونسلوں سے بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو بغیر کسی محنت و مشقت کے پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔

2 قوت: روزی۔ لب: کنارہ نانِ فطیر: وہ روٹی جو خمیری نہ ہو خم مشو: نہ جھک۔ طاق: محراب۔ جفت: جوڑا۔ اہلِ نفاق: مومن کا کام صرف خدا کے سامنے جھکنا ہے۔ ننگ: ذلت۔ خلق: مخلوق۔ دلق: گدڑی۔ خاص: یعنی اس کا مخصوص بندہ۔ عامی: عام آدمی۔ فارغ: خالی۔ ہوا: خواہش۔ مرکب: سواری۔ می داں: سمجھ۔

3 دریافتن: جاننا۔ شتر مرغ: ایک جانور ہے جس کی بالائی ساخت اونٹ کی سی ہے اور پر بھی ہیں لیکن اُن سے وہ اڑ نہیں سکتا ہے۔ نے کشد بار: بوجھ نہیں کھینچتا ہے۔ بپر: اڑ۔ اشتر: اونٹ۔ نہی: نہادن کا امر ہے۔ طائر: پرند۔ گیاہ زہر: زہریلی گھاس۔ طاعت: فرمانبرداری۔ معصیت: گناہ۔

4 زنداں: قید خانہ۔ بہ: بہتر؛ یعنی اس کو قابو میں رکھ اور اس کی خواہش پوری نہ کر۔ کام: مقصد۔ دشمن: یعنی نفس امارہ۔ درماں: علاج۔ جوع: بھوک۔ عطش: پیاس۔ رام: فرمانبردار۔ رہ: راہِ خدا۔ درآئی: در آئد ہے۔ بار: بوجھ۔ در: دروازہ۔ جبار: کارساز یعنی اللہ۔ ایزد: اللہ۔ ورنہ: یعنی کتے کی طرح ہانپنا پڑے گا۔

Marfat.com

۱ گردن می کشد: سرکشی کرتا ہے۔ نفریں: نفرت۔ انبار: بوجھ۔ گلستانِ حیات: زندگی کا باغ یعنی جنت۔ پر بریخت: عاجز رہا۔ تحمل: برداشت کرنا۔ تجمل: خوبصورت ہونا۔ ۲ امانت: یعنی انسان میں وہ استعداد ہے جس کی بنا پر اس کو مکلف بنایا گیا ہے اس شعر میں آیت انا عرضنا الامانۃ کی طرف اشارہ ہے

ہر کہ گردن[1] می کشد زیں بارہا	باشد از نفریں برو انبارہا
چوں شتر مرغ آنکہ از بارش گریخت	از گلستانِ حیاتش پر بریخت
ہر کہ بارش را تحمّل می کند	در جہاں جانش تجمّل می کند
کردۂ بارِ امانت[2] را قبول	از کشیدن پس نباید شد ملول
روزِ اوّل خود فضولی کردۂ	واں فضولی از جہولی کردۂ
جنبشے کن اے پسر غافل مباش	چوں بلیٰ گفتی بہ تن تنبل مباش
ہر کہ اندر طاعتش کسلاں بود	حاصلش گمراہی و خذلاں بود
وقتِ طاعت تیز رو چوں باد باش	وز ہمہ کارِ جہاں آزاد باش
راہ پُر خوف ست و دزداں[3] در کمیں	رہبرے بر تا نمانی بر زمین
منزلت دور ست و بارت بس گراں	کوششے کن پس ممان از دیگراں
ہر کہ در رہ از گراں باراں بود	ہر دمش از دیدہ چوں باراں بود
لاشۂ داری سبک کن بارِ خویش	ورنہ در رہ سخت بینی کارِ خویش
چیست بارت؟ جیفۂ دنیائے دوں	کز پئے آں گشتۂ خوار و زبوں

در بیانِ ترکِ خود[4] رائی و خودستائی

سر چہ آرائی بدستار اے پسر	تا توانی دل بدست آر اے پسر
تا نگیری ترکِ عزّ و مال و جاہ	از ہمہ بر سر نیائی چوں کلاہ
نیست مردی خویش را آراستن	قصدِ جاں کرد آنکہ او آراست تن
نیست بر تن بہتر از تقویٰ لباس	در تکلّف مرد را نبود اساس
ہر کہ او در بندِ آرائش بود	در جہاں فرزندِ آسائش بود
عاقبت جُز نامرادی نبودش	بہرۂ از عیش و شادی نبودش
خودستائی پیشۂ شیطاں بود	ہر کہ خود را کم زند مرد آں بود

اور دوسرے شعر میں انہ کان ظلوماً جہولاً کی طرف اشارہ ہے۔ روزِ اول: ازل۔ فضولی: وہ شخص ہے۔ جو بدوں استحقاق کے کوئی معاملہ کرے امانت کے قبول کرنے کو فضولی سے تعبیر کیا ہے۔ جہولی: نادانی۔ جنبش: یعنی عبادت کر۔ بلیٰ: ہاں قرآن پاک میں ہے کہ ازل میں اللہ نے روحوں سے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب نے جواب میں ہاں کہا تھا اسی کو عہدِ الست کہتے ہیں۔ تنبل: سست۔ کسلاں: کاہل۔ خذلاں: رسوائی۔ باد: ہوا۔

۳ دزداں: دزد کی جمع۔ چور۔ کمیں: چھپاؤ کی جگہ۔ رہبرے بر: یعنی کسی مرشد کا ہاتھ پکڑ۔ منزل: یعنی معرفتِ خداوندی کی منزل۔ پس: پیچھے۔ ممان: مت رہ۔ گراں بار: بوجھل۔ بر دمش: یعنی ہر وقت روئے گا۔ لاشہ: کمزور گدھا۔ سبک: ہلکا۔ جیفہ: مردار۔ خوار: ذلیل۔ زبوں: خستہ۔

۴ خود رائی: کسی کی نہ ماننا۔ خودستائی: خود اپنی تعریف کرنا۔ سر: یعنی خود رائی سے یہ بہتر ہے کہ کسی کا دل موہ لے۔ دستار: عمامہ۔

ترک: چھوڑنا۔ قصدِ جاں کرد: یعنی اس نے اپنی روح کو مار ڈالا۔ تن: جسم۔ برتن: جسم پر۔ تقویٰ: پرہیزگاری۔ اساس: بنیاد۔ بند: فکر۔ نامرادی: یعنی اللہ کے فضل سے محرومی۔ خود را کم زند: اپنے آپ کو کسی شمار میں نہ سمجھے۔

Marfat.com

۱ ملعون: پھٹکارا ہوا۔ لاجرم: لامحالہ۔ از تواضع: یعنی انکساری کی وجہ سے مٹی انسان کے مرتبہ کو پہنچ جاتی ہے۔ نار: آگ۔ ابلیس: شیطان۔ مستکبری: تکبر۔ مقبل: بابخت۔ مستغفری: توبہ کرنا۔ عزیز: باعزت۔ استغفار: معافی چاہنا۔ استکبار: تکبر کرنا۔ دانہ: یعنی مٹی میں ملتا ہے تو ابھرتا ہے، خوشہ سرکشی کرتا ہے تو توڑا جاتا ہے۔

گفت شیطاں من ز آدم بہترم	تا قیامت گشت ملعونؔ لاجرم
از تواضع خاک مردم می شود	نورِ نار از سرکشی گم می شود
راندہ شد ابلیس از مستکبری	گشت مقبل آدمؑ از مستغفری
شد عزیز آدمؑ چو استغفار کرد	خوار شد شیطاں چو استکبار کرد
دانہ پست افتد زبر دستش کنند	خوشہ چوں سر بر کشد پستش کنند

در بیانِ آثارِ ابلہاں

چار چیز آمد نشانِ ابلہی	یا تو گویم تا بیابی آگہی
عیبِ خود را بد نہ بیند در جہاں	باشد اندر جستنِ عیبِ کساں
تخمِ بخل اندر دلِ خود کاشتن	آنکہ امیدِ سخاوت داشتن
ہر کہ خَلق از خُلقِ او خوشنود نیست	ہیچ قدرش بر درِ معبود نیست
ہر کہ او را پیشہ بدخوئی بود	کارِ او پیوستہ بدروئی بود
خوئے بد در تن بلائے جاں بود	مردمِ بدخو نہ از انساں بود
بخل شاخے از درختِ دوزخ است	واں بخیلک از سگانِ مسلخ است
روئے جنت را کجا بیند بخیل	پشّہ افتادہ زیرِ پائے پیل
باش از بخلِ بخیلاں بر کراں	تا نباشی از شمارِ ابلہاں

در بیانِ عافیت

از بلا نارستہ گردی اے عزیز	باز باید داشتن دست از دو چیز
رو تو دست از نفس و دنیا باز دار	تا بلا ہا را نباشد با تو کار
گر بحرص و آز گردی مبتلا	با تو رو آرد ز ہر سو صد بلا
آنکہ نبود ہیچ نقدش در میاں	ہر کجا باشد بود اندر اماں
نفس و دنیا را رہا کن اے پسر	تا رہی از ہر بلا و ہر خطر

۲ آثار: اثر کی جمع علامت۔ ابلہاں: ابلہ کی جمع بیوقوف۔ آگہی: اطلاع۔ بد: برا۔ کساں: یعنی دوسرے لوگ۔ تخم: بیج۔ سخاوت: بخشش۔ خلق: اخلاق۔ معبود: خدا۔ بدخوئی: بدمزاجی۔ خوئے بد: بری عادت۔ نہ از انسان: انسان تو وہی ہے جس میں انس و محبت کا مادہ ہو۔

۳ بخیلک: ذلیل بخیل۔ مسلخ: بوچڑ خانہ۔ بوچڑ خانہ کا کتا ہر وقت گوشت کو دیکھتا ہے لیکن کھا نہیں سکتا۔ اسی طرح بخیل کے پاس مال ہوتا ہے اور وہ اس سے فائدہ نہیں حاصل کرتا ہے۔ کراں: کنارہ۔

۴ عافیت: مصیبتوں سے چھٹکارا۔ رستہ: بچا ہوا۔ باز: یعنی دونوں سے بے تعلق رہ۔ رو: یعنی اس طرح زندگی گذار کہ نفس اور دنیا سے بے تعلق رہ۔ آز: لالچ۔ رو آرد: متوجہ ہوگی۔ صد: سو۔ میان: ہمیانی۔ امان: حفاظت۔ رہا کن: چھوڑ دے۔ رہی: تو چھٹکارا پائے۔ خطر: خطرہ

Marfat.com

ای بسا کس کز برائے نفسِ زار ۔۔۔ در بلا افتاد و گشت از غم نزار
از برائے نفسِ مرغِ نامراد ۔۔۔ آمد و در دامِ صیاد اوفتاد
تا دلت آرام یابد اے پسر ۔۔۔ بود و نابودِ جہاں یکسر شمر
از عذابِ قہرِ حق ایمن مباش ۔۔۔ درپئے آزارِ ہر مومن مباش
در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس ۔۔۔ زانکہ نبود جز خدا فریاد رس
ہر کرا۲ رنجانده عذرش بخواہ ۔۔۔ تا نباشد خصمِ تو در عرصہ گاہ
گر غنا خواہد کسے از ذو المنن ۔۔۔ در قناعت می توانش یافتن

در بیانِ عقلِ عاقلاں

ہر کرا عقل ست و دانش اے عزیز ۔۔۔ دور باید بودنش از چار چیز
کارِ خود با ناسزا نکند رہا ۔۔۔ مردمی نکند بجائے ناسزا
عقل داری میل بدکاری مکن ۔۔۔ زیں چو بگذشتی سبکساری مکن
ہر کرا از حلم دل روشن بود ۔۔۔ در زمانہ با صلاح تن بود
تا شوی پیش از ہمہ در روزگار ۔۔۔ دست بر نان و نمک بکشادہ دار
تا تو باشی در زمانہ۳ دادگر ۔۔۔ زیر دستاں را نکو دار اے پسر
ہر کہ بر پندِ خود آمد استوار ۔۔۔ پندِ او را دیگراں بندند کار
ہر کہ از گفتارِ خود باشد ملول ۔۔۔ قولِ او را دیگرے نکند قبول
ہر چہ باشد در شریعت ناپسند ۔۔۔ دور باش از وے چو ہستی ہوشمند
تا صواب کار بینی سد بسر ۔۔۔ بر مرادِ خود مکن کار اے پسر

در بیانِ رستگاری

ہست بیشک رستگاری در سہ چیز ۔۔۔ با تو گویم یاد گیرش اے عزیز
زاں یکے ترسیدن ست از ذو الجلال ۔۔۔ دوم آمد جستنِ قوتِ حلال

---

۱ بسا کس: بہت سے آدمی۔ زار: ذلیل۔ نزار: لاغر۔ مرغ: پرند۔ دام: جال۔ صیاد: شکاری۔ بود و نابود: ہونا نہ ہونا۔ شمر: شمار کر۔ قہر: غصہ۔ ایمن: مطمئن۔ آزار: تکلیف۔ یاری: مدد۔ فریاد رس: فریاد کو پہنچنے والا۔

۲ کرا: کہ او را۔ عذرش بخواہ: معافی مانگ لے۔ خصم: مخالف۔ عرصہ گاہ: یعنی میدانِ قیامت۔ غنا: بے نیازی۔ ذو المنن: احسانات والا، یعنی اللہ۔ قناعت: تھوڑے پر صبر۔ دانش: سمجھ۔ ناسزا: نالائق۔ رہا: سپرد۔ مردمی: شرافت۔ میل: خواہش۔ سبکساری: ہلکا پن۔ پیش از ہمہ: پیشوا، بلند مقام۔

۳ دادگر: انصاف کرنے والا۔ زیر دست: کمزور۔ ہر کہ: یعنی جو نصیحت پر خود بھی عمل کرتا ہے دوسرے اس کی نصیحت پر کاربند رہتے ہیں۔ ملول: رنجیدہ۔ ہر چہ: یعنی شریعت جس بات کو پسند نہ کرے۔ دور باش: جدا رہ۔ تا صواب: دوسرا مصرعہ پہلے پڑھئے مطلب واضح ہے۔ رستگاری: چھٹکارا۔ یاد گیر: یاد رکھ۔ ذو الجلال: اللہ۔ قوت: روزی۔

Marfat.com

سومی فن تن بود بر راہِ راست ۱ — رستگار است آنکہ این خصلت وراست
گر تواضع پیشہ گیری اے جوان — دوست دارد ت ہمہ خلقِ جہان
سر مکن در پیشِ دنیا دار پست — ور کنی پیشک رود دینت ز دست
ہر کہ او را حرصِ دنیا دار شد — بیگماں از وے خدا بیزار شد
بہرِ زر مستائے دنیا دار را — تا چہ خواہی کردن این مردار را
مُردگانند اغنیائے روزگار — اے پسر با مُردگاں صحبت مدار
مال و زر بیچارہ بدست آوردہ گیر — بعد ازاں در گورِ ۲ حسرت بردہ گیر

در بیانِ فضیلتِ ذکر

باش دائم اے پسر در یادِ حق — گر خبر داری ز عدل و دادِ حق
زندہ دار از ذکر صبح و شام را — در تغافل مگذران ایام را
یادِ حق آمد غذا این روح را — مرہم آمد این دلِ مجروح را
یادِ حق گر مونسِ جانت بود — کے ہوائے کاخ و ایوانت بود
گر زمانے غافل از رحماں شوی — اندراں ۳ دم ہمدم شیطاں شوی
مومنا ذکرِ خدا بسیار گوی — تا بیابی در دو عالم آبروی
ذکر را اخلاص می باید نخست — ذکرِ بے اخلاص کے باشد درست
ذکر بر سہ وجہ باشد بے خلاف — تو ندانی این سخن را از گزاف
عام را نبود بجز ذکرِ زباں — ذکرِ خاصاں باشد از دل بیگماں
ذکرِ خاص الخاص ۴ ذکرِ سر بود — ہر کہ ذاکر نیست او خاسر بود
ذکرِ بے تعظیم گفتن بدعت است — و اندراں یک شرطِ دیگر حرمت است
ہست مر ہر عضو را ذکرے دگر — ہفت اعضا ہست ذاکر اے پسر
ذکرِ چشم از خوفِ حق بگریستن — باز در آیاتِ او نگریستن

۱ راہِ راست: سیدھا راستہ۔ وراست: او کا مخفف ہے تواضع: انکساری۔ سر مکن: یعنی کسی دنیا دار کے سامنے نہ جھک۔ ور: اگر۔ بیزار شد: ناراض ہوا۔ مستائی: تعریف نہ کر۔ مردار: یعنی دنیا کا مال و دولت۔ مردگان: مردہ کی جمع۔ اغنیا: غنی کی جمع، مالدار۔ ۲ گور: قبر۔ حسرت: یعنی مال و دولت کی حسرت قبر میں ساتھ جائیگی۔ ذکر: یادِ خدا۔ دائم: ہمیشہ۔ داد: بخشش۔

زندہ دار: وقت کی زندگی یہ ہے کہ اس میں خدا کا ذکر ہو۔ ایام: یوم کی جمع، دن، زمانہ۔ مجروح: زخمی۔ مونس: ساتھی۔ کے: کب۔ کاخ: محل۔ ایوان: محل۔ رحمان: اللہ۔

۳ اندراں: یعنی جب دل میں اللہ کی یاد نہیں ہوگی تو اس کو شیطان اپنا گھر بنا لیتا ہے۔ مومنا: اے مومن۔ دو عالم: یعنی دنیا اور عقبی۔ اخلاص: یعنی ذکر صرف خدا کے لیے کرے۔ نخست: پہلے۔ سہ وجہ: تین طریقے۔ گزاف: بیکار بات۔ عام: یعنی عام لوگ۔ ذکرِ زبان: زبان سے اللہ کا نام لینا۔ خاصان: جو خدا کے مخصوص بندے ہیں۔ دل: یعنی ان کا دل ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتا ہے۔

۴ خاص الخاص: یعنی اللہ کے بہت ہی مخصوص بندے۔ سر: پوشیدہ، مراد ذکرِ روح ہے جس میں ساتوں لطائف جاری ہو جاتے ہیں۔ ذاکر: ذکر کرنے والا۔ خاسر: ٹوٹے میں پڑا ہوا۔ ذکرِ بے تعظیم: یعنی ذکر کرتے وقت خدا کی بڑائی کا دھیان رکھے۔ حرمت: عزت و احترام۔ مر: خاص۔ اعضا: عضو کی جمع، بدن کا حصہ۔ ذکرِ چشم: یعنی آنکھ کا ذکر یہ ہے کہ وہ اللہ کے ڈر سے روئے۔ آیات: آیت کی جمع، نشانی، یعنی وہ چیزیں جو خدا کو یاد دلائیں۔

Marfat.com

یاریِ ہر عاجز آمد ذکرِ دوست	ذکرِ پا خویشاں زیارت کردن ست
استماعِ قولِ رسل ذکرِ گوش	تا توانی روز و شب در ذکر کوش
اشتیاقِ حق بود ذکرِ دلت	کوش تا ایں ذکر گردد حاصلت
آنکہ از جہل ست دائم در گناہ	کے حلاوت یابد از ذکرِ اِلٰہ
خواندنِ قرآں بود ذکرِ لساں	ہر کرا ایں نیست ہست از مفلساں
شکرِ نعمتہائے حق می کن مدام	تا کند حق بر تو نعمتہا مدام
حمدِ خالق بر زباں دار اے پسر	عمر تا برباد ندہی سر بسر
لب مجنباں جز بذکرِ کردگار	زانکہ پاکاں راہمیں بود ست کار

در بیانِ عمل چار چیز

بر ہمہ کس نیک باشد چار چیز	با تو گویم یاد گیرش اے عزیز
اوّل آں باشد کہ باشی دادگر	ہم ز عقلِ خویش باشی باخبر
با شکیبائی تقرب کردن ست	حرمتِ مردم بجا آوردن ست

در بیانِ خصلتِ ذمیمہ

چار چیز دیگر اے نیکو سرشت	ہست از جملہ خلائق نیک زشت
زاں چہار اوّل حسد کینی بود	زاں گزشتے عجب و خود بینی بود
خشم را دیگر فرو نا خوردن ست	خصلتِ چارم بخیلی کردن ست
اے پسر کم گرد گردِ ایں خصال	از برائے آنکہ زشت اند ایں فعال
غل و غش بگذار چوں زرِ پاک شو	پیش ازانکہ خاک گردی خاک شو
حرص بگذار و قناعت پیشہ کن	آخر از مردن یکے اندیشہ کن
با محبّاں باش دائم ہمنشیں	تا توانی روئے اعدا را مبیں

۱ یاری: مدد۔ خویشاں: اپنے لوگ۔ زیارت: ملاقات۔ استماع: سُننا۔ گوش: کان۔ کوش: کوشش کر۔ ذکرِ دلت: یعنی تیرے دل کا ذکر یہ ہے کہ اس میں اللہ کا شوق ہو۔ کوش: یعنی دل میں خدا کا شوق کوشش کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ جہل: نادانی۔ دائم: ہمیشہ۔ حلاوت: مٹھاس۔ لساں: زبان۔ مفلساں: یعنی آخرت کی دولت سے محروم۔ مدام: ہمیشہ۔ حمد: تعریف۔ خالق: پیدا کرنے والا۔

۲ سر بسر: بالکل۔ لب: ہونٹھ۔ کردگار: اللہ۔ پاکاں: گناہوں سے پاک بندے۔ نیک: بھلا۔ دادگر: انصاف کرنے والا بخشش کرنیوالا۔ شکیبائی: صبر۔ تقرب: یعنی بارگاہِ خداوندی سے نزدیکی۔ حرمت: عزت۔ خصلت: عادت۔ ذمیمہ: بری۔ سرشت: طبیعت۔ خلائق: عادتیں۔

۳ نیک زشت: بہت بری۔ حسد کینی: کینہ پروری کے ساتھ حسد۔ عجب: تکبر۔ خشم: غصہ۔ فرو خوردن: نگل لینا۔ خصلت: عادت۔ کم گرد: چکر نہ لگا۔ خصال: خصلت کی جمع، عادت۔ زشت: برا۔ فعال: کام۔

۴ غل: کدورت۔ غش: ملاوٹ۔ خاک گردی: یعنی مر کر۔ حرص: لالچ۔ پیشہ کن: عادت بنا۔ اندیشہ کن: سوچ۔ دائم: ہمیشہ۔ اعدا: عدو کی جمع، دشمن۔

Marfat.com

در بیانِ سعادت و نصیحت

بر سعادت چار چیز آمد دلیل — شرح ایں ہر چار بشنو اے خلیل
از سعادت ہر کرا باشد نشاں — باشدش تدبیرہا با دوستاں
ہر کرا باشد سعادت رہنمائے — صبر دارد از جفائے ناسزائے
ہر کرا بخت و سعادت گشت یار — در جہاں باشد بدشمن سازگار
گر تو خود نارِ ہوا را کشتۂ — داں کہ اہلِ سعادت گشتۂ
گر بود با دوستاں تدبیرِ تو — یار باشد دولتِ شبگیرِ تو
از سرِ خود ہر کہ کارے میکند — بخت و دولت زو فرارے میکند
دشمنِ خود را نباید زد تبر — گر توانی کشت او را با شکر
تا توانی جورِ نا اہلاں بکش — گر ہمی خواہی کہ یابی عیش خوش
چوں ترا آمد مقامے سازگار — بر نہ بندی رخت زانجا زینہار
در نصیحت آں کہ نپذیرد سخن — با چنیں کس پندِ خود ضائع مکن
خوئے بد را نیک کردن مشکل ست — جہد کردن بہرِ او بے حاصل ست
بندہ را گر نیست در کارِ رضا — کے تواند باز گرداند قضا
ہر کہ او استیزہ با سلطاں کند — کارِ خود را سربسر ویراں کند
ہر کہ او باغی شود از بادشاہ — روزِ او چوں تیرہ شب گردد تباہ

در بیانِ علامتِ مدبراں

چار چیز آمد نشانِ مدبری — یاد گیرش گر تو روشن خاطری
مدبری باشد بابلہ مشورت — پس بجاہل دادنِ سیم و زرت
ہر کہ پندِ دوستاں نکند قبول — در حقیقت مدبر است آں بوالفضول
ہر کہ از دنیا نگیرد عبرتے — ہست ازاں مدبر جہاں را نفرتے

۱ سعادت: نیک بختی۔ شرح: تفصیل۔ خلیل: دوست۔ تدبیرہا: مصلحتیں۔ نشاں: علامت۔ جفا: ظلم۔ ناسزا: نامناسب۔ بخت: نصیبہ۔ سازگار: موافق۔ نار: آگ۔ ہوا: خواہش۔

۲ دولتِ شبگیر: یعنی شب بیداری۔ از سرِ خود: یعنی جو خود سری سے کام لیتا ہے۔ تبر: کلہاڑی کی وضع کا ایک ہتھیار ہوتا ہے۔ شکر: یعنی دشمن کو اگر احسان کر کے ختم کر سکتا ہے تو لڑ کر ختم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جور: ظلم۔ عیش خوش: خوش عیشی۔ مقام: جگہ۔ رخت: سامان۔

۳ زینہار: ہرگز۔ نپذیرد: نہ قبول کرے۔ پند: نصیحت۔ خوی: عادت۔ جہد: کوشش۔ بندہ: یعنی قضائے خداوندی نہیں ٹل سکتی لہذا اس پر خوشنودی کا اظہار ضروری ہے۔ استیزہ: لڑائی۔ تیرہ شب: تاریک رات۔

۴ مدبراں: مدبر کی جمع بدبخت۔ مدبری: بدبختی۔ خاطر: طبیعت، خیال۔ ابلہ: بیوقوف۔ جاہل: نادان۔ زرت: یعنی اپنا سونا۔ پند: نصیحت۔ بوالفضول: بیہودہ۔ عبرت: دوسروں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرنا۔

Marfat.com

مشورت[1] ہر کس کہ با ابلہ کند — دیوِ ملعونش سبک گمرہ کند
آنکہ مال و زر دہد با جاہلاں — آنچناں کس کے بود از مقبلاں
زر چو جاہل را ہمی آید بکف — میکند اسراف می سازد تلف
نشنود از دوست مُدبر پند را — از جہالت بگسلد پیوند را
عبرتے[2] گیر از زمانہ اے جواں — تا نباشی از شمارِ مُدبراں
ہر کرا از عقل آگاہی بود — نزدِ او ادبار گمراہی بود

در بیان آنکہ چہار چیز را حقیر نباید شمرد

چار چیز آمد بزرگ و معتبر — می نماید خُرد لیکن در نظر
زاں یکے خصم ست و دیگر آتش ست — باز بیماری کز و دل ناخوش ست
چارمی دانش کہ آراید ترا — ایں ہمہ تا خُرد ننماید ترا
ہر کہ در چشمش عدو باشد حقیر — از بلائے او کند روزے نفیر[3]
ذرۂ آتش چو شد افروختہ — بینی از وے عالمے را سوختہ
علم اگر اندک بود خوارش مدار — زانکہ دارد علم قدرِ بے شمار
رنجِ اندک را بکن غمخوارگی — ورنہ بینی عجز در بیچارگی
دردِ سر را گر نجوید کس علاج — خوفِ آں باشد کہ برگردد مزاج
باش از قولِ مخالف پُر حذر — بیش ازاں کز پا درآئی اے پسر
آتشِ اندک تواں کشتن بآب[4] — وائے آں ساعت کہ گیرد التہاب

در بیان ندمتِ خشم و غضب

اے پسر ہر کس کہ دارد چار چیز — چار دیگر ہم شود موجود نیز
عاقبت رسوائی آید از لجاج — خشم را نکند پشیمانی علاج
بے گماں از کبر خیزد دشمنی — حاصل آید خواری از کاہل تنی

۱ مشورت: مشورہ۔ دیو: یعنی شیطان۔ سبک: جلد۔ کے بود: کب ہو۔ مقبلاں: مقبل کی جمع، نیک بخت۔ زر: یعنی مال و دولت۔ بکف: ہاتھ میں۔ اسراف: فضول خرچی۔ تلف: تباہ۔ از جہالت: نصیحت سے وہ ناراض ہو کر تعلق منقطع کر لیتا ہے۔ پیوند: تعلق۔

۲ عبرتے: یعنی دوسروں کے احوال سے نصیحت حاصل کرو۔ آگاہی: واقفیت۔ ادبار: پشت پھیرنا، قطع تعلق کرنا۔ معتبر: یعنی قابل قدر۔ خرد: حقیر۔ در نظر: یعنی بظاہر۔ خصم: دشمن۔ ناخوش: رنجیدہ۔ چارمی: یعنی چوتھی چیز جو بظاہر چھوٹی ہے مگر اسکو بڑا سمجھنا چاہیئے۔ تا: ہرگز۔ عدو: دشمن۔

۳ نفیر: کوچ یعنی دشمن کو اگر حقیر سمجھے گا تو ایک نہ ایک دن اس کی وجہ سے گھر سے بے گھر ہونا پڑیگا۔ ذرۂ آتش: یعنی ایک چنگاری عالم کو جلا ڈالتی ہے۔ اندک: تھوڑا۔ خوار: ذلیل۔ قدر: مرتبہ۔ رنج: مرض۔ غمخوارگی: یعنی علاج۔ بیچارگی: لا علاج ہونا۔ درد: یعنی دردِ سر کا علاج نہ کیا جائے تو آدمی پاگل ہو سکتا ہے۔ پُر حذر: محتاط۔ از پا درآئی: تو اوندھا ہو۔

۴ آب: پانی۔ وائے: ہائے۔ ساعت: وقت۔ التہاب: لپٹے مارنا۔ ندمت: برائی۔ خشم: غصہ۔ اے پسر: یعنی آئندہ بیان کی جانیوالی چار چیزیں چار چیزوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ لجاج: چمٹنا۔ پشیمانی: شرمندگی۔ کبر: تکبر۔ خواری: ذلت۔ کاہل تن: سست بدن۔

Marfat.com

چوں لجوجی[1] درمیاں پیدا شود	بندہ از شومی او رسوا شود
خشمِ خود را چونکہ راند جاہلے	جز پشیمانیش نبود حاصلے
ہرکہ گشت از کبر بالا گردنش	دوستاں گردند آخر دشمنش
کاہلی را ہرکہ سازد پیشۂ	آید از خواری بپائش تیشۂ
خشمِ خود را گر فرو نخورد کسے	عاقبت بیند پشیمانی بسے
ہرکہ او افتادۂ و تن پرورست	نیست آدم کمتر از گاؤ و خرست

در بیان بے ثباتی[2] چہار چیز و پرہیز ازاں

چار چیز اے خواجہ کم دارد بقا	گوش دار اے مومنِ نیکو لقا
جورِ سلطاں را بقا کمتر بود	پس عتابِ اصدقا کمتر بود
دیگر آں مہرے کہ بینی از زناں	بے بقا چوں صحبتِ ناجنس داں
با رعیت[3] چوں کند سلطاں ستم	مرد را باشد بقا در مُلک کم
گر ترا از دوستاں آید عتاب	کم بقا باشد چو خط بر روئے آب
گرچہ باشد زن زمانے مہرباں	چوں کم آید بہرہ بکشاید زباں
چوں بناجنساں نشیند آدمی	کمترک بیند از ایشاں ہمدمی
زاغ چوں فارغ ز بوئے گل بود	نفرتش از صحبتِ بلبل بود
صحبتِ ناجنس جاں کاہی بود	جملہ را زیں حال آگاہی بود
چوں ترا ناجنس آید در نظر	اے پسر چوں باد[4] ازوے در گذر

در بیان آنکہ چہار چیز از چہار چیز کمال می یابد

چار چیز از چارِ دیگر شد تمام	چوں شنیدی یاد میدار اے غلام
دانش مرد از خرد گیرد کمال	از عمل دینت ہمی یابد جمال
دینت از پرہیز کامل می شود	نعمتت از شکر شامل می شود

۱ لجوجی: چڑچڑاپن۔ شومی: بدبختی۔ خشم خود: یعنی جب کوئی جاہل غصہ کرتا ہے۔ کبر: تکبر۔ بالا گردن: یعنی اکڑ کی وجہ سے سر اونچا کرتا ہے۔ پیشہ: یعنی عادت۔ تیشہ: بسولہ۔ فرو خوردن: نگل لینا۔ بسے: بہت۔ افتادہ: یعنی سستی سے پڑا ہو۔ تن پرور: آرام طلب۔ گاؤ: گائے بیل۔ خر: گدھا۔

۲ بے ثباتی: ناپائیداری۔ خواجہ: صاحب۔ بقا: ٹھہراؤ۔ گوش دار: یاد رکھ۔ نیکو لقا: جو دیکھنے میں بھلا معلوم ہو۔ جور: ظلم۔ سلطان: بادشاہ۔ عتاب: ناراضی۔ اصدقا: صدیق کی جمع دوست۔ مہر: محبت۔ صحبت: ساتھ۔ ناجنس: بے میل۔

۳ رعیت: رعایا۔ ستم: ظلم۔ مرد را: یعنی خاص اس کیلئے۔ عتاب: ناراضی۔ خط: پانی کی لکیر۔ زن: عورت۔ بہرہ: یعنی گھر کے خرچ کا حصہ۔ بکشاید: یعنی لڑیگی۔ کمترک: بہت تھوڑا۔ ہمدمی: ساتھ۔ زاغ: کوا۔ نفرتش: یعنی بلبل کا ساتھ چھوڑ دیگا۔ جاں کاہی: روح کا گھٹاؤ۔

۴ چوں باد: یعنی ہوا کی طرح گذر جا۔ تمام: مکمل۔ غلام: لڑکا۔ دانش: سمجھ۔ خرد: عقل۔ از عمل: یعنی دین عمل سے خوبصورت بنتا ہے۔ پرہیز: تقوی۔ یعنی بری باتوں سے بچاؤ۔ نعمتت: یعنی اللہ کا شکر کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

60 294
Marfat.com

۱ گوشمال: کان اینٹھنا۔ یعنی سزا۔ شکر ناکردن: یعنی اللہ کی نعمت کی ناشکری اسکے زوال کا سبب ہے۔ بہرہ: نصیبہ۔ علم: یعنی بے عقل علم سے کام نہیں لے سکتا ہے۔

ہست دانش را کمالات از خرد
بے عمل را اہل دیں کس نشمرد

شکر نعمت را کمالے میدہد
غافلاں را گوشمالے[۱] میدہد

شکر ناکردن زوالِ نعمت است
بہرۂ شاکر کمالِ نعمت است

علم را بے عقل نتواں کار بست
پیش بے عقلاں نمی باید نشست

بے خرد دانش وبال ست اے پسر
علم[۲] مرغ و عقل بال است اے پسر

ہر کہ علمے دارد و نبود براں
از طریق عقل باشد بر کراں

در بیان آنکہ باز گردانیدن آں محالست

چار چیز ست آنکہ بعد از گفتنش
از محالات ست باز آوردنش

چوں حدیثِ رفت ناگہ بر زباں
یا کہ تیرے جست بیروں از کماں

باز چوں آرد حدیثِ گفتہ را
کس[۳] نہ گرداند قضائے رفتہ را

باز کے گردد چوں تیر انداختی
ہمچنیں عمرت کہ ضائع ساختی

ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود
پس ندامتہائے بسیارش بود

تا نہ گفتی می توانی گفتنش
چوں بہ گفتی کے تواں بنہفتنش

در بیان غنیمت دانستن عمر

عمر را می داں غنیمت ہر نفس
چوں رود دیگر نیاید باز پس

ہیچ کس از خود قضا را رد نہ کرد
ہر کہ راضی از قضا شد بد نہ کرد

ہر کہ می خواہد کہ باشد در اماں
مُہر می باید نہادن بر زباں

می[۴] سزد گر عمر را داری عزیز
چوں رود پیشش نخواہی دید نیز

در بیان خاموشی و سخاوت

حاصل آید چار چیز از چار چیز
یاد گیر ایں نکتہ از من اے عزیز

خامشی را ہر کہ سازد پیشہ
گردد ایمن نبودش اندیشہ

پیش: یعنی بے عقل سے علم حاصل نہ کرنا چاہیے مشہور ہے کہ ایک من علم کے لیے دس من عقل درکار ہے۔ بے خرد: یعنی بیوقوف کا علم تباہ کن ہے۔

۲ علم مرغ: یعنی علم میں پرواز عقل سے حاصل ہوتی ہے۔ نبود براں: یعنی عمل نہ ہو۔ کراں: کنارہ۔ باز گردانیدن: واپس لوٹانا۔ حدیث: بات۔ ناگہ: اچانک۔ از کماں: جب تیر کماں سے نکل جائے۔ حدیث گفتہ: کہی ہوئی بات۔

۳ کس نہ گرداند: خدا کے فیصلہ کو کوئی نہیں لوٹا سکتا۔ ہمچنیں: جو عمر ضائع ہو گئی وہ بھی واپس نہیں آ سکتی ہے۔ بے اندیشہ: بے سوچے سمجھے۔ ندامت: شرمندگی۔ تا نہ گفتی: یعنی نہ کہی ہوئی بات تو کہی جا سکتی ہے۔ نہفتن: چھپانا۔ عمر: زندگی۔ نفس: سانس۔ دیگر: پھر۔ باز پس: واپس۔ قضا: یعنی خدائی فیصلہ۔ رد: لوٹانا۔ بد نہ کرد: اچھا کیا۔ اماں: حفاظت۔ مہر: یعنی زبان پر خاموشی کی مہر لگا لے۔

۴ می سزد: مناسب ہے۔ عزیز: پیارا۔ نیز: پھر۔ حاصل آید: چار چیزیں چار چیزوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ پیشہ: عادت۔ ایمن: محفوظ۔ اندیشہ: فکر۔

Marfat.com

۱ فاش: ظاہر۔ سخاوت: بخشش۔ سروری: سرداری۔ شکر: شکر ادا کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ رَد: یعنی اس طرح چلا چل۔ نکوئی: بھلائی۔ خلق: مخلوق۔ جود: عطا۔ کرم: بخشش۔ محترم: باعزت۔

گر سلامت بایدت خاموش باش	گشت ایمن ہر کہ نیکی کرد فاش
از سخاوت مرد یابد سروری	شکرِ نعمت را دہد افزوں تری
ہر کہ او شد ساکت و خاموش کرد	از سلامت کسوتے بر دوش کرد
گر ہمی خواہی کہ باشی در اماں	رَد نکوئی کن تو با خلقِ جہاں
ہر کرا عادت شود جود و کرم	درمیانِ خلق گردد محترم
ہر کہ کارے نیک یا بد می کند	آں ہمہ می داں کہ با خود می کند
اے برادر بندۂ معبود باش	تا توانی با سخاؤ جود باش
باش از بخلِ بخیلاں پُر حذر	تا نہ سوزد مر ترا نارِ سقر

دربیانِ چیزے کہ خواری آرد

چار چیزست بر دہد از چار چیز	نشنود ایں نکتہ جز اہلِ تمیز
ہر کہ زو صادر شود ایں چار کار	بیند او چارِ دگر بے اختیار
چوں سوال آورد گردد خوار مرد	ماند تنہا ہر کہ استخفاف کرد
ہر کہ در پایاں کارے ننگرد	عاقبت روزے پشیمانی خورد
ہر کہ نکند احتیاطِ کارہا	بر دلش آخر نشیند بارہا
ہر کہ گشت از خوئے بد ناسازگار	دوستاں بیشک کند از وے فرار

دربیانِ آنچہ آدمی را شکست آرد

آدمی را چار چیز آرد شکست	با تو گویم گوش دار اے حق پرست
دشمن بسیار و وامِ بے شمار	جرم بے حد و عیالِ پُر قطار
وائے مسکینے کہ غرقِ وام شد	ہر دمش از غصہ خوں آشام شد
ہر کرا بسیار باشد دشمنش	خیرہ گردد ہر دو چشمِ روشنش
ہر کرا اطفال بسیارش بود	در زمانہ زاریِ کارش بود

۲ ہر کہ: یعنی انسان نیک اور بد اپنے ہی لئے کرتا ہے۔ معبود: خدا۔ تا توانی: جب تک ہو سکے۔ پُر حذر: پُر خوف۔ نار: آگ۔ سقر: دوزخ۔ خواری: ذلت۔

۳ بر دہد: پھل دے۔ اہلِ تمیز: جو اچھے برے میں فرق کریں۔ صادر شود: ہووے۔ سوال آوردن: مانگنا۔ خوار: ذلیل۔ استخفاف: توہین۔ پایاں: انجام۔ عاقبت: انجام کار۔ احتیاط: بچاؤ۔ بارہا: بوجھ۔ ناسازگار: ناموافق۔ فرار: بھاگنا

۴ شکست: ہار۔ گوش دار: سن لے۔ وام: قرض۔ جرم: خطا۔ عیال: بال بچے۔ پُر قطار: یعنی بہت۔ غرقِ وام: قرض میں ڈوبا ہوا۔ آشام: پینے والا۔ خیرہ: بے نور۔ زار: ذلیل۔

Marfat.com

در بیانِ صفتِ زناںؑ و صبیاں

چارؑ چیز است از خطاہا اے پسر
گوش دارش باتو گویم سربسر

اوّلؔ از زن داشتن چشمِ وفا
سادہ دل را بس خطا باشد خطا

ایمنی ز ابلہ خطائے دیگر ست
صحبتؔ صبیاں ازینہا بدتر ست

چارمی از مکرِ دشمن ایمنی
کے کند دشمن بغیر از دشمنی

در بیانِ عطائے حق

چارؑ چیز است از عطاہائے کریم
با تو گویم یاد گیرش اے سلیم

فرضِ حق اوّل بجا آوردن ست
والدینؑ از خویش راضی کردن ست

حکمِ دیگر چیست با شیطاںؑ جہاد
چارؑ می نیکی بہ خلق نامراد

در بیانِ آنکہ عمر زیادہ کند

می فزاید عمرِ مرد از چارؑ چیز
ایں نصیحت بشنو اے جانِ عزیز

اوّلؑ آوردن بگوش آوازِ خوش
وانگہے دیدن جمالِؑ ماہ وش

سوؔم آمد ایمنی بر مال وجاں
می فزاید عمرِ مردم را ازاں

آنکہ کارشؑ بر مرادِ دل بود
در بقا افزونیش حاصل بود

در بیانِ آنکہ عمر را بکاہد

عمرؑ مردم را بکاہد پنجؑ چیز
یاد دارش چوں شنیدی اے عزیز

شد یکےؑ زاں پنج در پیری نیاز
پس غریبیؑ وانگہے رنجِؑ دراز

ہر کہ اُوؑ بر مُردہ اندازد نظر
عمرِ اُو بیشک بکاہد اے پسر

پنجم آمد ترسؑ و بیم از دشمناں
عمر را اینہا ھمی دارد زیاں

ہر کہ او را دشمناں ترساں بود
کارِ او ہر لحظہ دیگرساں بود

از خدا ترس و مترس از دشمناں
کز ہمہ دارد خدایت در اماں

---

۱ زناں: زن کی جمع - عورت - صبیاں: صبی کی جمع - بچہ - سربسر: پوری - چشمِ وفا: وفا داری کی امید - سادہ دل: بیوقوف - ایمنی: اطمینان - ابلہ: بیوقوف - صحبت: ساتھ - مکر: چالاکی - کے کند: کب کرے - کریم: سخی یعنی اللہ - سلیم: سالم -

۲ بجا آوردن: کرنا - والدین: یعنی اپنے ماں باپ - خلقِ نامراد: محتاج انسان - می فزاید: بڑھے - بڑھائے - بشنو: سُن - آوازِ خوش: اچھی آواز - جمال: خوبصورتی - ماہ وش: چاند جیسا - ایمنی: اطمینان - بر مرادِ دل: منا کے مطابق - بقا: یعنی عمر - کاہد: گھٹائے -

۳ عمر: یعنی پانچ چیزیں عمر کو گھٹاتی ہیں - نیاز: یعنی دنیاوی خواہش - غریبی: مسافرت - ہر کہ: یعنی جو ہر وقت مردوں کو دیکھے -

۴ ترس: خوف - بیم: مایوسی - زیاں: بربادی - دشمناں ترساں: خوف کے قابل دشمن - لحظہ: گھڑی - دیگرساں: دوسری طرح - ترس: ڈر - مترس: نہ ڈر - خدایت: یعنی تجھے خدا - اماں: حفاظت -

Marfat.com

در بیان باعثِ زوالِ سلطنت

چار چیز آمد فسادِ پادشاہ | باتو می گویم دلے دارش نگاہ
اوّل اندر مملکت جورِ امیر | دیگر آں غفلت کہ باشد در وزیر
رنجِ شہ باشد خیانت در دبیر | بد بود گر قوّتے یابد اسیر
چوں کند در ملکِ شہ میرے ستم | پادشہ را زیں سبب باشد الم
چوں بود غافل وزیرِ بے خبر | ملکِ شہ از وے بود زیر و زبر
گر خلل در کاتبِ دیواں بود | عاقبت رنجِ دلِ سلطاں بود
گر اسیراں را شود قوّت پدید | در ولایت فتنہا گردد جدید
چوں صلاحت در وجودِ شہ بود | دستِ میراں از ستم کوتہ بود
گر نباشد واقف و دانا وزیر | پادشہ را زو بود رنجِ کثیر
گر ندارد شہ سیاست را بکار | ملک ویراں گردد از ہر نابکار

در بیان آنکہ آبرو نریزد

دور باش از پنج خصلت اے پسر | تا نہ ریزد آبرویت در نظر
اوّلاً کم گوئی با مردم دروغ | زانکہ گردی از دروغت بے فروغ
ہر کہ استیزہ کند با مہتراں | آبروئے خود بریزد بے گماں
پیشِ مردم ہر کہ را نبود ادب | گر بریزد آبرو نہ بود عجب
از سبکساراں مباش اے نیک خوی | کز سبکساری بریزد آبروی
اے پسر با مہتراں کمتر ستیز | وز حماقت آبروئے خود مریز
گر بعالم آبرو می بایدت | دائماً خلقِ نکو می بایدت
ہر کہ آہنگِ سبکساری کند | ز آبروئے خویش بیزاری کند
جز حدیثِ راست با مردم مگوی | تا نگردد آبرویت آبِ جوی

---

۱ فساد: خرابی۔ نگاہ دار: یاد رکھ۔ مملکت: بادشاہت۔ جور: ظلم۔ امیر: حاکم۔ غفلت: یعنی سلطنت کے کاموں سے۔ دبیر: میر منشی۔ یعنی میر منشی کی خیانت بادشاہ کو رنج پہنچاتی ہے۔ اسیر: قیدی۔ میر: امیر۔ سزاوار ستم: ظلم۔ الم: رنج۔ زیر و زبر: تہ و بالا۔ خلل: نقصان۔ کاتب: منشی۔ دیوان: دفتر۔ اسیران: اسیر کی جمع قیدی۔ ولایت: سلطنت۔ جدید: نیا۔

۲ صلاحت: نیکی۔ میران: سرداران۔ کثیر: گھنا۔ سیاست: تدبیر۔ نابکار: نااہل۔ آبرو: عزت۔ خصلت: عادت۔ نہ ریزد: نہ بہائے۔ کم گو: یعنی نہ کہہ۔ بے فروغ: بے رونق۔ استیزہ: جنگ۔ مہتر: بڑا آدمی۔ پیش مردم: یعنی جو آدمیوں کے سامنے ادب سے نہ رہے گا اپنی آبرو ریزی کریگا۔ عجب: تعجب۔ سبکسار: اوچھا آدمی۔ کمتر ستیز: نہ لڑ۔ حماقت: بے وقوفی۔

۳ عالم: جہان۔ دائماً: ہمیشہ۔ خلق: اخلاق۔ آہنگ: قصد۔ بیزاری: مخالفت۔ حدیث راست: سچی بات۔ آب جو: نہر کا پانی۔ جوئے قدری بہ مشہور ہے۔

Marfat.com

از خلاف و از خیانت باش دور / تا بود پیوستہ در روئے تو نور
گر ہمی خواہی کہ گویندت نکو / اے برادر ہیچ کس را بد مگو
تا نباشی در جہاں اندوہگیں / از حسد در روزگار کس مبیں

در بیان آنکہ آبرو بیفزاید

می فزاید آبرو از پنج چیز / با تو گویم بشنو اے اہلِ تمیز
در سخاوت کوش گر داری غنا / تا فزاید آبرویت از سخا
بردباری و وفاداری گزیں / زانکہ آب روئے افزاید ازیں
ہر کہ او بر خلق بخشاید ہمی / بیشک آب روئے افزاید ہمی
چوں بکارِ خویش حاضر بودۂ / آبروئے خویش را افزودۂ
از سخاوت آبرو افزوں شود / وز بخیلی بے خرد ملعون شود
ہر کرا بر خلق بخشائش بود / آبروئے او در افزائش بود
باش دائم بردبار و باوفا / تا بروئے خویش بینی صد ضیا
تا بماند رازت از دشمن نہاں / سرِّ خود با دوستاں کمتر رساں
تا نگردی پیشِ مردم شرمسار / آنچہ خود ننہادہ باشی بر مدار
اے برادر پردۂ مردم مدر / تا ندرد پردہ ات شخصے دگر
با ہوائے دل مکن زنہار کار / تا نیارد پس پشیمانیت بار
تا زبانت باشد اے خواجہ دراز / دست کوتہ دار ہر جانب متاز
قدرِ مردم را شناس اے محترم / تا شناسد دیگرے قدرے تو ہم
ہر کرا قدرے نباشد در جہاں / زندہ مشمارش کہ ہست از مردگاں
از قناعت ہر کرا نبود نشاں / کے توانگر سازدش مالِ جہاں
بر عدوئے خویش چوں یابی ظفر / عفو پیش آر از جرمش در گذر

۱ خلاف: اختلاف۔ خیانت: بددیانتی۔ نور: یعنی وہ رونق جو نیکی سے چہرے پر پیدا ہوتی ہے۔ گر ہمی: اگر تو یہ چاہتا ہے کہ لوگ تجھے نیک کہیں تو کسی کے ساتھ برا نہ کر۔ اندوہگیں: غمگین۔ روزگار: زمانہ۔ بیفزاید: بڑھے۔ بڑھائے۔ اہلِ تمیز: اچھے برے کو سمجھنے والا۔ سخاوت: بخشش۔ غنا: مالداری۔

۲ بردباری: برداشت۔ آبرو: عزت۔ چوں: جب انسان اپنا فرض پورا کرتا ہے۔ بے خرد: بے عقل۔ ملعون: پھٹکارا ہوا۔ بخشائش: بخشش۔

۳ افزائش: بڑھوتری۔ دائم: ہمیشہ۔ ضیا: روشنی۔ سر: راز۔ یعنی دوست سے بھی اپنا راز ظاہر نہ کر۔ شرمسار: شرمندہ۔ آنچہ: یعنی دوسرے کا رکھا ہوا تو نہ اٹھا۔ مدر: یعنی دوسرے کی پردہ دری نہ کر۔ ہوا: خواہش۔ پس: پیچھے۔

۴ بار: پھل۔ محترم: باعزت۔ تم: یعنی نیز۔ ہر کرا: یعنی بے قدر انسان در اصل مردہ ہے۔ قناعت: صبر۔ توانگر: مالدار۔ عدو: دشمن۔ ظفر: فتح۔ عفو: معاف کرنا۔ جرم: خطا۔

Marfat.com

دائماً می باش از حق ترسگار[1]	نیز باش از رحمتش اُمیدوار
با تواضع باش و خوکن با ادب	صحبتِ پرہیزگاراں می طلب
بُردباری جوی و بے آزار باش	تا کہ گردد در جہاں نامِ تو فاش
صبر و علم و حلم تریاقِ دل اند	حرص و بغض و کینہ زہرِ قاتل اند
ہمچو تریاق اند دانایانِ دہر	قاتل اندای خواجہ ناداناں چو زہر
مردم از تریاق می یابد نجات[2]	خورد کس از زہر کے یابد حیات
فخرِ جملہ عملہا ناں دادن ست	در بروئے دوستاں بکشادن ست
گرچہ دانا باشی و اہلِ ہنر	خویش را کمتر ز ہرناداں شمر

در بیانِ علامتِ ناداں

شد[3] دو خصلت مرد ناداں را نشاں	صحبت صبیاں و رغبت با زناں

در بیانِ صفتِ زندگانی

ناخوشی در زندگانی اے ولید	مرد را از خوئے بد گردد پدید
آنکہ نبود مرد را فعلِ نکو	مردہ میدانش کہ نبود زندہ او
ہر کہ گوید عیبِ تو اندر حضور	می نماید راہت از ظلمت بنور[4]
مرترا ہر کس کہ باشد رہنمائی	شکرِ او می باید آوردن بجائی
مرخرد مندانِ عالم را شناس	خُلقِ نیکو شرم نیکو تر لباس
حالِ خود را از دو کس پنہاں مدار	از طبیبِ حاذق و از یارِ غار
تا توانی با زناں صحبت مجوی	رازِ خود را نیز با ایشاں مگوی
آنچہ اندر شرع باشد ناپسند	گردِ او ہرگز مگرد اے ہوشمند
ہرچہ را کہ دستِ حق بر تو حرام	دور دار از خود کہ باشی نیک نام
چونکہ روزی بر تو بکشاید خدای	دل کشادہ دار و تنگی کم نمای

1 ترسگار: ڈرنے والا۔ خوکن: عادت ڈال۔ پرہیزگاراں: پاکباز لوگ۔ جوی: تلاش کر۔ بے آزار: نہ ستانے والا۔ فاش: مشہور۔ تریاق: زہر مہرہ۔ زہرِ قاتل: ہلاک کرنے والا زہر۔ دانایان: سمجھ دار لوگ۔ دہر: زمانہ۔ خواجہ: سردار۔ 2 نجات: بچاؤ۔ خورد کس از: یعنی اگر کسے زہر خورد۔ عملہا: میم اور لام کو ساکن پڑھا جائے گا۔ یعنی سب سے بہتر عمل سخاوت اور مہمان نوازی ہے۔ در: دروازہ۔ گرچہ: یعنی تمام خوبیوں کے باوجود اپنے کو کمتر ہی سمجھنا چاہیے۔

3 شد دو خصلت: نادانی کی دو علامتیں ہیں بچوں سے یاری اور عورتوں سے رغبت۔ ناخوشی: تکلیف۔ ولید: لڑکا۔ خوئے بد: بری عادت۔ فعلِ نکو: نیک کام۔ حضور: سامنے۔ راہت: راہ تو۔ ظلمت: تاریکی یعنی گناہ۔

4 نور: روشنی یعنی نیکی۔ رہنما: یعنی وہ شخص جس نے تیرے منہ پر تیری برائی ظاہر کی۔ شکرش: چونکہ اس نے نیکی کی طرف تیری رہنمائی کی ہے۔ مر خردمنداں: یعنی عقلمندی کی شناخت عمدہ اخلاق اور شرم و حیا کا لباس ہے۔ نیکوتر: بہت زیادہ نیک۔ پنہاں مدار: نہ چھپا۔ حاذق: ماہر۔ یارِ غار: مخلص دوست۔ تا توانی: جتنا بھی تجھ سے ہو سکے۔ راز: یعنی عورتوں سے اپنا راز نہ کہہ۔ شرع: شریعت۔ گردِ او: یعنی اس کام کے قریب بھی نہ جا۔ حق: یعنی شریعت۔ حرام: ناجائز۔ کشاید: یعنی روزی تو ... ہے۔ تنگی: بخل۔

Marfat.com

ا تازہ رو: ہنس مکھ۔ اخی: میرے بھائی۔ برمخور: موت سے نہ ڈر کیونکہ وہ معین وقت سے آگے پیچھے نہیں آسکتی ہے۔ غل: کینہ۔ غش: کھوٹ۔ نکیہ کم کن: بھروسہ نہ کر۔ کردار: عمل۔ دل بنہ: بھروسہ کر۔ خلق: اخلاق۔ خلق: مخلوق۔ فروتر: کمتر۔ دائم: ہمیشہ۔ خلف: بعد میں آنے والا۔ سلف: پہلے گذرنے والا یعنی بزرگانِ دین۔ کف: ہاتھ۔

تازہ روی و خوش سخن باش اے اخی … تا بود نامِ تو در عالم سخی

برمخور اندوہِ مرگ اے بوالہوس … چونکہ وقت آید نہ گردد پیش و پس

دِل زغِلّ و غش ہمیشہ پاک دار … تا توانی کینہ در سینہ مدار

تکیہ کم کن خواجہ بر کردارِ خویش … دل بنہ بر رحمتِ جبّارِ خویش

بہتریں چیزے بود خُلقِ نکوست … خلق خُلقِ نیک را دارند دوست

رو فروتر باش دائم اے خلف … کیں بود آرائش اہلِ سلف

آنکہ باشد در کفِ شہوت اسیر[۲] … گرچہ آزادست اُو را بندہ گیر

گر تو بینی ناکسے را دستگاہ … حاجتِ خود را ازو ہرگز مخواہ

بر درِ ناکس قدم ہرگز مبر … ور بہ بینی ہم مپرس از وے خبر

ناتوانی کارِ ابلہ را مساز … کار فرمائش ولے کمتر نواز

دربیان احتراز از دشمناں

از دو کس پرہیز کن اے ہوشیار … تا نہ بینی نکبتے از روزگار

اوّل از دشمن کہ او استیزہ روست … وانکہے از صحبتِ نادان دوست

خویش را از نزدِ دشمن دور دار … یارِ ناداں را ز خود مہجور دار

اے پسر کم گوئی با مردم درشت[۳] … ور بگوئی از تو گردانند پشت

بہتریں خصلت اگر دانی کراست … آنکہ داد انصاف و انصافش نخواست

چوں حدیثِ خوب گوئی با فقیر … بہ بود زانش کہ پوشانی حریر[۴]

خشم خوردن پیشۂ ہر سرورست … تلخ باشد وز شکر شیریں ترست

ہر کہ با مردم نہ سازد در جہاں … زندگانی تلخ دارد بے گماں

آنکہ شوخ ست و ندارد شرم نیز … وانکہ اُو ناپاک زادست اے عزیز

از ملامت تا بمانی در اماں … باش دائم ہمنشینِ زیرکاں

۲ اسیر: قیدی۔ بندہ: یعنی اس کو غلام سمجھ۔ ناکس: کمینہ۔ دستگاہ: طاقت۔ حاجت: ضرورت۔ در: دروازہ۔ ور بہ بینی: یعنی ملاقات کے وقت اس سے بات چیت نہ کر۔ ناتوانی: یعنی کسی بیوقوف کے کام میں نہ پڑ اگر بیوقوف سے مجبوری میں کام لینا پڑے تو اس کو زیادہ نہ نواز۔ مہجور: چھوڑا ہوا۔

۳ درشت: سخت۔ گردانند پشت: یعنی تجھ سے قطع تعلق کرلیں گے۔ بہتریں: یعنی اگر تو یہ جاننا چاہتا ہے کہ کس کو بہترین خصلت حاصل ہے تو سمجھ لے، وہ شخص جو انصاف کرے اور پھر بھی اپنی تعریف کا متمنی نہ ہو۔ چوں: یعنی میٹھی بات دینے سے بھی بہتر ہے۔

۴ حریر: ریشمی کپڑا۔ خشم خوردن: غصہ پی جانا۔ سرور: سردار۔ تلخ: یعنی غصہ پینا اگرچہ کڑوا ہے لیکن انجام کا شکر سے بھی زیادہ شیریں ہے۔

نہ سازد: بنائے نہ رکھے۔ شوخ: بے حیا۔ ناپاک زاد: خراب نسل۔ از ملامت: یعنی اگر ملامت سے بچنا چاہتے ہو تو عقلمندوں کی صحبت اختیار کرو۔

Marfat.com

در بیان آنکہ خواری[1] آورد

ہشت خصلت آورد خواری بروی	با تو گویم گر ہمی گوئی بگوی
اول آں باشد کہ مانندِ مگس	مرد ناخوانده شود مہمانِ کس
ہر کہ او مہمان کس ناخوانده شد	نزدِ مردم خوار و زار و رانده شد
دیگر آں باشد کہ نادانستہ رود	کدخدائے خانۂ مردم شود
کار کردن بر حدیثِ آں دو مرد	کز سرِ جہل اند دائم در نبرد
ہر کہ بنشیند زبردستِ صدور	گر رسد خواری بر ویش نیست دور
نیست جمعے[2] را چو بر قولِ تو گوش	صد سخن گر باشدش یکسر بپوش
حاجتِ خود را مگو با دشمناں	زیں بتر خواری نباشد در جہاں
از فرومایہ مرادِ خود مجوی	تا نیاید مر ترا خواری بروی
با زن و کودک مکن بازی بلا	تا نہ گردی خوار و زار و مبتلا

در بیان زندگانی خوش

در جہاں شش چیز می آید بکار	اولاً یار و طعامِ خوشگوار
خوش بود یارِ موافق در جہاں	یا ز مخدومے[3] کہ باشد مہرباں
ہر سخن کاں راست گوئی و درست	بہ ز دنیا زانکہ در وے نفع تست
آنچہ ارزانست عالم در بہاش	عقلِ کامل داں تو زو دل شاد باش
دشمنِ حق را نباید داشت دوست	بازگشتِ[4] جملہ چوں آخر بدوست
عیبِ کس با او نمی باید نمود	زانکہ نبود ہیچ لحمے بے غدود
از خدا خواہ آنچہ خواہی اے پسر	نیست در دستِ خلائق خیر و شر
بندگاں را نیست ناصر جز اللہ	یاری از حق خواہ و از غیرش مخواہ
آنکہ از قہرِ خدا ترسد بسے	بیگماں ترسند از وے ہر کسے

۱ خواری: ذلت۔ با تو گویم: تجھے بتائے دیتا ہوں اگر تو بیان کرنا چاہے تو بیان کردے۔ مگس: مکھی۔ ناخوانده: بلا بلائے۔ خوار: ذلیل۔ رانده: پھٹکارا ہوا۔ کدخدا: مالک۔ یعنی یہ بھی بیوقوفی کی بات ہے کہ دوسرے کے گھروں پر جاکر حکم چلائے۔ کار کردن: یعنی ایسے دو آدمی جو جہالت کی وجہ سے لڑرہے ہوں ان کی کسی بات میں پڑنا بھی نادانی ہے۔ ہر کہ: یعنی دوسروں کی مسند پر چڑھ کر بیٹھنا بھی رسوائی کا سبب ہوتا ہے۔

۲ جمعے: مجمع۔ قول: بات۔ گوش: دھیان۔ یکسر: بالکل۔ بپوش: چھپالے۔ بتر: بدتر۔ خواری: ذلت۔ فرومایہ: کمینہ۔ مراد: حاجت۔ کودک: بچہ۔ بلا: آگاہ۔ مبتلا: مصیبت زدہ۔ طعام: کھانا۔

۳ مخدوم: خدمت کے لائق۔ سخن: بات۔ راست: سچی۔ ارزاں: سستا۔ بہا: قیمت۔ عقل کامل: یعنی عقلِ کامل اس قدر قیمتی چیز ہے کہ دنیا اس کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ زو: از او۔ دشمنِ حق: یعنی جو اللہ کا حکم نہ مانے۔

۴ بازگشت: یعنی سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ بدوست: بہ اوست۔ عیب کس: یعنی کسی کی عیب جوئی مناسب نہیں ہے۔ ہر انسان میں کچھ نہ کچھ عیب ہوتا ہی ہے۔ ہیچ لحمے: یعنی گوشت چھیچھڑے سے خالی نہیں ہوتا۔ خواہ: مانگ۔ خیر: بھلائی۔ شر: برائی۔ ناصر: مددگار۔ یاری: مدد۔ آنکہ: جو خدا سے ڈرتا ہے اس کا سب لحاظ کرتے ہیں۔

Marfat.com

از بدی گفتن زبان را ہر کہ بست	کرد شیطانِ لعین[1] را زیر دست

در بیان آنکہ اعتماد را نشاید

کس نیابد پنج چیز از پنج کس	یاد گیر از ناصح اے صاحب نفس
نیست اوّل دوستی اندر ملوک[1]	ایں سخن باور کند اہلِ سلوک
سفلہ[2] را با مروت[2] نسگری	ہیچ بد خوئے[3] نیابد مہتری[2]
ہر کہ بر مالِ کساں دارد حسد	بوئے رحمت بر دماغش کے رسد
آنکہ کذاب[5] ست و می گوید دروغ	نیست اورا در وفاداری فروغ[5]

در بیانِ نصیحت و خیر اندیشی

ہر کہ را ایں کار عادت باشدش	در جہاں بخت و سعادت باشدش
اوّلاً گر بیند او عیبِ کساں	در ملامت ہیچ نکشاید زباں
ہر کرا بینی براہِ ناصواب	سر براہش آر تا یابی ثواب
زحمتِ خود را ز مردم دور دار	بارِ خود بر کس میفگن زینہار

در بیانِ تسلیم

گر ہمی خواہی کہ باشی رستگار	رخ مگرداں[3] اے برادر از سہ کار
اوّلاً سر دیدن بود حکمِ قضا	بعد ازاں جستن بجان و دل رضا
چیست سوم دور بودن از جفا	ہر کہ ایں دارد بود اہلِ صفا
ہر کہ دارد دانش و عقل و تمیز	جز براہِ حق نہ بخشد ہیچ چیز
صدقۂ کالودہ گردد با ریا	کے بود آں خیر مقبولِ خدا
گر عمل خالص نباشد ہمچو زر	قلب[4] را ناقد نیارد در نظر
تا توانگر باشی اندر روزگار	نفس را از آرزوہا دور دار

۱ لعین: دھتکارا ہوا۔ زیر دست: مغلوب۔ اعتماد: بھروسہ۔ کس نیابد: یعنی پانچ باتیں پانچ شخصوں سے کسی کو حاصل نہیں ہوتی ہیں۔ ناصح: نصیحت کرنے والا۔ نفس: سانس۔ ملوک: ملک کی جمع، بادشاہ۔ اہلِ سلوک: یعنی وہ لوگ جو طریقت کے راستے پر چلتے ہیں۔ سفلہ: کمینہ۔ مروت: انسانیت۔ بدخو: بدعادت۔

۲ مہتری: سرداری۔ حسد: دوسرے کی اچھی بات سے جلنا۔ کذاب: بہت جھوٹا۔ فروغ: بڑھاوا۔ خیر اندیشی: بھلائی کی بات سوچنا۔ بخت: نصیبہ۔ اوّلاً: یعنی دوسروں کی عیب جوئی نہ کرے۔ ناصواب: غلط۔ سر: یعنی اس کو سیدھے راستہ پر ڈال دے۔ ثواب: نیک بدلہ۔ زحمت: تکلیف۔ بار: بوجھ۔ زینہار: ہرگز۔ رستگار: چھٹکارا پانے والا۔

۳ رخ مگرداں: منہ نہ موڑ۔ قضا: یعنی خدائی فیصلہ۔ رضا: یعنی خدا کی خوشنودی۔ جفا: ظلم۔ اہلِ صفا: پاکباز۔ جز: یعنی وہ صرف خدا کے راستہ میں صرف کرتا ہے۔ صدقہ: خیرات۔ ریا: لوگ دکھاوا۔ آں خیر: یعنی وہ خیرات۔ ناقد: پرکھنے والا۔ یعنی خدا۔ تا توانگر: یعنی جو آرزوؤں میں پھنسا ہوا ہے وہ تو مفلس ہے۔

۴ قلب: غیر خالص، کھوٹا سکہ۔

Marfat.com

1 کرامت: بخشش۔ صدق: سچائی۔ حفظِ امانت: امانت داری۔ فہم کن: سمجھ لے۔ فضلِ اللہ: خدا کی مہربانی۔ در نظر: یعنی اور اس کو دھیان میں رکھ۔ از دشمناں: قرآن میں ہے کہ اگر سود کا لین دین نہیں چھوڑتے ہو تو خدا سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ مومن: ایماندار۔ راز: پوشیدہ بات۔ فاش: ظاہر۔ عشر: دسواں۔ کھیتی باڑی کا دسواں حصہ خیرات کرنا ضروری ہے۔

در بیانِ کراماتِ حق

چار چیز است از کرامتہائے حق ۔ یاد دارش چوں زمن گیری سبق

اولاً صدق زبانت در سخن ۔ وانگہے حفظِ امانت فہم کن

پس سخاوت ہست از فضلِ اللہ ۔ فضلِ حق داں در نظر داری نگاہ

تا توانی دور باش از سود خوار ۔ زانکہ ہست از دشمنانِ کردگار

ہر کرا حق دادہ باشد ایں چہار ۔ باشد آنکس مومن و پرہیزگار

پیشِ مردم آنکہ رازت کرد فاش ۔ ہمدمِ آں ابلہٖ باطل مباش

ہر کہ باشد مانعِ عشر و زکوٰۃ ۔ وانکہ غافل وار بگذارد صلوٰۃ

پُر حذر باش ازچناں کس زینہار ۔ تا نہ سوزد مر ترا آسیب نار

در بیانِ فرو خوردنِ خشم

لذتِ عمرت اگر باید بدہر ۔ باش دائم پُر حذر از خشم و قہر

چوں نگردد خلق باخوئے تو راست ۔ گر بخوئے مردماں سازی رواست

اے برادر تکیہ بر دولت مکن ۔ یاد دار از ناصحِ خود ایں سخن

سود نکند گر گریزی از قضا ۔ ہر چہ می آید بداں میدہ رضا

زاں چہ حاصل نیست دل خرسند دار ۔ گوشِ دل را جانبِ ایں پند دار

ہر کہ او با دوستاں یک دل بود ۔ جملہ مقصودِ دلش حاصل بود

در بیانِ جہانِ فانی

در جہاں دانی کہ باشد معتبر ۔ آں کہ او را باک نبود از خطر

کم کند باکس وفا ایں روزگار ۔ جور دارد نیستش با مہر کار

آنکہ با تو روزِ غم بود دست یار ۔ روزِ شادی ہم بپرسش زینہار

روزِ نعمت گر تو پردازی بہ کس ۔ روزِ محنت باشدت فریاد رس

2 وانکہ: جو کہ نماز میں غفلت برتے۔ پُر حذر: پر خوف۔ زینہار: یقیناً۔ آسیب: تکلیف۔ نار: آگ یعنی جہنم۔ فرو خوردن: نگل لینا۔ لذتِ عمر: زندگانی کا مزہ۔ دہر: زمانہ۔ خشم: غصہ۔ قہر: غضب۔ چوں: یعنی اگر لوگ تیرے اخلاق و عادات کے مطابق نہیں ہیں تو تو ہی ان کے اخلاق کے مطابق بن جا۔

3 تکیہ: بھروسہ۔ دولت: حکومت۔ مالداری۔ ناصح: نصیحت کرنے والا۔ سود: یعنی خدا کے فیصلہ سے بھاگنا مفید نہیں ہے اس پر راضی ہو جا۔ زانچہ: نہ ملنے والی چیز پر غم نہ کر۔

4 خورسند: راضی۔ گوشِ دل: دل کا کان۔ یک دل: متفق۔ جملہ: سب۔ مقصودِ دل: دل کی آرزو۔ فانی: فنا ہونے والا۔ معتبر: اعتبار والا یعنی باعزت۔ باک: خوف۔ خطر: خطرہ۔ کم کند: یعنی دنیا کسی کی نہیں ہے۔ جور: ظلم۔ مہر: محبت۔ آنکہ: یعنی جو تیرے غم میں شریک ہے خوشی کے وقت اس کو یاد رکھ۔ روزِ نعمت: یعنی خوشی کے وقت تو جسے نوازے گا، مصیبت کے وقت وہ کام آئے گا۔ فریاد رس: مددگار۔

Marfat.com

چوں بیابی دولتے از مستعان[1]	اندراں دولت بپرس از دوستاں
مر ترا ہر کس کہ یارِ غم بود	چوں رسد شادی ہماں ہمدم بود

در بیان معرفت اللہ تعالیٰ

معرفت حاصل کن اے جانِ پدر	تا بیابی از خدائے خود خبر
ہر کہ عارف شد خدائے خویش را	درفنا بیند بقائے خویش را
ہر کہ اُو عارف نباشد زندہ نیست	قرب حق را لائق وار[2] زندہ نیست
ہر کہ اُو را معرفت حاصل نشد	ہیچ با مقصود خود واصل نشد
نفسِ خود را چوں تو بشناسی دِلا	حق تعالےٰ را بدانی با عطا
عارف آں باشد کہ باشد حق شناس	ہر کہ عارف نیست گردد ناسپاس
ہست عارف را بدل مہر و وفا	کار عارف جملہ باشد با صفا[3]
ہر کہ او را معرفت بخشد خدائے	غیرِ حق را در دلِ او نیست جائے
نزدِ عارف نیست دنیا را خطر	بلکہ بر خود نیستش ہرگز نظر
معرفت فانی شدن در وے بود	ہر کہ فانی نیست عارف کے بود
عارف از دنیا و عقبیٰ فارغ[4] ست	زانچہ باشد غیرِ مولیٰ فارغ ست
ہمتِ عارف لقائے حق بود	زانکہ در حق فانی مطلق بود

در بیان مذمت دنیا

با چہ ماند ایں جہاں گویم جواب	آنکہ بیند آدمی چیزے بخواب
چوں شوی بیدار از خواب اے عزیز	حاصلے نبود ز خوابت ہیچ چیز
ہمچنیں چوں زندہ افتاد و مُرد	ہیچ چیزے از جہاں با خود نبرد
ہر کرا بود ست کردارِ نکو	در رہِ عقبیٰ بود ہمراہِ او
ایں جہاں را چوں زنے داں خوبروی	خویش را آراید اندر چشمِ شوی

۱ مستعان : مددگار یعنی خدا ۔ اندراں : یعنی عیش کے وقت دوستوں کو نہ بھول ۔ یارِ غم : یعنی غمی کے وقت کا دوست ۔ ہمدم : ساتھی ۔ معرفت : پہچان یعنی اللہ کی حقیقی پہچان ۔ عارف : جاننے والا یعنی خدا کی ذات و صفات کا ۔ درفنا : یعنی حضرتِ حق کی ذات میں اپنے کو گم کرنے میں ہی اپنی بقا سمجھے گا ۔ ہر کہ : یعنی جس کو خدا کی معرفت حاصل نہیں ہے وہ مردہ ہے ۔

۲ ارزندہ : مناسب ۔ واصل نشد : نہ ملا ، چونکہ زندگی کا مقصد ہی خدا کی معرفت حاصل کرنا ہے ۔ دلا : اے دل ۔ نفس خود : یعنی جو اپنی حقیقت سمجھ گیا اس کو معرفتِ خداوندی حاصل ہوگئی مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ عَرَفَ رَبَّهٗ میں بھی یہی مضمون ادا کیا گیا ہے۔ حق شناس : ہر معاملہ میں صحیح بات کو پہچاننے والا ۔ ناسپاس : ناشکرا ۔ ہست عارف را : یعنی عارف کے دل میں خدا کی محبت اور وفا ہوتی ہے ۔

۳ صفا : اخلاص ۔ ہر کہ : یعنی جس کو معرفتِ خداوندی حاصل ہو جاتی ہے اسکے دل میں غیر کی گنجائش نہیں رہتی ۔ خطر : خیال ۔ بلکہ : یعنی اس کی نگاہ میں تو اپنا وجود بھی نہیں ہوتا ۔ معرفت : یعنی معرفت یہ ہے کہ اپنی ذات کو ذاتِ حق میں فنا کردے ۔ ہر کہ : یعنی جو اپنی ذات کو فنا نہ کردے وہ عارف نہیں ہوسکتا ۔ عقبیٰ : آخرت یعنی جنت و دوزخ ۔

۴ فارغ : خالی ۔ غیرِ مولیٰ : یعنی عارف صرف خدا کا طالب ہوتا ہے اس کی عبادت نہ دوزخ کے ڈر سے ہے نہ جنت کے لالچ سے ۔ ہمت : ارادہ ۔ لقاء : ملاقات ۔ مطلق : بالکل ۔ با چہ ماند : کس کے مشابہ ہے ۔ آنکہ می بیند : یعنی دنیا کی مثال محض خواب کی سی ہے ۔ حاصلے : یعنی خواب میں دیکھنے سے وہ چیز حاصل نہیں ہوتی ۔ افتاد و مُرد : مرگیا ۔ از جہاں : یعنی دنیا کا مال و دولت ۔ کردار : عمل ۔ عقبیٰ : آخرت ۔ خوبروی : خوبصورت ۔ شوی : شوہر ۔

Marfat.com

۱ کنار: بغل۔ مکر: فریب۔ شیوہ: ناز و انداز۔ خفتہ: سویا ہوا۔ ناگہاں: اچانک۔ بےگماں: بدون خیال۔ مکارہ: بہت مکر کرنے والی۔ پُر حذر: پُرخوف۔ ورع: پرہیزگاری۔ معتبر: اعتبار والا یعنی باعزت۔ طمع: لالچ۔ یعنی دین کی رونق پرہیزگاری سے اور بربادی لالچ سے ہے۔ دور باید بودنش: اس کو دور رہنا چاہیئے۔

مرد را می پرورد اندر کنار[1] — مکر و شیوہ می نماید بے شمار
چوں بیاید خفتہ شو را ناگہاں — بے گماں سازد ہلاکش آں زماں
بر تو باید اے عزیزِ پُر ہنر — کز چنیں مکارہ باشی پُر حذر

در بیان ورع

در ورع ثابت قدم باش اے پسر — گر ہمی خواہی کہ گردی معتبر
خانۂ دیں گردد آباد از ورع — لیک می گردد خرابی از طمع
ہر کہ از علم و ورع گیرد سبق — دور باید بودنش از غیرِ حق
ترسگاری[2] از ورع پیدا شود — ہر کہ باشد بے ورع رُسوا شود
با ورع ہر کس کہ خود را کرد راست — جنبش و آرامش از بہرِ خدا ست
آنکہ از حق دوستی دارد طمع — در محبت کاذبش داں بے ورع

در بیان تقویٰ

چیست تقویٰ ترکِ شبہات و حرام — از لباس و از شراب[3] و از طعام
ہر چہ افزونست اگر باشد حلال — نزدِ اصحابِ ورع باشد وبال
چوں ورع شد یار با علم و عمل — حُسنِ اخلاصِ ترا ناید خلل
ناگہاں اے بندہ گر کردی گناہ — توبہ کن در حال[4] و عذرِ آں بخواہ
چوں گناہِ نقد آمد در وجود — توبۂ نسیہ ندارد ہیچ سود
در انابت کاہلی کردن خطاست — بر امیدِ زندگی کاں بیوفاست

در بیان فوائدِ خدمت

تا توانی اے پسر خدمت گزیں — تا شود اسپِ مرادت زیرِ زیں
بندۂ چوں خدمتِ مرداں کند — خدمتِ او گنبدِ گرداں کند
بہرِ خدمت ہر کہ بر بندد میاں — باشد از آفاتِ دنیا در اماں

۲ ترسگاری: خدا کا خوف۔ شود: یعنی قیامت میں اس کو رسوائی ہوگی۔ راست: ہموار۔ جنبش: یعنی اس کا حرکت و سکون خدا کیلئے ہوگا۔ آنکہ: یعنی خدا سے دوستی کسی لالچ کی وجہ سے خواہ جنت اور دوزخ کا ہی ہو، پرہیزگاری کے خلاف ہے۔ تقویٰ: ناجائز باتوں سے بچنا۔ شبہات: وہ باتیں جن کا حرام یا حلال ہونا مشتبہ ہو۔ لباس: پہننے کی چیزیں۔

۳ شراب: پینے کی چیزیں۔ طعام: کھانے کی چیزیں۔ ہر چہ: یعنی جو بھی ضرورت سے زیادہ ہو خواہ وہ حلال ہی ہو متقیوں کے نزدیک وبال ہے۔ یار: یعنی اگر پرہیزگاری حاصل ہو جائے۔ حسنِ اخلاص: خالص نیت کی خوبی۔ خلل: نقصان یعنی علم و عمل کے ساتھ اگر پرہیزگاری میسر آجائے تو پھر ایمان کا کمال حاصل ہے۔

۴ در حال: فوراً۔ گناہ نقد: یعنی فوری گناہ۔ نسیہ: ادھار یعنی جس وقت گناہ ہو فوراً توبہ کر لینی چاہیئے۔ انابت: یعنی رجوع۔ کاں: کہ آں۔ بیوفا: یعنی زندگی کا بھروسہ نہیں ہے۔ فوائد: فائدہ کی جمع۔ گزیں: اختیار کر۔ اسپ: گھوڑے کا زین تلے ہونا یعنی تابع ہونا۔ مرداں: یعنی نیک بندے۔ آفات: مصیبتیں۔

Marfat.com

ہر کہ پیشِ صالحاں[1] خدمت کند	ایزدش با دولت و حرمت کند
خادماں را ہست در جنت مآب	روزِ محشر بے حساب و بے عقاب
خادماں باشند اخواں را شفیع	جائے ایشاں در جہاں باشد رفیع
گرچہ خادم عاصی و مفلس بود	بہتر از صد عابدِ ممسک بود
می دہد ہر خادمے را مستعان	اجر و مُزدِ صائماں و قائماں
بہرِ خدمت ہر کہ بر بندد کمر	از درختِ معرفت یابد ثمر[2]
ہر کہ خادم شد جنانش میدہند	ہم ثوابِ غازیانش میدہند

در بیانِ صدقہ

تا اماں باشی ز قہرِ کردگار	صدقہ میدہ در نہان و آشکار
صدقہ دہ ہر بامداد و ہر پگاہ	تا بلاہا از تو گرداند الٰہ
ہر کہ او را خیر عادت می شود	بے گماں عمرش زیادت می شود
آنکہ نیکی می کند در حقِ ناس	بہترینِ مرداں او را شناس
آنکہ از وے ہست مردم را ضرر	درمیانِ خَلق زو نبود بتر[3]
دین ندارد ہر کہ نبود ترسگار	نیست عقل آنرا کہ باشد نابکار
با ورع باش اے پسر گر مومنی	کافری از قہرِ حق گر ایمنی
ہر کرا نبود ورع ایمانش نیست	ہر کرا نبود حیا احسانش نیست
توبہ نبود ہر کرا توفیق نیست	حق نہ بیند ہر کرا تحقیق نیست

در بیانِ تعظیمِ مہمان

اے برادر میہماں را نیک[4] دار	ہست مہماں از عطائے کردگار
میہماں روزی بخود می آورد	پس گناہِ میزباں را می برد
ہر کرا جبّار دارد دشمنش	باز دارد میہماں از مسکنش

۱ صالحاں: اللہ کے نیک بندے۔ حرمت: عزت۔ مآب: ٹھکانا۔ محشر: قیامت۔ عقاب: عذاب۔ اخواں: اخ کی جمع، بھائی۔ شفیع: یعنی قیامت میں بخشوانے والا۔ رفیع: بلند۔ عاصی: گنہگار۔ عابد: عبادت کرنیوالا۔ ممسک: بخیل۔ مستعان: جس سے مدد چاہی جائے یعنی خدا۔ مزد: مزدوری۔ صائمان: صائم کی جمع روزہ دار۔ قائمان: قائم کی جمع شب بیدار۔ بر بندد کمر: تیار ہوئے۔ معرفت: یعنی خدا کی ذات و صفات کی پہچان۔

۲ ثمر: پھل۔ جناں: جنت کی جمع۔ غازی: جہاد کرنے والا۔ اماں: یعنی در اماں۔ نہاں: پوشیدہ۔ آشکار: کھلم کھلا۔ بامداد: صبح۔ پگاہ: تڑکا۔ خیر: بھلائی۔ عمر: یعنی نیکی سے عمر بڑھتی ہے۔ ناس: انسان۔ ضرر: نقصان

۳ بتر: بدتر۔ ترسگار: یعنی خدا سے ڈرنیوالا۔ نابکار: نالائق۔ گر مومنی: اگر تو مومن ہے۔ کافری: تو کافر ہے۔ کرا: کہ اور را۔ احسان: ایمان کا کمال۔ توبہ: یعنی توبہ کرنا بھی توفیقِ خداوندی ہی سے ہوتا ہے۔ تحقیق: جو تحقیق نہیں کرتا اس کو حق نظر نہیں آتا۔ تعظیم: عزت کرنا۔

۴ نیک دار: اچھی طرح رکھ۔ کردگار: خدا۔ بخود: یعنی مہمان اپنی روزی ساتھ لاتا ہے۔ پس: مہمان داری سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ہر کرا: یعنی جس سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ مسکن: گھر۔

Marfat.com

اے برادر دار مہماں را عزیز[1] تا بیابی عزت از رحماں تو نیز

مومنے کو داشت مہماں را نکو حق کشاید باب جنت را برو

ہر کرا شد طبع از مہماں ملول از وے آزردہ خدا و ہم رسولؐ

بندۂ کو خدمتِ مہماں کند خویش را شائستۂ رحماں کند

ہر کہ مہماں را بروئے تازہ دید از خدا الطافِ بے اندازہ دید

از تکلف دور باش اے میزباں تا گرانی نبودت از میہماں

میہماں را اے پسر اعزاز کن گر بود کافر برو در باز کن

ہست مہماں از عطاہائے کریم ہر کہ زو پنہاں شود باشد لئیم

معرفت[2] داری گرہ بر زر مبند چوں رسد مہماں برویش در مبند

خیز و بر خوانِ کسے مہماں مشو چوں رسد مہماں از و پنہاں مشو

ہر کہ مہماں را گرامی می کند کوششے در نیک نامی می کند

ہر کہ مہمانت شود از خاص و عام پیشِ او می باید آوردن طعام[3]

زانچہ داری اندک و بیش اے پسر برد باید پیشِ درویش اے پسر

ناں بدہ بر جائعاں بہر خدائے تا دہندت در بہشتِ عدن جائے

با تنِ عور آں کہ بخشد جامۂ حق دہد او را ز رحمت نامۂ

ہر کہ ثوبے با تنِ عورے دہد در دو عالم ایزدش نورے دہد

گر برآری حاجتِ محتاج را بر سر از اقبال یابی تاج را

ہر کرا باشد بدولت بخت یار خیر[4] ورزد در نہان و آشکار

اے پسر ہرگز مخور نانِ بخیل کم نشیں در عمر بر خوانِ بخیل

نانِ ممسک جملہ رنج است و عنا می شود نانِ سخی نور و صفا

تا نخوانندت بخوانِ کس مرو در پئے مردار چوں کرگس مرو

1 عزیز: باعزت۔ نکو: اچھا۔ باب: دروازہ۔ برو: براو۔ ملول: رنجیدہ۔ آزردہ: رنجیدہ۔ شائستہ۔ لائق۔ روئے تازہ: خندہ پیشانی۔ الطاف: لطف کی جمع۔ مہربانی۔ میزبان: مہمان داری کرنیوالا۔ در باز کن: دروازہ کھول دے۔ کریم: اللہ۔ پنہاں شو: چھپے۔ لئیم: کمینہ۔

2 معرفت: یعنی خدا کی ذات و صفات کی پہچان۔ گرہ: یعنی بخل نہ کر۔ در: دروازہ۔ خیز: یعنی دوسرے کے دسترخوان سے اٹھ جا۔ پنہاں مشو: نہ چھپ۔ گرامی: باعزت۔ خاص و عام: کچھ خصوصیت ہو یا نہ ہو۔

3 طعام: کھانا۔ اندک: تھوڑا۔ بیش: زیادہ۔ پیش: یعنی مہمانداری کیجیے۔ جائعاں: جائع کی جمع بھوکا۔ عدن: بہشت کا ایک طبقہ ہے۔ عور: ننگا۔ نامہ: یعنی رحمت کا پروانہ۔ ثوب: کپڑا۔ دو عالم: یعنی دنیا و آخرت۔ محتاج: ضرورت مند۔ اقبال: عزت دولت: مالداری۔

4 خیر ورزد: نیکی کرے گا۔ نہاں: پوشیدہ۔ آشکار: علی الاعلان۔ مخور: نہ کھا۔ خوان: دسترخوان۔ ممسک: بخیل۔ عنا: مشقت۔ نور و صفا: یعنی سخی آدمی کا کھانا نور باطن پیدا کرتا ہے۔ نخوانندت: تجھے نہ بلائیں۔ مردار: یعنی وہ کھانا جس پر تجھے نہ بلایا گیا ہو۔ کرگس: گدھ۔

Marfat.com

چشم نیکی از خسیس[1] دوں مدار	سقفِ ویراں را تو بر استوں مدار
گر کنی خیرے تو آں از خود مبیں	ہر چہ بینی نیک بین و بد مبیں

در بیانِ علاماتِ احمق

سہ علامت داں کہ در احمق بود	اولاً غافل زیادِ حق بود
گفتنِ بسیار عادت باشدش	کاہلی اندر عبادت باشدش
اے پسر چوں احمق و جاہل مباش	یکدم از یادِ خدا غافل مباش
ہر کہ اُو از یادِ حق غافل بود	از حماقت در رہِ باطل بود
ہیچ از فرمانِ حق گردن متاب	تا نمانی روزِ محشر در عذاب
باطلے را اے پسر گردن[2] منہ	نقدِ مرداں را بہر کودن منہ
در قضائے آسمانی دم مزن	ہر کسے را بیش بین و کم مزن
دستِ خود را سوئے نامحرم میار	جانبِ مالِ یتیماں ہم میار
تا توانی راز با ہمدم مگوئے	گر تو باشی نیز با خود ہم مگوئے
تا شوی آزاد و مقبول[3] اے عزیز	بے طمع می باش گر داری تمیز

در بیانِ علاماتِ فاسق

ہست فاسق را سہ خصلت در نہاد	باشد اوّل در دلش حبِ فساد
خصلتش آزردنِ خلقِ خدا است	دو دارد خویش را از راہِ راست

در بیانِ علاماتِ شقی

ہست ظاہر سہ علامت در شقی	می خورد دائم حرام از احمقی[4]
بے طہارت باشد و بیگاہ خیز	ہم ز اہلِ علم باشد در گریز
اے پسر مگریز از اہلِ علوم	تا نہ سوزد مر ترا نارِ سموم
تا توانی ہیچ کس را بد مگوئے	پیشِ مردم عیبِ کس ہرگز مجوئے

علامات: علامت کی جمع نشانی۔ احمق: بیوقوف۔ حق: اللہ۔ کاہلی: سستی۔ چوں: جیسی۔ حماقت: بیوقوفی۔ رہ: راستہ۔ فرمان: حکم۔ متاب: نہ موڑ۔ باطل: غیر خدا۔

۲ گردن منہ: اطاعت نہ کر۔ نقدِ مرداں: یعنی اطاعت اور فرمانبرداری۔ کودن: احمق یعنی باطل۔ دم مزن: چون و چرا نہ کر۔ بیش بین: یعنی اپنے سے بہتر سمجھ۔ کم مزن: کمتر نہ خیال کر۔ نامحرم: جس سے پردہ کرنا ضروری ہو۔ میار: نہ بڑھا۔ یتیماں: یتیم کی جمع۔ ہم: بھی۔ ہمدم: ساتھی۔ گر تو باشی: یعنی ہمدم کی جگہ اگر تو خود بھی ہے تو اپنے آپ سے بھی راز نہ کھول۔

۳ مقبول: یعنی خدا کی بارگاہ میں۔ بے طمع: بے لالچ۔ فاسق: بدکار۔ خصلت: عادت۔ نہاد: طبیعت۔ حب: محبت۔ آزردن: ستانا۔ راہِ راست: سیدھا راستہ۔ شقی: بدبخت۔

۴ احمقی: حماقت۔ طہارت: پاکی۔ بیگاہ خیز: بے وقت بیدار ہونے والا۔ گریز: بچاؤ۔ علوم: علم کی جمع۔ سموم: لو۔ بد: برا۔ پیش: یعنی کسی کی عیب جوئی نہ کر۔

[1] خسیس: بخیل۔ دوں: کمینہ۔ سقف: چھت۔ استوں: ستون۔ از خود مبیں: بلکہ اللہ کی جانب سے سمجھو۔ بد مبیں: برا خیال نہ کر۔

Marfat.com

با طهارت باش و پاکی پیشه کن	وز عذاب گور نیز اندیشه کن
در بیانِ علاماتِ بخیل	
سه علامت ظاهر آمد در بخیل	با تو گویم یاد گیرش اے خلیل
اوّلا از سائلاں ترساں بود	وز بلائے جوع ہم لرزاں بود
چوں رسد در ره بخویش و آشنا	بگذرد آنجا و گوید مرحبا
نیست از مالش کسے را فائده	کم رسد با کس ز خوانش مائده
در بیانِ قساوتِ قلب	
سخت دل را سه علامت یافتم	چوں بدیدم رُو ازو بر تافتم
با ضعیفاں باشدش جور و ستم	ہم قناعت نبودش با بیش و کم
موعظت ہرچند گوئی بیشتر	در دلِ سختش نباشد کارگر
اہلِ دنیا را بمعنی مرده داں	تا نباشی ہمنشیں با مُردگاں
در بیانِ حاجت خواستن	
حاجتِ خود را مجوئے از زشت روئے	آنکه دارد روئے خوب ازوے بجوئے
مومنے را با تو چوں افتاده کار	تا توانی حاجتِ او را برار
حاجتِ خود را جز از سلطاں مخواه	چوں نخواہی یافت از درباں مخواه
از وفاتِ دشمناں شادی مکن	از کسے پیشِ کس آزاری مکن
در بیانِ قناعت	
با قناعت ساز دائم اے پسر	گرچه ہیچ از فقر نبود تلخ تر
ہر سحر برخیز و استغفار کن	فرصتے اکنوں که داری کار کن
ہمنشینِ خویش را غیبت مکن	غیرِ شیطاں بر کسے لعنت مکن
چوں شود ہر روز در عالم جدید	از گناہاں توبه می باید گزید

۱ وز: واز۔ گور: قبر۔ اندیشہ کن: ڈر۔ خلیل: دوست۔ سائلاں: سائل کی جمع، سوال کرنے والا۔ جوع: بھوک۔ چوں رسد: یعنی جب کوئی ملنے والا راستہ میں مل جاتا ہے تو راستہ کاٹ کر گزر جاتا ہے۔ وگوید مرحبا: اپنے اس فعل پر تعریف کرتا ہے۔

۲ خوان: دستر خوان۔ مائدہ: کھانا۔ قساوتِ قلبی: سخت دلی۔ رُو: میں نے اس سے منہ موڑ لیا۔ ضعیفاں: کمزور لوگ۔ قناعت: صبر۔ بیش: زیادہ۔ موعظت: نصیحت۔ کارگر: مفید۔ بمعنی: درحقیقت۔ تا: ہرگز۔ مردگاں: یعنی اہلِ ذنب۔

۳ زشت رو: بدصورت۔ مومنے: یعنی ہر مومن کے کام آ۔ سلطاں: چونکہ وہ ضرورت پوری کرنے کا اہل ہے۔ از درباں مخواہ: چونکہ اس میں اہلیت نہیں ہے۔ وفات: موت۔ شادی: خوشی۔ از کسے: کسی کی۔ آزاری: تکلیف رسانی۔ قناعت: صبر۔

۴ دائم: ہمیشہ۔ تلخ: کڑوا۔ سحر: صبح۔ کار: یعنی توبہ۔ غیبت: پیٹھ پیچھے برائی کرنا۔ چوں: یعنی زمانہ کا ہر دن نیا آتا ہے۔ جدید: نیا۔ باید گزید: اختیار کرنا چاہیے۔

ع۔ یعنی زبانی خوش آمدید کہہ کر جان چھڑاتا ہے۔ (ناشر)

Marfat.com

ہر کرا ترسے[۱] نباشد از خدا ۔۔۔ حق بترساند ز ہر چیزی ورا
تا توانی حاجتِ مسکیں برار ۔۔۔ تا برآرد حاجتت را کردگار
ہست مالت جملہ در کف عاریت ۔۔۔ گر بماند از تو باشد زاریت
عاریت را باز می باید سپرد ۔۔۔ ہیچ کس دیدی کہ زر با خود بُبرد
حاصل از دنیا چہ باشد اے امیں ۔۔۔ نہ گزے کرباس وسہ گز از زمیں
ہر چہ[۲] دادی در رہِ حق آں تست ۔۔۔ آنچہ ماند از تو بلائے جانِ تست
ہر کہ با اندک ز حق راضی شود ۔۔۔ حاجتِ او را خدا قاضی شود
ہست دنیا بر مثالِ قنطرہ ۔۔۔ بگذر از وے گر تو داری رو برہ
ہر کہ سازد بر سرِ پل خانۂ ۔۔۔ نیست عاقل او بود دیوانۂ
از خدا نبود روا جُستن غنا ۔۔۔ ہست مومن را غنا رنج و عنا
فقر و درویشی شفائے مومن ست ۔۔۔ زانکہ اندر وے صفائے مومن ست
مال و اولادت بمعنی دشمن اند ۔۔۔ گرچہ نزدیکِ تو چشمِ روشن اند
اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ[۳] را یاد گیر ۔۔۔ مال و ملکِ ایں جہاں برباد گیر
مرد رہ را بود دنیا سود نیست ۔۔۔ ہرگزش اندیشۂ نابود نیست
ہر کہ از صدقش دلِ صافی بود ۔۔۔ خرقۂ بالقمۂ کافی بود
ہر کہ در بندِ زیادت می شود ۔۔۔ دُور از اہلِ سعادت می شود
بندگانِ حق چوں جاں را باختند[۴] ۔۔۔ اسپ ہمت تا ثریا تاختند
تا نبازی در رہِ حق ہر چہ ہست ۔۔۔ آنچہ می باید کجا آید بدست

در بیان نتائج سخا

در سخا کوش اے برادر در سخا ۔۔۔ تا بیابی از پسِ شدت رخا
باش پیوستہ جواں مردے اخی ۔۔۔ زانکہ نبود دوزخی مردِ سخی

۱ ترس: خوف - ورا: اورا - تا توانی: تجھ سے جب تک ہو سکے - مسکیں: ضرورتمند - کردگار: اللہ - کف: ہتھیلی - عاریت: مانگا ہوا - گر بماند: یعنی اگر تو مال جمع کر کے مر گیا اور خرچ نہ کر سکا تو یہ تیرے عجز کی بات ہے - باز: واپس - با خود: یعنی قبر میں - امیں: امانتدار - کرباس: سوتی کپڑا یعنی کفن - زمیں: یعنی قبر -

۲ ہر چہ: یعنی جو خدا کے لیے خرچ کر دیا - آں: ملکیت - ماند: یعنی مرنے کے بعد - اندک: تھوڑا - قاضی: پورا کرنے والا - قنطرہ: پل - رہ: یعنی قصد - رہ: راہ - روا: درست - غنا: مالداری - عنا: مشقت - شفا: یعنی دنیاوی امراض سے - وے: یعنی فقر - بمعنی: درحقیقت - چشم روشن: بینا آنکھ -

۳ انما اموالکم الخ: بیشک تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں - گیر: سمجھ - بود دنیا: دنیا کا ہونا - نابود: نہ ہونا - صدق: دوستی سچائی - خرقہ: یعنی پہننے کے لیے معمولی کپڑا - لقمہ: یعنی تھوڑا سا کھانا - زیادت: زیادتی - اہل سعادت: نیک بخت -

۴ باختند: یعنی جان کی بازی لگا دی - ثریا: تاروں کا ایک گچھا ہے - ہر چہ ہست: یعنی جان اور مال - آنچہ: جو حاصل کرنا چاہیے وہ حاصل نہیں ہوتا - سخا: سخاوت - در سخا کا تکرار تاکید کے لیے ہے - شدت: سختی - رخا: نرمی - جوانمرد: یعنی سخاوت میں - اخی: میرا بھائی

Marfat.com

در رخِ مردِ سخی نور و صفاست	زانکہ در جنت قرین[1] مصطفٰےؐ است
حق تعالیٰ بر درِ جنت نوشت	این کہ جائے اسخیا باشد بہشت
اسخیا را با جہنم کار نیست	جائے ممسک جز درونِ نار نیست
کار اہلِ بخل را تلبیس داں	در جہنم ہمدم ابلیس داں
ہیچ ممسک نگذرد سوئے بہشت	بلکہ با او کے رسد بوئے بہشت
آنکہ می خوانند مرا او را سقر[2]	اہل کبر و بخل را باشد مقر
اے پسر در مردمی مشہور باش	از بخیلی و ز تکبر دور باش
با سخا باش و تواضع پیشہ گیر	تا شود روئے دلت بدرِ منیر

در بیان کارہائے شیطانی

چار خصلت فعلِ شیطانی بود	داند اینہا ہر کہ رحمانی بود
عطسہ مردم چو بگذشت[3] از یکے	باشد آں از فعلِ شیطاں بیشکے
خونِ بینی نیز از شیطان بود	آنکہ ظاہر دشمنِ انسان بود
خامیازہ فعلِ شیطاں ست و قئے	اے پسر ایمن مباش از مکرِ وے

در بیان علاماتِ منافق

دور باش اے خواجہ از اہلِ نفاق	در جہنم داں منافق را وثاق[4]
سہ علامت در منافق ظاہر ست	زاں سبب مقہورِ قہرِ قاہر ست
وعدہ ہائے او ہمہ باشد خلاف	قولِ او نبود بغیر از کذب و لاف
مومناں را کم اعانت می کند	ہم امانت را خیانت می کند
نیست در وعدہ منافق را وفا	زاں نباشد در رخش نور و صفا
تا نہ پنداری منافق را ایمن	نیست یا دا شرش از روئے زمیں
از منافق اے پسر پرہیز کن	تیغ را از بہرِ قتلش تیز کن

۱ قرین: ساتھی۔ مصطفٰے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسخیا: سخی کی جمع۔ کار: یعنی تعلق۔ ممسک: بخیل۔ نار: جہنم۔ تلبیس: فریب۔ ہمدم: ساتھی۔ ابلیس: شیطان۔ ہیچ ممسک: یعنی بخیل کا جنت میں داخلہ تو کجا اس کو بہشت کی خوشبو بھی نہ پہنچے گی۔

۲ سقر: دوزخ۔ کبر: تکبر۔ مقر: ٹھہرنے کی جگہ۔ مردمی: یعنی سخاوت۔ باش: ہو۔ پیشہ گیر: عادت ڈال۔ بدرِ منیر: روشن کرنے والا چاند۔ کارہائے شیطانی: برے کام۔ فعل: کام۔ رحمانی: خدا والا۔ عطسہ: چھینک۔

۳ بگذشت از یکے: یعنی چھینک ایک سے زیادہ آئے۔ خون بینی: نکسیر۔ آنکہ: یہ پورا مصرعہ شیطان کی صفت ہے۔ خامیازہ: انگڑائی۔ وے: شیطان۔ منافق: جو بظاہر مسلمان اور بباطن کافر ہو۔

۴ وثاق: بیڑی۔ مقہور: جس پر قہر ہو۔ قہر: غصہ۔ قاہر: اللہ تعالیٰ۔ وعدہ: یعنی وعدہ خلافی۔ کذب: جھوٹ۔ لاف: ڈینگیں۔ اعانت: مدد۔ وفا: پورا کرنا۔ نور و صفا: یعنی ایمانی رونق۔ تا: ہرگز۔ ایمن: امانت دار۔ نیست یادا: یعنی خدا کرے روئے زمین سے اس کا شر مٹ جائے۔ تیغ: تلوار۔

Marfat.com

بامنافق ہر کہ ہمرہ می شود	منزلِ اُو در تنگ[1] چہ می شود

در بیانِ علاماتِ متقی

سہ[3] علامت باشد اندر متقی	کے بود نسبت تقی را با شقی
پُر حذر باش اے تقی از یارِ بد	تا نیندازد ترا در کارِ بد
کم رود[1] ذکرِ دروغش بر زباں	از طریقِ[2] کذب باشد بر کراں
از حلال[3] و پاک ہم گیرند کام	تا نیفتند اہلِ تقویٰ در حرام

در بیانِ علاماتِ اہلِ جنت

ہر کرا باشد سہ[3] خصلت در سرشت[2]	باشد آنکس بیشک از اہلِ بہشت
شکر[1] در نعما[2] و صبر اندر بلا	می دہد آئینۂ دل را جلا
ہر کہ مستغفر بود اندر گناہ	حق ز نارِ دوزخش دارد نگاہ
ہر کہ ترسد از الٰہِ خویشتن	خواہد او عذرِ گناہِ خویشتن
معصیت[3] را ہر کہ پے در پے کند	ایزدش از اہلِ جنت کے کند
اے پسر دائم باستغفار باش	وز بدان و مفسدان بیزار باش
گر کنی خیرے بدستِ خویش کن	خیرِ خود را وقفِ ہر درویش کن
یک درم کانرا ز دستِ خود دہند	بہ بود زاں کز پسِ او صد دہند
گر بہ بخشی خود یکے خرمائے تر	بہتر از بعدِ تو صد مثقالِ زر
ہر چہ بخشیدی مکن با او رجوع	گر ز پا افتادۂ از دستِ جوع
ایں بداں ماند کہ شخصے قے کند	باز میلِ خوردنِ آں می کند
با پسر گر چیزکے بخشد پدر	می رسد گر باز گیرد زاں پسر
اے پسر شادی زمال و زر مجوی	آنچہ کس را دادۂ دیگر مجوی

۱ تنگ: گہرائی۔ چہ: چاہ کا مخفف، کنواں۔ متقی: پرہیزگار۔ کے: کب۔ تقی: پرہیزگار۔ شقی: بدبخت۔ پرحذر: پرخوف۔ یارِ بد: برا دوست۔ تا: کیونکہ بُروں کی صحبت بری عادتیں پیدا کر دیتی ہے۔ کم رود: یعنی جھوٹی بات اسکی زبان پر نہیں آتی۔ طریق: راستہ۔ کراں: کنارہ۔ یعنی متقی جھوٹ کا راستہ اختیار نہیں کرتا۔ از حلال: مصرع ثانی پہلے پڑھا جائے۔ کرا: کہ اُورا

۲ سرشت: طبیعت۔ نعما: نعمت کی جمع۔ بلا: مصیبت۔ جلا: نور۔ مستغفر: توبہ کرنے والا۔ نار: آگ۔ دارد نگاہ: محفوظ رکھے۔ الٰہِ خویشتن: اپنا خدا۔

۳ معصیت: گناہ۔ ایزد: اللہ۔ کے: کب۔ دائم: ہمیشہ۔ استغفار: توبہ کرنا۔ بیزار: بے تعلق۔ خیر: یعنی خیرات۔ درم: درہم۔ دستِ خود: یعنی اپنی زندگی میں۔ پسِ او: یعنی مرنے کے بعد۔ خرمائے تر: کھجور۔ مثقال: ساڑھے چار ماشہ۔ رجوع: واپسی۔ جوع: بھوک۔ ایں: یعنی دے کر واپس لینا۔ آں: قے۔ چیزک: تھوڑی سی چیز۔ می رسد: یعنی باپ کے لیے بیٹے سے ہدیہ واپس لے لینا درست ہے۔ آنچہ: یعنی دے کر واپس نہ لے۔

Marfat.com

در بیان آنکہ در دنیا از آں خوش نباید بود

شادیِ[1] دنیا سراسر غم بود	سودِ او را درعقب ماتم بود
نہی لاتفرح ز دنیا گوش دار	جائے شادی نیست دنیا ہوش دار
شادمانی را ندارد دوست حق	ایں سخن دارم ز استاداں سبق
اے پسر با محنت و غم خوئے کن	روئے دل را جانبِ دلجوئے کن
گر فرح داری ز فضلِ حق رواست	لیک از دنیا فرح جستن خطاست
حُزن[2] و اندوہ ہست قوتِ بندگاں	غم شود یارِ فرح جویندگاں
از چہ موجودی بیندیش اے پسر	ہر کسے دارد غم خویش اے پسر
کرد ایزد مر ترا از نیست ہست	از برائے آنکہ باشی حق پرست
تا تو باشی بندۂ معبود باش	با حیا و با سخا و جود باش

در بیان نصائح و نتائج دینی و دنیوی

خواب کم کن اولِ[3] روز اے پسر	نفس را بدخو میاموز اے پسر
آخرِ روز ہست نکو نبود منام	پیشتر از شام خواب آید حرام
اہلِ حکمت را نمی آید صواب	درمیانِ آفتاب و سایہ خواب
اے پسر ہرگز مرو تنہا سفر	با شدت رفتن سفر تنہا خطر
دست را بر رُخ زدن شوم ست شوم	استماع[4] علم کن ز اہلِ علوم
شب در آئینہ نظر کردن خطاست	روز اگر بینی نو روئے خود رواست
خانہ گر تنہا و تاریک بود	مونسے باید کہ نزدیکت بود
دست را کم زن تو در زیرِ زنخ	نزدِ اہلِ علم سرد آید چو یخ
چارپایاں را چو بینی در قطار	درمیانِ شاں نیائی زینہار
تا فزاید قدر و جاہت را خدا	روز و شب می باش دائم در دعا

۱ شادی: خوشی۔ سراسر: بالکل۔ سود: نفع۔ عقب: پچھواڑا۔ ماتم: رنج۔ نہی: ممانعت۔ لاتفرح ز دنیا: دنیا سے خوش نہ ہو۔ شادمانی: خوشی، یعنی دولتِ دنیا پر۔ ایں سخن: یعنی اس بات کا مجھے استادوں سے سبق ملا ہے۔ خوئے کن: عادت ڈال۔ دلجوئے: اللہ۔ فرح: خوشی۔ روا: درست۔ خطا: غلط۔

۲ حزن: رنج۔ قوت: روزی۔ غم شود یار: یعنی غم حاصل ہوتا ہے۔ از چہ: یعنی کس وجہ سے پیدا ہوا ہے اس کا فکر۔ نیست: عدم۔ ہست: موجود۔ حق پرست: یعنی عبادت گذار۔ تا تو باشی: جس قدر بھی ہو سکے۔ معبود: اللہ۔ جود: بخشش۔ نصائح: نصیحت کی جمع۔ نتائج: نتیجہ کی جمع۔

۳ اول روز: دن کا شروع۔ بدخو: بدعادت۔ میاموز: نہ سکھا۔ آخر روز: یعنی دن کے چھپتے وقت۔ منام: نیند۔ حکمت: دانائی۔ صواب: درست۔ درمیان: یعنی بدن کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ سائے میں۔ سفر: یعنی سفر میں۔ خطر: خطرہ۔ دست را: یعنی کسی کے منہ پر طمانچہ مارنا۔ شوم: نحوست۔

۴ استماع: سننا۔ شب: یعنی رات کو آئینہ میں منہ دیکھنا۔ روز: دن۔ روئے خود: یعنی آئینہ میں صرف چہرہ دیکھنا چاہیئے پورا بدن نہیں۔ تاریک: یعنی اندھیرے اور اکیلے گھر میں نہ رہنا چاہیئے۔ مونس: دوست۔ دست را: یعنی ٹھوڑی ہاتھ پر ٹیک کر نہ بیٹھ۔ زنخ: ٹھوڑی۔ سرد آید: یعنی مناسب نہیں۔ یخ: برف۔ چارپایاں: یعنی چوپایوں کی قطار میں نہ گھسو۔ جاہ: مرتبہ۔ دائم: ہمیشہ۔

Marfat.com

تا شود[۱] عمرت زیادہ در جہاں	رو نکوئی کن نکوئی در نہاں
تا نہ کاہد روزیت در روزگار	معصیت کم کن بعالم زینہار
ہر کہ رو در فسق و در عصیاں کند	ایزد اندر رزقِ او نقصاں کند
کم شود روزی ز گفتارِ دروغ	در سخن کذّاب را نبود فروغ
فاقہ آرد خوابِ بسیار اے پسر	خواب کم کن باش بیدار اے پسر
ہر کہ در شب خواب عریاں می کند	در نصیبِ خویش نقصاں می کند
غسلِ عریاں ہم فقیری آورد	اندُہِ بسیار پیری آورد
در جنابت بد بود خوردن طعام	ناپسند ست ایں بنزدِ خاص و عام
ریزۂ ناں را میفگن[۲] زیرِ پائے	گر ہمی خواہی تو نعمت از خدائے
شب مزن جاروب ہرگز خانہ را	خاک رو بہ ہم منہ در زیرِ در
گر بخوانی اب و مامت را بنام	نعمتِ حق بر تو می گردد حرام
گر بہر چوبے کنی دنداں خلال	بینوا گردی و افتی در وبال
دست را ہرگز بخاک و گِل مشوئے	از برائے دست شستن آب جوئے
اے پسر بر آستانِ[۳] در مشیں	کم شود روزی ز کردار چنیں
تکیہ کم کن نیز در پہلوئے در	باش دائم از چنیں خصلت بدر
در خلا جا گر طہارت می کنی	وقتِ خود را داں کہ غارت می کنی
جامہ را بر تن نشاید دوختن	باید از مرداں ادب آموختن
گر بدامن پاک سازی روئے خویش	روزیت کم گردد اے درویش بیش
دیر[۴] رو بازار و بیروں آئی زود	زانکہ رفتن را نیابی ہیچ سود
نیک نبود گر کشی از دم چراغ	رہ بدہ دودِ چراغ اندر دماغ
کم زن اندر ریش شانہ مشترک	زانکہ آں خاص تو باشد خوشترک

۱ تا شود: یعنی خفیہ طور پر نیکی کرنا عمر بڑھاتا ہے۔ تا نہ کاہد: یعنی گناہ روزی گھٹاتا ہے۔ رو: رخ۔ عصیان: نافرمانی۔ ایزد: اللہ۔ گفتار دروغ: جھوٹ۔ کذاب: جھوٹا۔ خواب: نیند۔ عریاں: ننگا۔ نصیب: حصہ۔ غسل: نہانا۔ اندہ: غم۔ پیری: بڑھاپا۔ جنابت: بے غسلاپن۔ طعام: کھانا۔ ریزہ: ٹکڑا۔

۲ میفگن: مت ڈال۔ شب: یعنی رات کو جھاڑو نہ دے۔ جاروب: جھاڑو۔ اب: باپ۔ مام: ماں۔ دست: یعنی پانی کے بجائے خاک اور مٹی سے ہاتھ صاف نہ کرنے چاہئیں۔ آب جو: پانی تلاش کر۔

۳ آستاں: دہلیز۔ مشیں: نہ بیٹھ۔ کردار: کام۔ پہلوئے در: دروازہ کا بازو۔ بدر: باہر۔ خلا جا: پاخانہ کا قدمچہ۔ غارت: چونکہ پاکی کے بجائے ناپاکی حاصل ہو گی۔ جامہ را: یعنی کپڑے کو پہنے پہنے نہ سیو۔ دامن: پلو۔ پاک: صاف۔ روزیت: یعنی رزق میں بہت کمی آ جائے گی۔

۴ دیر: یعنی بازار کم جا اور جلد واپس آجا۔ رفتن: یعنی بازار جانا۔ سود: فائدہ۔ نیک نبود: اچھا نہ ہو۔ دم: پھونک۔ رہ: یعنی پھونک مار کر چراغ بجھانے سے دماغ میں دھواں گھسے گا۔ کم زن: یعنی دوسروں کا کنگھا نہ کر۔ شانہ: کنگھا۔ خاص تو: یعنی تیرا مخصوص کنگھا۔

Marfat.com

از گدایاں[1] پارہائے ناں مخر	زانکہ می آرد فقیری اے پسر
دور کن از خانہ تارِ عنکبوت	باشد اندر خانہ‌اش نقصانِ قوت
خرچ را بیروں ز اندازہ مکن	خشک ریشِ خویش را تازہ مکن
دسترس گر باشدت تنگی مکن	چونکہ راہواری برہ لنگی مکن

در بیانِ فوائدِ صبر

تا شوی در روزگار از صابراں	غم مکن از دیدنِ سختی گراں
گر ترش سازی تو رُو اندر بلا	خویش را از صابراں مشمر ہلا[2]
در بلا وقتے کہ صابر نیستی	نزد اہلِ صدق شاکر نیستی
بے شکایت صبر تو باشد جمیل	با کسے کم کن شکایت از خلیل
گر نباشد فخر از درویشیت	کے باہلِ فقر باشد خویشیت
گر ہمہ جنبش بفرماں باشدت	حرمتت از حد فراواں باشدت
بندہ[3] از خدمت بعقبیٰ می رسد	لیکن از حرمت بمولیٰ می رسد
حرمتت در خدمت آرامِ دل است	ہر کہ خدمت کرد مردِ مقبل است
گر نگردی اے پسر گردِ خلاف	آنگہے زیبد ترا در صبر لاف
گر ہمی داری فرج را انتظار	در بلا جز صبر نبود ہیچ کار

در بیانِ تجرید و تفرید

گر صفا می بایدت تجرید[4] شو	در خبرداری ز اہلِ دید شو
ترکِ دعویٰ ہست تجرید اے پسر	فہم کن معنی تفرید اے پسر
اصلِ تجریدت وداعِ شہوت است	بلکہ کلّی انقطاعِ شہوت است
گر دہی یکبار شہوت را طلاق	آں زماں گردی تو در تفرید طاق
گر تو برداری ز غیرش اعتمید	آنگہ از تجرید گردی با امید

۱ گدایاں: گدا کی جمع بھکاری۔ مخر: نہ خرید۔ تارِ عنکبوت: مکڑی کا جالا۔ قوت: روزی۔ خرچ: یعنی اندازہ سے زیادہ خرچ نہ کر، ورنہ ایسی تکلیف ہوگی جیسا کہ خشک زخم کو ہرا کر لینے میں ہوتی ہے۔ ریش: زخم۔ دسترس: قدرت۔ تنگی: یعنی خرچ میں۔ راہوار: تیز رو گھوڑا۔ لنگی: لنگڑا پن۔ فوائد: فائدہ کی جمع۔ روزگار: زمانہ۔ سختی گراں: بھاری سختی۔ گر: اگر تو مصیبت میں منہ بنائیگا۔ صابراں: صابر کی جمع، صبر کرنے والا۔

۲ ہلا: ہرگز۔ اہلِ صدق: یعنی جو خدا سے دوستی میں سچے ہیں۔ شاکر: شکر کرنے والا۔ بے شکایت: یعنی خدا کے شکوے کے بدوں۔ جمیل: اچھا۔ خلیل: خدا۔ گر نباشد: یعنی اگر فقیر کو اپنے فقر پر فخر نہ ہو۔ اہلِ فقر: فقرا۔ خویشیت: اپنا پن۔ جنبش: یعنی عمل۔ فرماں: یعنی خدائی حکم۔ حرمتت: یعنی اللہ کے نزدیک حد سے زیادہ عزت ہوگی۔

۳ بندہ: یعنی اللہ کا غلام۔ حرمت: یعنی اللہ کے احکام کیمطابق حرکات و سکنات کرنا۔ حرمتت: یعنی خدمت میں حرمت کا لحاظ رکھنا سکونِ قلبی کا سبب ہے۔ گر نگردی: گر اختلاف کا راستہ انسان ترک کر دے تو صابر کہلا سکتا ہے۔ گر ہمی داری: یعنی اگر تو کشادگی کا منتظر رہنا چاہتا ہے تو مصیبت میں صبر سے کام لے۔

۴ تجرید: یعنی خدا کے سوا سے اپنے کو خالی کرنا۔ تفرید: اپنے آپکو دنیاوی لاگتوں سے تنہا کر لینا، ان دونوں کی اصطلاحی تعریفیں آئندہ اشعار میں مذکور ہیں۔ صفا: یعنی باطنی صفائی۔ اہلِ دید: وہ لوگ جنکو حق کا مشاہدہ حاصل ہے۔ ترکِ دعویٰ: یعنی اپنے آپکو ہیچ سمجھنا۔ فہم کن: سمجھ۔ وداع: چھوڑنا۔ کلّی: بالکل۔ انقطاع: جدائی۔ شہوت: خواہش۔ طلاق دادن: جدا کر دینا۔ طاق: بیمثال۔ برداری: تو اٹھالے۔ غیرش: یعنی غیر اللہ۔ اعتمید: اعتماد۔ با امید: یعنی پھر وہ تجرید کام کی ہوگی۔

Marfat.com

اعتمادت چوں ہمہ برحق بود — آں دمت تفرید جاں مطلق بود
ترکِ دنیا کن برائے آخرت — وز بدن برکش لباسِ فاخرت
گر بیابی از سعادت ایں مقام — صاحب تجرید باشی والسّلام
گر ز دنیا دست شوئی بہر حق — وانگہ از تفرید گویندت سبق
رَو مجرّد باش دائم مرد باش — تا بہر فرقے نشینی گرد باش
گِردِ کبر و عُجب و خود رائی مگرد — قدرِ خود بشناس و ہر جائی مگرد
ہر کہ گرد کورۂ انگشت گشت — جامہ از دوش سیاہ و زشت گشت
وانکہ با عطّار میگردد قریب — او ہمہ یابد ز بوئے خوش نصیب
ہمنشین صالحاں باش اے پسر — دور باش از رند و قلّاش اے پسر
جانبِ ظالم مکن میل اے عزیز — در کنی گردی ازاں خیل اے عزیز
رَو ز اہلِ ظلم بگریز اے فقیر — تا نسوزی ز آتشِ تیز اے فقیر
صحبتِ ظالم بسان آتش ست — زانکہ خلق آزار و تند و سرکش ست
از حضورِ صالحاں صالح شوی — ور نشینی با بداں طالح شوی
ہر کہ او با صالحاں ہمدم شود — در حریمِ خاص حق محرم شود
اے پسر مگذار راہِ شرع را — اصل یابی گر بگیری فرع را
از شریعت گر نہی بیروں قدم — در ضلالت افتی و رنج و الم
ہر کہ در راہِ ضلالت می رود — از جہالت با بطالت می رود
حق طلب و ز کارِ باطل دور باش — در سخاوٴ مردمی مشہور باش
ہر کہ نگزیند صراطِ مستقیم — در عذابِ آخرت ماند مقیم
در رہِ شیطاں منہ گام اے اخی — تا نگردی خوار و بدنام اے اخی
ہر کہ در راہِ حقیقت سالک است — روز و شب خائف ز قہرِ مالک است

۱ دم: وقت مطلق: بالکل۔ ترک: چھوڑنا۔ برکش: اتار دے۔ لباسِ فاخرت: فخر کا لباس۔ سعادت: نیک بختی۔ مقام: مرتبہ۔ گر ز دنیا: یعنی اگر دنیا سے اللہ کے لئے دست بردار ہو جائے گا۔ وانگہ: یعنی پھر تجھے تفرید کا سبق حاصل ہوگا۔ مجرد: یعنی وہ شخص جس کو تجرید حاصل ہو جائے۔ گرد باش: یعنی بے حقیقت۔

۲ کبر: تکبر۔ عجب: غرور۔ خود رائی: اپنی رائے پر چلنا۔ ہر جائی: یعنی جو خدا کے در کو چھوڑ کر مارا مارا پھرے۔ کورہ: بھٹی، کوٹھی۔ انگشت: کوئلہ۔ دوش: کندھا۔ زشت: برا۔ عطار: عطر فروش۔ نصیب: حصہ۔ صالحان: صالح کی جمع نیک۔ رند: منکرِ شریعت۔ قلاش: بے خیر۔ میل: میل ملاپ۔ خیل: جماعت۔

۳ آتشِ تیز: یعنی جو ظالموں کے لئے دہکائی گئی ہے۔ سان: مانند۔ خلق آزار: مخلوق کو ستانے والا۔ تند: بد مزاج۔ حضور: موجودگی۔ طالح: بدکار۔ ہمدم: ساتھی۔ حریم: دربار۔ محرم: درباری۔ مگذار: نہ چھوڑ۔ اصل: یعنی حقیقت۔ فرع: یعنی شریعت۔

۴ نہی: تو رکھے۔ ضلالت: گمراہی۔ الم: تکلیف۔ بطالت: گمراہی۔ و ز: و از۔ کار: کام۔ مردمی: انسانیت۔ صراطِ مستقیم: سیدھا راستہ۔ مقیم: رہنے والا۔ منہ: مت رکھ۔ گام: قدم۔ اے اخی: اے میرے بھائی۔ خوار: ذلیل۔ سالک: چلنے والا۔ خائف: ڈرنے والا۔ مالک: یعنی اللہ۔

Marfat.com

۱ نفس: یعنی امارہ۔ زار: ذلیل۔ نار: آگ۔ سقر: دوزخ۔ کرامات: بخششیں۔ مقبل: نیک بخت۔ گیرد سبق: یعنی یاد کرلے۔ راست گو: سچا۔ سخاوت: بخشش۔

بر خلافِ نفس[۱] کن کار اے پسر	تا نیفتی زار در نارِ سقر

در بیانِ کرامتِ الٰہی

چار چیز است از کرامتہائے حق	مقبل ست آنکس کہ گیرد ایں سبق
اول آں باشد کہ باشد راست گوے	با سخاوت باشد و ہم تازہ روئے
بعد ازاں حفظِ امانت باشدش	ہم نظر پاک از خیانت باشدش
ہر کرا حق دادہ باشد ایں چہار	باشد آں کس مومن و پرہیزگار

در بیانِ آنکہ دوستی را نشاید

دوست بد باشد زیاں کار اے پسر	تو طمع[۲] زاں دوست بردار اے پسر
ہر کہ می گوید بدیہائے تو فاش	دوست مشمارش بدو ہمدم مباش
دوستی ہرگز مکن با بادہ خوار	از چناں کس خویشتن را دور دار
منعمے گر می کند ترکِ زکوٰۃ	دور از وے باش تا داری حیوٰۃ
دور شو زاں کس کہ خواہد از تو سود	گر سرِ خود بر قدمہائے تو سود
اے پسر از سود خواراں کن حذر	خصمِ ایشاں شد خدائے داد گر
آنکہ از مردم ہمی گیرد ربا	زینہار او را نگوئی مرحبا[۳]

در بیانِ غم خواریِ مردم

بر سرِ بالینِ بیماراں گذر	زانکہ ہست ایں سنتِ خیر البشرؐ
تا توانی تشنہ را سیراب کن	در مجالس خدمتِ اصحاب کن
خاطرِ ایتام را دریاب نیز	تا ترا پیوستہ حق دارد عزیز
چوں شود گریاں یتیمے ناگہاں	عرشِ حق در جنبش آید آں زماں
چوں یتیمے را کسے گریاں کند	مالک اندر دوزخش بریاں کند
آنکہ خنداند یتیمِ خستہ را	باز یابد جنتِ در بستہ را

تازہ روئی: خوش خلق۔ حفظ امانت: امانت کی نگہداشت۔ خیانت: امانت کے خلاف کرنا۔ ایں چہار: یعنی وہ چار باتیں جو اوپر مذکور ہیں۔ بد: بُرا۔ زیاں کار: بُرا کرنے والا۔

۲ طمع: امید۔ بدی: بُرائی۔ فاش: کھلم کھلا۔ ہمدم: ساتھی۔ بادہ خوار: شرابی۔ منعم: مالدار۔ ترک: چھوڑنا۔ تا داری حیات: یعنی تمام عمر کیلئے۔ سود: بیاج۔ سود: وہ گھسے۔ سود خوار: سود لینے والا۔ حذر: بچاؤ۔ خصم: دشمن۔ داد گر: منصف۔ ربا: سود۔

۳ مرحبا: شاباش۔ غمخواری: ہمدردی۔ بالین: سرہانا۔ سنت: طریقہ۔ خیر البشر: تمام انسانوں میں بہتر یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ تشنہ: پیاسا۔ مجالس: مجلس کی جمع۔ محفل: بزم۔ اصحاب: صاحب کی جمع، ساتھی۔ خاطر: مزاج۔ ایتام: یتیم کی جمع۔ عزیز: پیارا۔ گریاں: رونے والا۔ ناگہاں: اچانک۔ جنبش: حرکت۔ گریاں کند: رُلائے۔ مالک: جہنم کے داروغہ کا نام ہے۔ بریاں: بھنا ہوا۔ خستہ: یعنی دل ٹوٹا۔ باز آید: کھولے۔ در بستہ: بند دروازہ۔

Marfat.com

ہر کہ اسرار[1] کند فاش اے پسر	از چناں کس دور می باش اے پسر
در جوانی دار پیراں را عزیز	تا عزیزِ دیگراں باشی تو نیز
بر ضعیفاں گر ببخشائی رواست	کیں ز سیرت ہائے خوبِ اولیاست
بر سرِ سیری مخور ہرگز طعام	تا نہ میرد در بدن قلب اے غلام
علتِ[2] مردم ز پُر خواری بود	خوردنِ پُر تخمِ بیماری بود
راحتے نبود حسودِ شوم را	کاذبِ بدبخت را نبود وفا
ہر منافق را تو دشمن دار باش	از وے و از فعلِ وے بیزار باش
توبۂ بدخو کجا محکم شود	مر بخیلاں را مروت کم شود
تا شود دینِ تو صافی چوں زلال	باش دائم طالبِ قوتِ حلال
آنکہ باشد در پئے قوتِ حرام	در تنِ او دل ہمی میرد مدام

در بیان صلۂ رحم

رو بپرسیدن بر خویشانِ[3] خویش	تا کہ گردد مدتِ عمرِ تو بیش
ہر کہ گرداند ز خویشاوند رُو	بے گماں نقصاں پذیرد عمرِ او
ہر کہ او ترکِ اقارب می کند	جسمِ خود قوتِ عقارب می کند
گر چہ خویشانِ تو باشند از بداں	بدتر از قطعِ رحم چیزے مداں
ہر کہ او از خویشِ خود بیگانہ شد	نامش از روئے بدی افسانہ شد

در بیان فتوت[4]

چیست مردی اے پسر نیکو بداں	اولاً ترسیدن از حق در نہاں
عذر خواہد مرد پیش از معصیت	باشدش طاعات بیش از معصیت
آنکہ کارِ نیک مرداں می کند	با ضعیفاں لطف و احساں می کند
ہر کہ او باشد ز مردانِ خدا	باشد اندر تنگدستی با سخا

۱ اسرار: سر کی جمع، راز۔ فاش: ظاہر۔ پیراں: پیر کی جمع، بوڑھا۔ عزیز: باعزت۔ ببخشائی: تو بخشے۔ روا: درست۔ سیرہا: سیرت کی جمع، عادت۔ اولیا: ولی کی جمع۔ سیری: پیٹ بھرا پن۔ قلب: زیادہ کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۲ علت: بیماری۔ پُر خواری: زیادہ کھانا۔ تخم: بیج۔ حسود: حسد کرنے والا۔ شوم: بدبخت۔ کاذب: جھوٹا۔ منافق: دوغلا۔ دشمن دار: مخالف۔ فعل: کار۔ بیزار: ناراض۔ بدخو: بدعادت۔ محکم: مضبوط۔ مروت: انسانیت۔ صافی: صاف۔ زلال: میٹھا پانی۔ دائم: ہمیشہ۔ قوت: روزی۔ پے: پیچھے۔ مدام: بالکل۔

۳ خویشاں: رشتہ دار۔ بیش: زیادہ، صلہ رحمی عمر کو بڑھاتی ہے۔ رو گردانیدن: منہ موڑنا۔ نقصان: گھٹاؤ۔ اقارب: اقرب کی جمع، رشتہ دار۔ عقارب: عقرب کی جمع، بچھو۔ بداں: بد لوگ۔ قطع رحم: رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنا۔ مداں: نہ جان۔ بیگانہ: بے تعلق۔

۴ فتوت: جوانمردی۔ نیکو بداں: خوب جان لے۔ در نہاں: یعنی تنہائی میں بھی خدا سے ڈرے۔ پیش: پہلے۔ معصیت: گناہ۔ طاعات: عبادتیں۔ بیش: زیادہ۔ کار: کام۔ لطف: مہربانی۔ مردانِ خدا: خدا کے نیک بندے۔ سخا: سخاوت۔

Marfat.com

اے پسر در صحبتِ مرداں درآئے | تا نظرہا یابی از فضلِ خدائے
ہر کہ از مردانِ حق دارد نشاں | نگذراند عیبِ دشمن بر زباں
خود نخواہد مرد خصماں را ہلاک | از غمِ ایشاں شود اندوہناک
می نجوید مرد انصاف از کسے | گر رسد ظلم و جفاہا او بسے
ہر کہ پا اندر رہِ مرداں نہاد | کے رود ہرگز بدنبالِ مراد
اے پسر ترکِ مرادِ خویش گیر | وانگہے راہ سلامت پیش گیر

در بیانِ فقر

فقر میدانی چہ باشد اے پسر | با تو گویم گر نداری زاں خبر
گرچہ باشد بینوا در زیرِ دلق | خویش را منعم نماید پیشِ خلق
گرسنہ باشد ز سیری دم زند | دوستی با دشمناں خود کند
گرچہ باشد لاغر و زار و ضعیف | وقتِ طاعت کم نباشد از حریف
خونِ دل پُر دارد و دستِ تہی | می نماید در نزاری فربہی
اے پسر خود را بدرویشاں سپار | تا نگہدارد ترا پروردگار
با فقیراں ہر کہ ہمدم می شود | در سرائے خُلد محرم می شود

در بیانِ انتباہ از غفلت

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس | زانکہ نبود جز خدا فریادرس
از خدائے خویشتن غافل مباش | غافلانہ در رہِ باطل مباش
جائے گریہ است ایں جہاں درو مخند | چشمِ عبرت برکشا و لب بہ بند
ہمچو مور از حرص ہر سوئے مرو | پندِ ناصح را بگوشِ جاں شنو
اے پسر کودک نہ بازی مکن | کار باشیطاں بانبازی مکن
نفسِ بد را در گنہ یاری مدہ | عمر برباد از تبہ کاری مدہ

---

۱ درآ۔ آ۔ آ: یعنی تاکہ تیرے اوپر فضلِ خداوندی کی نظریں پڑیں۔ نشاں: علامت۔ نہ گذراند: نہ گذارے۔ خصماں: مخالفین۔ از غم: یعنی مردِ خدا کو دشمنوں کی تکلیف سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ مرد: یعنی اللہ کا نیک بندہ۔ بسے: بہت۔ دنبال: پیچھا، یعنی مردانِ خدا اپنی خواہشوں کے پیچھے نہیں لگتے۔ ترک: چھوڑنا۔ پیش گیر: مدنظر رکھ۔

۲ فقر: یعنی میں تجھے فقر کی حقیقت بتاتا ہوں۔ بینوا: بے ساز و سامان۔ دلق: گدڑی۔ منعم: مالدار۔ خلق: مخلوق۔ گرسنہ: بھوکا۔ سیری: پیٹ بھرا پن۔ گرچہ: یعنی بدن کی کمزوری عبادات میں کوتاہی نہیں ہوتی۔ خونِ دل: یعنی قلب میں کوئی کمزوری نہیں ہوتی۔ تہی: خالی۔ نزاری: لاغری۔

۳ فربہی: موٹاپا۔ سپار: سپرد کر۔ پروردگار: پالنے والا یعنی اللہ تعالیٰ۔ ہمدم: ساتھی۔ سرائے خلد: ہمیشگی کا مکان، یعنی جنت۔ محرم: آشنا۔

انتباہ: بیدار ہونا۔ یاری: مدد۔ جز: سوائے۔ فریادرس: فریاد کو پہنچنے والا۔ مباش: نہ رہ۔

۴ رہ: راستہ۔ مخند: نہ ہنس۔ عبرت: دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرنا۔ لب بہ بند: خاموش رہ۔ مور: چیونٹی۔ حرص: لالچ۔ پند: نصیحت۔ گوش: کان۔ کودک: بچہ۔ نہ: تو نہیں ہے۔ بازی: کھیل کود۔ انبازی: شرکت۔ یاری: مدد۔ مدہ: نہ دے۔

Marfat.com

ہر کجا[1] تہمت بود آنجا مرو — راہِ حق را ہمچو نابینا مرو
دشمنے داری ازو ایمن مباش — زیرِ سقفِ بے ستوں ساکن مباش
در رہِ فسق و ہوا مرکب متاز — خویشتن را سخرۂ شیطاں مساز
چوں سفر در پیش داری زاد گیر — عمرِ خود را بسر برباد گیر
اے پسر اندیشہ از اغلال کن — نفسِ بد را از لگد پامال کن
تا نسوزی سازگاری پیشہ کن — از عذاب و قہرِ حق اندیشہ کن
جملہ را چوں ہست بر دوزخ گذر[2] — جائے شادی نیست باچندیں خطر
آتشے در پیش داری اے فقیر — ہیچ خوفت نیست از نارِ سعیر
عقبہ در راہست و بارت بس گراں — نگذرد بارت بسعیِ دیگراں
داری اندر پیش روزِ رستخیز — از خدایت نیست امکانِ گریز
اے پسر راہِ شریعت پیش گیر — زود تر ترکِ ہوائے خویش گیر
اے برادر باش در فرمانِ حق — تا بیابی جنت و رضوانِ حق
گردن از حکمِ خدایت بر متاب — تا نمانی روزِ محشر در عذاب
تا بیابی در بہشتِ عدن[3] جائے — شفقتے بنمائے با خلقِ خدائے
تا دہندت جائے در دار السلام — با فقیراں روز و شب می دہ طعام
شاد اگر داری درونِ خستہ را — باز یابی جنتِ دربستہ را
ہر کہ آرد ایں نصیحت را بجائے — در دو عالم راحتش بخشد خدائے
یا الٰہی رحم کن بر ما ہمہ — عفو کن جملہ گناہِ ما ہمہ[4]
عاجزیم و جرمہا کردہ بسے — نیست ما را غیرِ تو دیگر کسے
گر بخوانی در برانی بندہ ایم — ہر چہ حکمِ تست زاں خرسندہ ایم
رحمتِ حق باد بر جان کسے — کیں نصائح را بخواند او بسے

۱ ہر کجا: یعنی تہمت کی جگہ نہ جانا - نابینا: اندھا - دشمن: یعنی شیطان - سقفِ بے ستون: بدوں ستون کی چھت یعنی آسمان - ہوا: خواہشِ نفسانی - مرکب: سواری - سخرہ: مسخر - زاد: توشہ - گیر: یعنی - اغلال: غل کی جمع، طوق جو جہنمیوں کے گلے میں ڈالا جائے گا - لگد: دولتی - نسوزی: یعنی جہنم کی آگ میں - سازگاری: موافقت - اندیشہ کن: ڈر - جملہ: یعنی تمام انسان خواہ مومن خواہ کافر -

۲ گذر: چونکہ پل صراط دوزخ پر ہوگی - خطر: خطرہ - نار: آگ - سعیر: دوزخ - عقبہ: گھاٹی - بار: بوجھ - سعی: کوشش - اندر: زیادہ ہے - رستخیز: دار و گیر - گریز: بچاؤ - راہ: راستہ - پیش گیر: اختیار کر - زود: جلد - ترک: چھوڑنا - ہوا: خواہشِ نفسانی - رضوان: جنت کے داروغہ کا نام ہے - متاب: نہ موڑ -

۳ عدن: جنت کے آٹھ طبقوں میں سے ایک طبقہ کا نام ہے - شفقت: پیار - دار السلام: سلامتی کا گھر، یعنی جنت - طعام: کھانا - درون: باطن - خستہ: ٹوٹا ہوا - باز: کھلا ہوا - ہر کہ: یعنی جو اس نصیحت پر عمل کرے گا -

۴ ما ہمہ: ہم سب - عفو کن: معاف کر - جرمہا: جرم کی جمع، خطا - بسے: بہت - کسے: کوئی - گر بخوانی: یعنی خواہ تو مجھے دھتکارے یا بلائے بس تو تیرا ہی بندہ ہوں - خرسندہ: خوش - نصائح: نصیحت کی جمع - بسے: بہت -

Marfat.com

1 ماند: رہے۔ رواں: روح۔ آں: یعنی شیخ فریدالدینؒ۔ در: موتی۔ بحر: سمندر۔ یادگارے: یعنی پندنامہ۔ اہل: یعنی یہ نصیحتیں دین و دنیا کے لئے کافی ہیں۔ ہر کہ: یعنی جو انہیں سمجھ لے وہ عقلمند اور جو ان پر عمل کرے وہ کامل بن جائے۔

2 جوار: پڑوس۔ دارالسلام جنت۔ مدام: ہمیشہ۔ ساعت: گھڑی۔ جان برلب رسد: یعنی نزع کے وقت۔ تاب وتب: بیچیدگی گرمئی۔ جز توکس: تیرے سوا کوئی۔ فریاد رس: مددگار۔

3 نخست: پہلے، یعنی پہلے خود کر، پھر دوسروں کو نصیحت کر۔ قدر مردم: یعنی لوگوں کا مرتبہ پہچان۔ سود: فائدہ۔ زیاں: نقصان۔ ابلہ: بیوقوف۔ زیرک: سمجھدار۔ گزیں: چن۔ جد وجہد: محنت ومشقت۔ تدبیرہا: مشورے۔ جوانی: یعنی جو اچھے کام بڑھاپے میں نہ ہو سکیں گے۔ جوانی میں کرلے۔

4 ہنگام: وقت۔ ابرو کشادہ دار: یعنی ترش روئی نہ کر۔ غنیمت داں: کیونکہ ان کو لامحالہ مرجانا ہے۔ بہترین: یعنی اپنے لئے سب سے زیادہ مفید۔ دخل: آمدنی۔ جوانمردی: شرافت۔ بواجبی: یعنی جس قدر ضروری ہے۔

خاتمہ

رحمتے ماند[1] بسے از ذوالجلال ‏ بر روانِ پاکِ آں صاحب کمال

کیں ہمہ دُرہا بنظم آوردہ است ‏ غوطہا در بحرِ معنی خوردہ است

یادگارے در جہاں بگذاشتہ ‏ ہیچ پندے را فرونگذاشتہ

اہلِ دیں را ایں قدر کافی بود ‏ اہلِ دنیا را ہمیں وافی بود

ہر کہ اینہا را بداند عاقل است ‏ وانکہ اینہا کاربندد کامل است

در جوارِ[2] انبیاء دارالسلام ‏ ہمنشینِ اولیاء باشد مدام

یارب آں ساعت کہ جاں برلب رسد ‏ جسمِ پژمردہ بتاب وتب رسد

شربتِ شہدِ شہادت نوشیم ‏ خلعتِ راہِ سعادت پوشیم

چوں ندارم در دو عالم جز توکس ‏ ہم تو می باشی مرا فریاد رس

صد پندِ لقمانِ حکیم بصاحبزادہ ذوالاحترام والتکریم

اوّل آنکہ[1] اے جانِ پدر خدائے عزّ وجل را بشناس وہرچہ[2] از پند ونصیحت گوئی نخست[3] براں کارکن۔ سخن[3] باندازۂ خویش گوئی۔ قدرِ[4] مردم بداں۔ حقِ[5] ہمہ کس رابشناس۔ رازِ[6] خود را نگہدار۔ یار[7] را وقتِ سختی بیازمائے۔ دوست[8] را بسود وزیاں امتحان کن۔ از مردم[9] ابلہ وناداں بگریز۔ دوست[10] زیرک ودانا گزیں۔ درکارِ[11] خیر جد وجہد نمای۔ بر زناں[12] اعتماد مکن۔ تدبیر[13] بامردم مصلح ودانا کن۔ سخن[14] بحجت گوئی۔ جوانی[15] را غنیمت داں۔ بہنگام[4][16] جوانی کارِ دوجہانی راست کن۔ یاراں[17] ودوستاں را عزیز دار۔ با دوست[18] ودشمن ابرو کشادہ دار۔ مادر[19] وپدر را غنیمت داں۔ استاد[20] را بہترین پدر شمر۔ خرچ[21] را باندازۂ دخل کن۔ در[22] ہمہ کار میانہ رو باش۔ جوانمردی[23] پیشہ کن۔ خدمتِ[24] مہماں بواجبی اداکن۔ در خانۂ[25] کسے کہ درآئی چشم وزباں رانگاہ دار۔ جامہ[26] وتن را پاک دار۔ باجماعت[27] یار باش۔ فرزند[28] را علم وادب بیاموز واگر ممکن باشد تیر انداختن وسواری بیاموز۔

نگہدار: یعنی نہ بے موقع نگاہ ڈال نہ بے موقع بات کر۔ باجماعت: یعنی دوستوں کا دوست بن۔ تیرانداختن: تاکہ سپاہیانہ زندگی کی عادت پڑے۔

Marfat.com

۱ راست: داہنا۔ چپ: بایاں۔ شب: چونکہ رات کے وقت آواز دُور تک جاتی ہے۔ روز: چونکہ چاروں طرف آدمی ہونگے۔ بر خود: اپنے لئے۔ ناآموختہ: بدوں سیکھے۔ کودک: بچہ۔ کساں: یعنی دوسرے لوگ۔ بداصلاں: کمینے۔ بے اندیشہ: بے سوچے۔ ناکردہ: نہ کئے ہوئے کام کو کیا ہوا نہ سمجھ۔

کفش [۲۹] و موزہ کہ پوشی ابتدا از پائے راست [۱] کن و بدر آوردن از چپ گیر۔ با [۳۰] ہر کس کار باندازۂ او کن۔ بشب [۳۱] چوں سخن گوئی آہستہ و نرم گوئی و بروز چوں گوئی ہر سو نگاہ بکن۔ کم خوردن [۳۲] و خفتن و گفتن عادت انداز۔ ہر چہ [۳۳] بہ خود نہ پسندی بدیگراں مپسند۔ کار با دانش [۳۴] و تدبیر کن۔ ناآموختہ [۳۵] استاذی مکن۔ با زن [۳۶] و کودک راز مگو۔ بر چیز [۳۷] کساں دل منہ۔ از بداصلاں [۳۸] چشم وفا مدار۔ بے اندیشہ [۳۹] در کار مشو۔ ناکردہ [۴۰] را کردہ مشمر۔ کار [۴۱] امروز بفردا میفگن۔ با بزرگ [۴۲] مزاح خود مزاح مکن۔ با مردم [۴۳] بزرگ سخنِ دراز مگو۔ عوام [۴۴] الناس را گستاخ مساز۔ حاجتمند [۴۵] را نومید مکن۔ خیر [۴۶] کساں بخیرِ خود میامیز۔ حالِ [۴۷] خود را بدوست و دشمن منمائی۔ خویشاوندی [۴۸] از خویشاں مبر۔ کساں [۴۹] را کہ نیک باشند بہ غیبت یاد مکن۔ خود [۵۰] منگر۔ جماعتے [۵۱] کہ ایستادہ باشند تو نیز موافقت ہمہ کن۔ انگشتاں [۵۲] بہمہ مگذراں۔ در پیشِ [۵۳] مردم خلالِ دنداں مکن۔ آب [۵۴] دہن و بینی باوازِ بلند [۲] مینداز۔ در فاژہ [۵۵] دست بر دہن بنہ۔ بروئی [۵۶] مردم کاہلی مکش۔ انگشت [۵۷] در بینی مکن۔ سخن [۵۸] ہزل آمیختہ مگو۔ مردم [۵۹] را پیشِ مردم خجل مکن۔ سخن [۶۰] گفتہ دیگر بار مخواہ۔ از سخنے [۶۱] کہ خندہ آید حذر کن۔ ثنائے [۶۲] خود و اہلِ خود پیشِ کس مگو۔ خود [۶۳] را چوں زناں میارای۔ ہرگز [۶۴] بمراد از فرزنداں مباش۔ زباں [۶۵] را نگاہ دار۔ وقتِ [۶۶] سخن دست مجنباں۔ حرمت [۶۷] ہمہ کس را پاس دار۔ بہ بدآمدِ [۶۸] [۳] کساں ہمدستاں مشو۔ مردہ [۶۹] را بہ بدی یاد مکن کہ سود ندارد۔ تا [۷۰] توانی جنگ و خصومت مساز۔ قوت [۷۱] آزمائے مباش۔ آزمودہ [۷۲] کس را باصلاح گماں مبر۔ نان [۷۳] خود را بر سفرۂ دیگراں مخور۔ در کارِ بد [۷۴] تعجیل مکن۔ برائے [۷۵] دنیا خود را در رنج میفگن۔ ہر کہ [۷۶] خود را بشناسد او را بشناس [۴]۔ در حالتِ [۷۷] غضب سخن فہمیدہ گوئی۔ باآستیں [۷۸] آب بینی پاک مکن۔ بوقتِ [۷۹] برآمدنِ آفتاب مخسپ۔ پیشِ [۸۰] مردم مخور۔ از بزرگاں [۸۱] براہ پیش مرو۔ درمیانِ [۸۲] سخن مردم میا۔ پیشِ [۸۳] مردم سر بزانو منہ۔ چپ [۸۴] و راست منگر بلکہ نظر بسوئے زمین بدار۔ اگر توانی بر [۸۵] ستورِ برہنہ سوار مشو۔ پیشِ [۸۶] مہماں بکسے خشم مکن۔ مہماں [۸۷] را کار مفرمائے۔ با دیوانہ [۸۸] و مست سخن مگوئے۔ با قلاشاں [۸۹] و اوباشاں بر سرِ محلہا منشیں۔ بہر [۹۰] سود و زیاں آبروئے خود مریز۔ فضول [۹۱] و متکبر مباش۔

مزاح: مذاق۔ سخنِ دراز: لمبی بات۔ خیرِ کساں: یعنی دوسروں کی بھلائی کو نہ اپنا۔ خویشاوندی: یعنی اپنوں سے نہ توڑ۔ خود منگر: خود بیں نہ بن۔ انگشتاں: یعنی لوگوں پر انگشت نمائی نہ کر۔

۲ آب دہن: یعنی ناک اور بلغم صاف کرنے کی آواز نہ پیدا ہونی چاہیئے۔ فاژہ: جمائی۔ کاہلی: انگڑائی۔ خجل: شرمندہ۔ سخن گفتہ: یعنی ایک بار میں بات سمجھ لو۔ ثنا: تعریف۔ ہرگز: یعنی اولاد کے سہارے نہ جیو۔ دست مجنباں: ہاتھ نہ چلا۔ پاس دار: نگاہ رکھ۔

۳ بہ بدآمد: یعنی لوگوں کے ساتھ برائی کرنے میں تو شریک نہ ہو۔ کہ سود: یعنی مُردہ کی بُرائی کرنے میں کیا فائدہ ہے۔ آزمودہ کس: جس شخص کے بارے میں ایک بار (خراب) تجربہ ہو چکا ہے اس کو بھلا نہ سمجھ۔ مخور: اس لیے کہ تو روٹی اپنی کھائے گا اور سمجھا جائے گا کہ دوسروں کی کھا رہا ہے۔

۴ بشناس: یعنی جو اپنی قدر کرتا ہے تو بھی اس کی قدر کر۔ برآمدنِ آفتاب: سورج نکلتے وقت۔ راہِ پیش: آگے آگے۔ سر بزانو منہ: گھٹنے پر سر نہ رکھ۔ ستور: سواری۔ خشم مکن: غصہ نہ کر۔ مہماں: یعنی مہمان سے خدمت نہ لے۔ قلاش: مفلس۔ اوباش: آوارہ۔ بر سرِ محلہا: گلی کوچوں کے نکڑ پر۔ سود: فائدہ۔ زیاں: نقصان۔

Marfat.com

خصومت[92] مردم بخویش مگیر۔ از جنگ[93] وفتنہ برکراں باش بے کارد[94] وانگشتری و درم مباش۔ مراعات[95] کن، چنداں کہ خوار نسازی۔ فروتن[96] باش، زندگانی کن بخدائے تعالےٰ بصدق، بنفس بقہر، باخلق بانصاف، بہ بزرگاں بخدمت، بخرداں بشفقت، بدرویشاں بسخاوت، بدوستاں و یاراں بنصیحت، بدشمناں بحلم، بجاہلاں بخموشی، بعالماں بتواضع۔ بایں[97] طریق بسر بر بہ یساں کسے طمع مکن وچوں پیش آید منع مکن، لیکن چوں بیش آید جمع مکن۔ وگفت[98] سہ ھزار کلمہ در نصیحت نوشتہ ام، سہ کلمہ ازاں برگزیدہ ام، دو کلمہ ازاں یاد دار و یک را فراموش گرداں، یعنی خدائے تعالیٰ و مرگ را یاد دار و نیکی کردہ را فراموش کن۔ و نیز[99] فرمودہ اند کہ خاموشی ہفت خاصیت دارد، زینت ست بے پیرایہ[2]، ہیبت بے سلطنت، عبادت بے محنت، حصار بے دیوار، بے نیازی بے عذر، فراغ از کراماً کاتبین، پوشیدن عیبہا۔

بیت

بطبعم ہیچ مضموں زِ لب بستن نمی آید	خموشی معنئ دارد کہ در گفتن نمی آید

فرد

سینہا را خامشی گنجینۂ گوہر کند	یاد دارم از صدف ایں نکتہ سربستہ را

نقل است کہ ازو پرسیدند از معنے بلوغ چیست، فرمود دو[2] معنی دارد، یکے آں کہ از مرد منی بیروں آید دوم آں کہ مرد از منی بیروں آید۔ فقط۔

---

[1] خصومت: یعنی دوسروں کی بلا اپنے سر نہ لے۔ کارد: چھری۔ مراعات: یعنی دوسروں کی خاطر اپنے کو ذلیل نہ کر۔ زندگانی کن: یعنی اس طریقہ پر زندگی گذارنی چاہیئے۔ بسر برا گذار۔ پیش آید: خود کوئی دے۔ بیش آید: ضرورت سے زیادہ مل جائے۔ فراموش گرداں: بھلادے۔

[2] پیرایہ: زیب و زینت کی چیزیں۔ حصار: شہر پناہ۔ کراماً کاتبین: نیکی بدی لکھنے والے فرشتے۔ لب بستن: خاموش رہنا۔ گنجینہ: خزانہ۔ صدف: سیپ، یعنی صدف لب بند کر لیتا ہے تو قطرہ گوہر بن جاتا ہے۔ مرد از منی: یعنی انسان کے سر سے خودی نکل جائے۔

Marfat.com

Marfat.com

ہمارے ہاں سے

ہر قسم کے قرآن مجید مترجم و معرا مطبوعہ تاج کمپنی و دیگر ناشرین،
قاعدے، سیپارے، یسرنا القرآن، نمازیں، حمائل شریف، پارے،
تفاسیر، احادیث، فقہ، تاریخی، تبلیغی، درسی اور غیر درسی کتب بھی کم
نرخوں پر طلب فرمائیں۔

مطبوعات!

تاج کمپنی لمیٹڈ، فیروز سنز لاہور، دار الاشاعت کراچی، ایچ ایم سعید کراچی، مدینہ
پبلشنگ کراچی، نور محمد کراچی، محمد سعید قرآن محل کراچی اور شرکت علمیہ ملتان
امدادیہ کتب خانہ ملتان و دیگر ناشرین ملتان کے علاوہ ہندوستانی مصری، شام
بیروت، لبنان وغیرہ کی مطبوعات ہر وقت موجود رہتی ہیں۔

تاجران کتب کے لئے خصوصی رعایت

ملنے کا پتہ: بلال احمد شاہد کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

Marfat.com

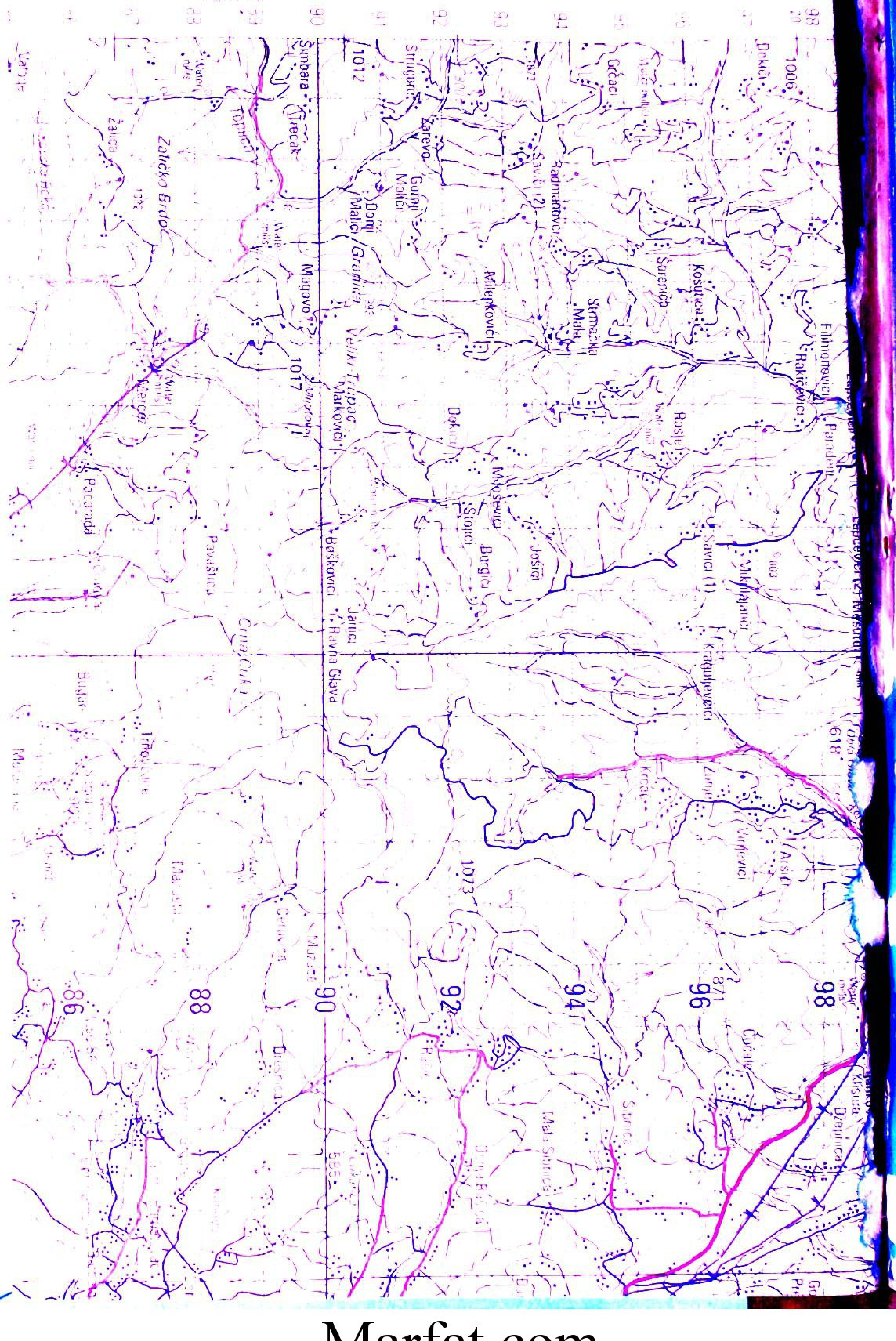

Marfat.com